Re ... for ... books per day shall be charged from those who return them late

replace it, if the same is detected at the time of return.

یہ کتاب انجمن ترقی اُردو کے واسطے تالیف کی گئی

ولله خزائن السموات والارض

گنج شائگان

معروف بہ

ٹکسال

مؤلفہ و مصنفہ سید محمد رفیع صاحب رضوی عالی ساکن
قصبہ سمان ضلع اوناؤ ملک اودھ سابق اڈیٹر رین گزٹ اوناؤ
اخبار گوہر نگار آگرہ و منیجر مطبع تحفۂ ہند ایڈیٹر مؤلف اختر اقبال
اختر اودھ - تصریح الحروف - تاریخ آصفیہ - تاریخ بنارس تاج
... حال اہلکار مطبع سرکاری ریاست بھوپال

... مطبع مطلع العلوم و اخبار نیر اعظم مراد آباد میں چھپا
۱۲ - نومبر سنہ ۱۹۰۹ء

بیت العلوم — نمبر ۱۰ - ۱ - ار سنہ ... — ... جلد

اخبار نیر اعظم مرادآباد

یہ اخبار ہر مہینے مین چار بار ۲۹ سال سے بڑی کامیابی کے ساتھ برابر شائع ہوتا ہے
اسلامی۔ ملکی۔ فوجی۔ زراعتی۔ تجارتی۔ تعلیمی۔ اخلاقی اور تمدنی معاملات پر
بحث کرتا ہے اور دنیا بھر کے ہر مذاق کی خبرین۔ سرکاری گزٹ کا
دلچسپ معلومات اور کبھی کبھی چیدہ چیدہ حضرات کا نظم کلام بھی درج ہوتا ہے
سوداگرونکی تجارت کی اشاعت کا اچھا ذریعہ ہے۔ کاغذ لکھائی چھپائی اعلیٰ
کی ہے اور سب سے زیادہ خوبی یہ ہے کہ ٹھیک تاریخ اشاعت
کے پاس پہونچ جاتا ہے۔ اخبار کی ضخامت کم از کم بارہ صفحے
کم مایہ خریدارون کے واسطے اب اخبار کا چندہ بہت کم کردیا گیا
صرف **تین روپیہ** (عہ) سالانہ۔ مگر بغیر پیشگی وصول
ہرگز اخبار جاری نہین ہوتا۔ صرف نمونہ کا پرچہ درخواست پر بھیجا جاتا ہے
نامہ نگارون کو بشرطیکہ وہ ہفتہ وار مضامین اور خبرین دین مفت دیا جاتا ہے

ایک مرتبہ منگا کر مقابلہ مین تجربہ کیجیے اور پھر
اسکی خوبی ملاحظہ کیجیے

المشتہر

ایس این علی اڈیٹر و پروپرائٹر اخبار نیر اعظم مرادآباد (روہیلکھنڈ)

فہرست مضامین گنج شائگان معروف بہ ٹکسال

اطلاع

گنج شائگان عرف نشان کی دوسری جلد جسکا نام تاج الملوک ہے طبع ہو رہی ہے اسمین تمام دنیا کے شاہان سلف و حال و ریاستہای ہندوستانی وغیرہ کے اصلی تاج نشان اور عرب کے صحیح اور پوری تصویرین دی گئی ہین اور ہر ایک کا تفصیلی حال بیان کیا گیا ہے غرضکہ عجب انوکھی و بدیع کتاب ہے شائقین صرف کارڈ پر درخواست بھیجین تیاری پر کتاب روانہ ہوگی پہلے دونوں جلدین شعبہ علمیہ کی فہرست مین داخل ہو چکی ہین — مینجر اخبار نیر اعظم مراد آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر بے پایاں اوس شہنشاہ دو عالم کو شایاں ہے جسنے دارالضرب دنیا کو سکہ آفرینش
مخلوقات سے معمور فرما کر باصدار دو ناحدود واس ضمیر پر تدبیر اور اوسکے آل اطہار پر جسنے
نقش کفر و ضلالت کو مٹا کر درہم و دینار دین خالص کو شائع فرمایا۔

امّا بعد محمد رفیع رضوی عالی بن مرحوم و مغفور جعفر علی صاحب متوطن قصبہ موہان ضلع اوناؤ ملک
اودھ ہندوستان ناظرین با تمکین قدردانی عرض پرداز ہے کہ یہ کتاب سکہ جات موسومہ گنج شایگان
مصنوعہ بتحصیل حسب فرمائش مشفقی مکرمی منشی ایسی ان کی جناب پیر و مرشد و افسر اعظم
عالمانہ و مرتب تحریر میں آئی خداوند تعالے اسکو مقبول عام و مرغوب انام فرمائیں۔ ١٩٠١

١٩
الراقم
محمد رفیع رضوی عالی متوطن قصبہ موہان
(ضلع اوناؤ)

معنی سکہ

سکہ عربی لفظ ہے جسکے معنی کوچہ مسقف، راستہ، بازار کے ہین اور اُن آہنی ٹھپون کا نام ہے جنپر حرف یا تصویر کندہ ہوتی ہے اور انکے اندر چاندی اور سونے کی ٹکلی رکھ کر نقش ابھارتے ہین۔ عربی مین ضرب درہم و دینار۔ اردو مین ٹھپا یا ٹکسالی اور اصطلاح زبان فارسی مین بمعنی طرز مستعمل ہے جلوہ عرف عام مین اُس نقد مسکوک کو سکہ کہتے ہین جسپر بادشاہ یا حاکم وقت کا کچھ نشان ہو اور داد و ستد۔ خرید و فروخت مین کام آوے۔

پہلے زمانہ مین سکے مختلف دہاتون کے بنتے تھے چنانچہ یونانیون نے لوہے کا سکہ بنایا تھا پہر تانبے۔ پیتل اور چاندی کا جاری کیا۔ رومیون نے بہت سے سکے بنائے تھے۔ چین مین ابتک پیتل کا سوراخدار پیسہ اور چاندی کا روپیہ رائج ہے۔ ہندوستان اور یورپ مین تانبے کا پیسہ۔ چاندی کا روپیہ اور سونے کی اشرفی چلتی ہے لیکن ہر ولایت مین پیسہ اور روپیہ کے نام مختلف ہین۔ اب بہی سکے مختلف دہاتون کے بنتے ہین زیادہ تر بادشاہون کے جلوس کے اور کبہی یادگار واقعات عظیم جاری کئے جاتے ہین انمین جاری کنندہ کا نام یا تصویر ہوتی ہے اکثر دیوتاون اور جانورون کی شکلین۔ درختون اور پہلون کی صورتین بہی بنائی جاتی ہین۔ اگلے زمانہ کے آدمی دہاتون کو صاف کرنا نہ جانتے تھے اس لئے انکے سکے بدصورت ہوتے تھے شاہان سلف نے کئی دہاتون کو ملاکر سکے بنوائے تھے۔

پہلے پہل دنیا مین سکون کا رواج ممالک شرقیہ سے ہوا پہر ہر جگہ پہیلا۔ ابتدا اصل تانبے سے ہوئی۔ پہر سونے تک پہونچی۔ اس ابتدائی حالت مین کوڑیونکا بہی نام لیا جاتا ہے لیکن یہ غلط

معلوم ہوتا ہے کیونکہ بجز ہندوستان کے کسی ملک مین کوڑیون سے یہ تبدیلین پائی ہے
ہو سکی مد مین داخل ہو سکین تاریخون سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ قیمت کا سکہ اول چین مین جاری ہوا
جہان کہ ولادت مسیح سے دو ہزار سال پیشتر سکے تھے کتب تواریخ سے یہ بھی بتا رہی ہین کہ اول چینیون نے
کاغذ کا سکہ (نوٹ) تجویز کیا تھا اس صدی مین ضمن قبلا خان فاتح چین نے اس سکہ کو زیادہ
رواج دیا اور ملک فارس مین کیخاتو نے سکہ مذکور کا ناقص نمونہ جاری کیا۔

ابتدا مین دہاتون کے ٹکڑے ہی چلتے تھے اونپر کوئی نقش نہ ہوتا تھا۔ سکہ کا استعمال ان کی
حیثیت اور وزن پر منحصر ہوتی تھی۔ یونان مین طالنٹ نام سکہ تیس سیر کا تھا اور بھی مختلف
شکلون کے طالنٹ تھے۔ ہیروڈوٹس مورخ کا بیان ہے کہ ملک لیڈیا مین جو یونان کے قریب ہے
سکون پر نقش شروع ہوئے۔ یونانی سکون کے ماشے کئے ہوتے تھے اوبولان کا وزن
چہہ ماشہ گرین (ایک گرین ۲/۷ رتی کے) کا ہوتا تھا اور پانچ آنہ مین چلتا تھا۔ مورخون کے
بیان سے پایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح سے چار سو سال قبل یونان مین تانبے کے سکے چلتے تھے
اور تین سو برس پہلے چاندی کے سکے جاری ہوئے۔ بعض مورخ کہتے ہین کہ سونے کا سکہ فیلقوس
بادشاہ نے سب سے پہلے جاری کیا تھا لیکن جیلین شاہ جزیرہ صقلیہ کے طلائی سکے دیکھنے سے
پایا جاتا ہے کہ فیلقوس سے بہت پہلے سے جاری تھا اسلیے کہ جیلین جزیرہ صقلیہ مین حضرت مسیح سے
چار سو اکیانوے برس پیشتر حکمران تھا۔ رومیون نے اہل صقلیہ سے سکے سیکھے اور
مدت تک رومہ مین تانبے کے سکے رائج رہے پھر چاندی کے سکے جاری ہوئے۔ رومیونکا
ایک سکہ جسکو بیضیت کا تھا قسطنطین شاہنشاہ روم نے اپنے آخر زمانہ مین ایک نئی قسم کا سکہ
ایجاد کیا تھا اور اوسکا نام قولش (مشکوند) رکھا تھا اسکا رواج ترکستان مین اب تک ہے
مصر مین نہایت قدیم سکہ جو بنایا گیا تھا اسپر دیوتا اور آدمیون کی شکلین بنی ہین سکندر کے سکے اگرچہ

اسلامی سکہ درہم و دینار

سکے دو طرح کے ہیں ایک سکہ نقرہ دوسرا سکہ طلا۔ درہم و دینار کا وجود قرآن مجید کی جلد
میں بھی پایا جاتا ہے جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ نام قدیمی ہیں نہ اصطلاحی۔ یہی سبب ہے کہ مختلف قوموں
میں بھی ایک لفظ مختلف تلفظات سے مستعمل ہے جس سے زبان کے قدیمی اتحاد کا دعویٰ کیا جاتا
کہ عرب میں درہم۔ فارس میں درم۔ لاطینی میں ڈرام اور ہندی میں دام کہا جاتا ہے۔ جزیرہ نمائے
عرب نے سلطنت و حکومت پانے پر بھی کبھی سکہ کو ایجاد نہیں کیا بلکہ جس زمانہ میں سلاطین یمن کا ملک
مسیر کا دورہ تھا اس وقت بھی سکہ کے معاملہ میں دوسرے ہی ملکوں کا زیر بار احسان رہا۔
یہی وجہ ہے کہ لفظ درہم فارسی کا معرب ہے اور دینار (سکہ طلا) اصل میں قصبہ دینور کی طرف
منسوب ہے، جو صوبہ ہمدان ملک فارس کا ایک قدیم شہر ہے جہاں اسکا دار الضرب تھا اسی مناسبت
سے وہ نام رکھا یا جو کثرت استعمال سے دینار ہو گیا جسکو ہم عربی لفظ سمجھتے ہیں حالانکہ عجمی ہے
جو قبل بانی اسلام ملک عرب کا افسر سمجھا جاتا تھا۔

علم حدیث کے ذریعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی سکہ یہی درہم و دینار ہے جو جاہلیت میں جاری تھا،
جسکو دیکھکر مسلمانوں نے سمجھ لیا اور انہی کا استعمال نہایت پسند اور رائج بنایا۔ قدیم تاریخ سے
پایا جاتا ہے کہ درہم و دینار کا رواج ملک ایران سے ہے اور آخری زمانہ میں ملک عرب نے
انکی ہمسری کا دعویٰ کیا جس سے ابتدائے اسلام تک عرب میں ایرانی سکے چلتے جاری تھے
آگے چلکر اسلامی سکہ بھی انہیں دونوں سکوں کا پیرو رہا۔ بیشک اندازہ نہیں کیا جا سکتا کہ عرب
میں کتنے سکے جاری تھے تاہم لغت سے مقصد ثابت ہوتا ہے کہ درہم کے تین سکے
عرب میں رائج تھے۔ ایک بغلیہ۔ دوسرا طبریہ اور تیسرا درہم جبلیہ بعد میں مغشوش سکوں

اوزان بھی مختلف تھے۔ جس سے ایک خفیف کا وزن تھا جسکو بھی سکہ بنایا اسمیں دو سکہ
شمار ہوتا یہ انداز تھا کہ ایک سکہ تھا پانچ مثقال میں دس درہم دوسرا چھ مثقال میں دس درہم اور
تیسرا دس مثقال میں دس درہم پہلے دونوں سکے چھ دانق (دانگ) کے وزن پر تھے تیسرا
سکہ آٹھ دانق جو علیحدہ وزن دیا گیا اور سب کا وزن چھ دانق قرار پایا۔

مسئلہ طہارت میں درہم کا معیار پیمائش ہے کیونکہ معاملات میں [illegible] وزن پر یہاں [illegible]
درہم ہے یہی وجہ ہے کہ مثقال کا اطلاق دینار پر ہوتا ہے حالانکہ دینار ایک سکہ کا نام تھا اور مثقال کا وزن
واضح ہو کہ نزدیک ۲۰ قیراط کی برابر ہوتا ہے اور اصطلاح شرعی میں بیس قیراط اور قیراط تین جو
جو تین جو اول کا مثقال بحساب ۲/۷ ساڑھے کے برابر ہوتا ہے اور بحساب چاول ایک سو بیس چاول کی
برابر ہے اور سکہ اسکا مذہب حنفی کہا جاتا ہے جو تین ربع مثقال صیرفی ہوتا ہے۔ ابھی تک
درہم کا وزن بھی معلوم ہوگیا کیونکہ مشہور ہے دس درہم وزن سات مثقال شرعی ہوتا ہے جیسے
کہ جتنی روایات و حکایات سے معلوم ہوتا ہے کہ معاملات اہل عرب بعض وقت بالاجرت درہم
ایک دانگ (ایک دانگ = ۲ رتی) یا اسکا نصف معاوضہ قرار لیا کرتے۔ کیونکہ اس میں
وزن کا سکہ باعتبار پیمائش بہت نرم ہوتا ہے کم انگشت کے پور کی برابر ہوتا اور منہ
کھوٹ دست کے اس نشیب کی برابر جو ہاتھ کے پھیلانے میں ہر جا ہوتا سکہ مثقال میں
گویا اسا ہتھیلی میں معلوم ہوتا ہے۔ اس پیمانہ کا سکہ اہل اسلام ہی سے شروع نہیں ہوا بلکہ اسکا
سکہ بھی انداز کا بنانا شروع ہوا۔ حضرت [illegible] سکہ کا پتہ نہیں لگتا [illegible] سکے
کہ ہجرت فرما کر جب آپ رونق افروز مدینہ منورہ ہوئے تو حکم دیا کہ موافق وزن اہل مکہ
معاملہ کرنا لیکن حضرت عمر بن الخطاب کے متعلق اسقدر بیان کیا گیا ہے کہ جب [illegible] کا خلیفہ
منتخب کیا گیا تو پہلے سکہ کے طالب ہوئے کہ اس قسم کا سکہ [illegible] جسپر [illegible]

بہت کچھ خفیف کیا تب حکم دیا کہ سکوں کا وزن مساوی کردیا جائے جب یہ درست ہوگیا تو یہ سکہ درہم بغلی ملقب ہوا جسکا وزن چھ دانق تھا۔ اس سکے کے ضارب کا نام راس البغل تھا اس لئے اسکا نام درہم بغلی مشہور ہوا۔ اسکی شان یہ تھی کہ ایک طرف تو کسریٰ شہنشاہ عجم کی تصویر تھی جو کرسی پر بیٹھا ہے اور اوسکے نیچے بحروف فارسی نوش خور لکھا تھا کیونکہ در اصل یہ سکہ کسرائی تھا صرف اسکے وزن میں تبدیلی کی گئی تھی لیکن علماے لغت کی تحقیقات اس مادہ میں مختلف ہیں بعض نے بغلی بسکون غین معلوم پڑھا ہے اور بعض نے بفتح غین و تشدید لام۔ اس اختلاف لغت کے بعد وجہ تسمیہ میں بھی اختلاف ہے

(۱) بغل ایک قصبہ کا نام ہے جو شہر حلہ کے قریب صوبہ عراق میں تھا اوسکی طرف نسبت ہے۔

(۲) راس البغل ایک بادشاہ کا نام تھا جسنے خفیف و ثقیل اوزان کو برابر کرکے چھ دانق والے سکہ کو رائج کیا۔

(۳) راس البغل ضراب کا نام ہے اوسکی طرف اسکی نسبت ہے۔

جن روایات میں حضرت عمرؓ کا نام لیا گیا ہے وہ غلط معلوم ہوتی ہیں کیونکہ اگر سکہ بدلنے کی ضرورت لاحق ہوتی تو کسرائی سکہ تصویر دار مجوسی سکے جاری کرنے کی کیا ضرورت تھی وہ خود اسلامی سکہ جاری کرسکتے تھے۔ بات یہ ممکن ہے کہ رعایا کی عرض معروض پر انھوں نے اُس کسرائی سکہ کا انتخاب کیا ہو جسکا وزن چھ دانق تھا جسکے مطابق آخر میں اسی وزن کے سکے زیادہ تر بنوائے گئے اور یہی مشہور ہوا۔ کسی کتاب میں اسکا ذکر نہیں ہے کہ حضرت عمرؓ نے کوئی سکہ جاری کیا ہو بلکہ سب نے اولیت اجرائے سکہ کو عبدالملک کی طرف منسوب کیا ہے جو بنی امیہ کا پانچواں فرمانروا اور سلطنت مروانی کا دوسرا بادشاہ ہے لیکن حضرت علیؓ کا سکہ ہمکو دستیاب ہوا ہے جسکا اس کتاب میں کسی جگہ پر ہمنے ذکر کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنا سکہ جاری کیا تھا یہ دوسری بات ہے کہ اسکا رواج زیادہ نہوا ہو۔ یہ سکہ مختلف نام کا تھا جسپر عبارت بھی مختلف تھی۔ چنانچہ نقش ہو الشاہد والی اشرفیاں

کمالی تحسین ۔ کی زبان زندگی ابھی کہ مصعب بن زبیر نے اس سکہ کی بابت جو چھپے
بجائی عبد الملک بن زبیر کی طرف سے جبرو کرنے کا گورنر مقرر ہوا تھا ۔ بہر حال یہ زیادہ ثابت ہوتا ہے
کہ درہم و دینار کا اسلامی سکہ زمانہ حکومت عبد الملک جاری ہوا نقش و نیاد زبان عربی تھا
اور نقش درہم زبان فارسی ہو جو اسکی کتاب محاسن و مساوی میں ابراہیم بن محمد بیہقی نے لکھی ہے
کہ امام کسائی بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں ہارون رشید خلیفہ عباسی کی خدمت میں حاضر تھا وہ
اپنے ایوان خلافت میں تشریف رکھتے تھے اور انکے سامنے بہت سا مال پڑا ہوا تھا جسکو وہ اپنے خدام
و ارکان سلطنت میں تقسیم کر رہے تھے ۔ ہارون رشید کے ہاتھ میں ایک چمکدار درہم تھا جسکے حروف
چمک رہے تھے ۔ اور بار بار بنظر غور و تامل دیکھ رہے تھے گویا کوئی خاص بات اسکی باعث تھی ۔
ہارون رشید کی عادت تھی کہ اکثر مجھ سے (یا امام کسائی) اور بزرگوں کی باتیں کیا کرتے تھے ۔ پوچھا کہ
جانتے ہو سب سے پہلے کس نے اس سکہ کو طلا و نقرہ میں جاری کیا ۔

امام کسائی نے جواب دیا کہ عبد الملک بن مروان نے اسکو جاری کیا ۔ ہارون رشید نے کہا
اسکا کیا سبب تھا اور کیوں اسکی ایجاد ہوئی ۔ امام کسائی نے کہا سب مجھے کچھ معلوم نہیں صرف
اسقدر جانتا ہوں کہ عبد الملک نے یہ سکہ جاری کیا ۔

ہارون رشید نے بیان کیا کہ یہ فعل خالی از علت نہیں ہے اسکی ایک وجہ ہے کہ جسکو میں بیان
کرتا ہوں ۔

اصل یہ ہے کہ بزمانہ سابق جس قدر کاغذ ہوتا تھا وہ سب رومیوں کے کارخانہ سے آتا تھا اور اہل مصر
چونکہ اکثر مذہب روم کے مذہب پر تھے اس لئے (طراز) معرکہ ان سب کاغذ کا اس
عنوان سے ہوتا تھا ۔ اب ۔ اب ۔ ابن ۔ روح ۔ عبد الملک کی خلافت تک یہی معرکہ
جاری رہا چونکہ یہ معرکہ زبان رومی میں بخط طغرا ہوتا اس لئے کسی کی سمجھ میں نہ آتا اور کسی سے

اسکی نقش کی ہوئی کاغذات برابر رائج رہے۔ عبدالملک کو ایک مرتبہ کچھ شک ہوا ایک
کاغذ کو دیکھ کر مترجم سے کہا کہ اسکا ترجمہ عربی میں کرو اوس نے بیان کیا کہ اقانیم ثلثہ
اب۔ ابن۔ روح القدس کے نام کا معرکہ اس میں بنایا گیا ہے۔ اسپر عبدالملک نے کہا کہ یہ تو قاعدہ
اسلامی کے بالکل خلاف ہے اس قسم کا معرکہ ممالک اسلامی میں جاری ہو حالانکہ یہ کاغذات ممالک
اسلامیہ میں جانے میں موقوف ہونا چاہیے۔

یہ معرکہ عیسائیوں کا صرف کاغذ ہی پر نہیں ہوتا تھا بلکہ ظروف وغیرہ پر بھی جو مصر میں بنتے
یا پردے وغیرہ بنائے جاتے یا کسی قسم کا کپڑا وہاں تیار ہوتا اوسب پر یہی معرکہ رہتا
اور یہی جملہ ممالک اسلامی میں رواج پایا کیونکہ یہاں کی مصنوعات روم وغیرہ سے متعلق تھیں لہذا
عبدالملک نے اپنے بھائی عبدالعزیز بن مروان کے نام جو منجانب عبدالملک مصر کا گورنر تھا
اس مضمون کا حکم نامہ بھیجا کہ اس عیسائی معرکہ کو موقوف کرے۔ کاغذ یا پردہ یا کپڑا وغیرہ جو وہاں
تیار ہو ان سب پر سے یہ معرکہ موقوف کر دیا جاوے اور اس حکم کی تشہیر کر دو کہ جو اسکی مخالفت
کریگا وہ مستحق سزا ہوگا اور کاغذ کے کارخانہ داروں کو ہدایت کیجاوے کہ وہ اس مضمون کا معرکہ
بنایا کریں۔ شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو۔ اور اس مضمون کا فرمان شاہی تمام ممالک مقبوضہ میں
جاری ہوا کہ جو کاغذات رومی معرکہ کے ملک میں جاری ہیں وہ سب کو منسوخ کر کے نئے معرکہ کے
کاغذات کو رواج دیں اور جو شخص مخالفت کریگا وہ مستوجب تعزیر ہوگا۔

جب اس نئے معرکے کا غذوں نے رواج پایا جسپر کلمہ توحید ثبت تھا تو اہل روم کو بھی اس علاقہ
سے اطلاع ہوئی اور رفتہ رفتہ یہ خبر قیصر روم کو پہونچی جس سے وہ نہایت طیش میں آیا اور ایک
دوستانہ خط عبدالملک کو لکھا کہ تمھارے قبل جتنے خلفا گذرے اون سب نے اسی معرکہ کو
جاری رکھا تھا نہ کسی نے کچھ اعتراض کیا اور نہ تبدیلی کا قصد کیا حتی کہ تمھاری خلافت کا زمانہ آیا

اب یا اسکا اقرار کرو کہ تم بر سر خطا ہو اور خلفاے سابق بر سر صواب تھے۔ یا یہ کہ وہ سب خاطی تھے اور تم بر سر صواب ہو۔ اِن دو باتون سے ایک بات کا اقرار کرنا تمپر لازم ہوگا۔ اور مین تمھاری شان کے موافق تحفہ ہدایا روانہ کرتا ہون جسکے بارہ مین مجھے امید ہی کہ تم قبول کروگے۔ اور میری یہ حاجت برلاؤگے کہ معرکہ قدیمہ کی اجازت دو مین آپکا مشکور ہونگا۔

عبد الملک نے سفیر کو معہ ہدایا واپس کیا اور جواب خط نہ لکھا تاکہ معلوم ہو کہ یہ درخواست قابل قبول نہین۔

قیصر نے دوبارہ سفیر روانہ کیا اور مقدار تحفہ سابق کو المضاعف کیا اور اس مضمون کا خط لکھا کہ معلوم ہوتا ہی کہ تمنے میرے ہدیہ کو کم مقدار سمجھا لہذا المضاعف کرکے اوسی مطلب کا خواستگار ہون۔

عبد الملک نے اس مرتبہ بھی کچھ جواب ندیا اور سفیر کو معہ تحائف واپس کیا۔

تب تیسری بار قیصر نے یہ خط تہدید آمیز لکھا کہ تمنے میرے خط کا کچھ جواب ندیا اور نہ میرا ہدیہ قبول کیا نہ میری حاجت براری کی پہلے تو مجھے گمان تھا کہ تمنے مقدار ہدیہ کو کم تصور کیا ہی لہذا دوبارہ اسکی افزایش کی اور پھر سہ بارہ بھی اوسکی مقدار بڑہائی لیکن اب معلوم ہوا کہ تم میری توہین چاہتے ہو نہ خط کا جواب دیتے ہو اور نہ میرے ہدیہ کو قبول کرتے ہو اب مین مسیح کی قسم کھاتا ہون کہ اگر تمنے رومی معرکہ کے رواج کا حکم ندیا اور اپنے اس نئے معرکہ توحید کو نہ بند کیا تو مین بھی سکہ درہم و دینار کے بارہ مین حکم جاری کرونگا کہ تمھارے رسول اللہ پر کھلے الفاظ مین گالیان نقش کیجاتین جو تمھارے تمام ملک مین رواج پائیگا۔ کیونکہ تم کو خوب معلوم ہی کہ اسلامی ملک مین سکہ نہین ہی۔ جو نقش ہمارے ملک مین سکون پر ہوتا ہی وہی سکہ تمھارے ملک مین جاری رہتا ہی۔ اس خط کو پڑھکر اپنی پیشانی کا پسینہ پونچھ ڈالو اور میرا ہدیہ قبول کرکے بدستور سابق حکم

سکے رواج کا حکم دو جس سے ہماری اور آپ کی محبت سابقہ بحال و قایم اور برقرار رہے
جب قیصر کا یہ خط پہونچا تو عبد الملک کو سخت تردد پیدا ہوا اور اس تردد نے یہانتک ترقی کی
کہ جتنے علما و فضلا۔ صحابہ و تابعین وہان تھے سب کو جمع کیا اور اس باب مین مشورہ کیا
کہ کیا تدبیر کیجائے کہ جو یہ بلا دفع ہو اور اپنی بات بھی رہ جائے۔ سب لوگ خاموش رہے
اور اسکا کچھ جواب نہ دے سکے تب روح بن زنباع وزیر اعظم نے نہایت جرأت اور آزادی سے
کہا کہ تو خوب جانتا ہے اُس شخص کو جسکی بدولت اس مخمصہ سے نجات پا سکتا ہے مگر عمداً اُسکو ترک کرتا ہے
عبد الملک نے کہا ولے ہو تجھپر وہ کون شخص ہے۔
روح بن زنباع نے جواب دیا تجھے لازم ہے کہ رجوع کرے طرف جناب امام محمد باقر کے
جو اہلبیت نبی سے ہین کہ یہ معما انھین سے حل ہو سکتا ہے۔ عبد الملک نے کہا کہ تو نے سچ کہا مگر
میری رائے اونکے بارہ مین متزلزل ہے۔ بعدہ گورنر مدینہ منورہ کے نام خط لکھا کہ حضرت امام محمد باقر
کو بتعظیم و تکریم میرے پاس روانہ کرو اور اونکے زادراہ و اخراجات کے لئے سامان سفر فراہم کرو
اور روانگی مین عجلت نکر اور یہ بالطف و نرمی روانہ کرنا وہ جسکو چاہین اپنے ساتھ لائین۔
عبد الملک نے یہ خط مدینہ منورہ روانہ کیا اور قیصر روم کے سفیر کو اوس وقت تک اپنا مہمان رکھا
کہ حضرت تشریف لائے۔ جب جناب امام محمد باقر صاحب تشریف لاے تو عبد الملک نے
یہ سارا ماجرا اسکا عرض کیا۔ جناب امام نے فرمایا یہ تو کوئی ایسی بات نہی جسمین تو اسقدر
پریشان ہو۔ کیونکہ اولاً خود خداے تعالے محافظ ہے جو قیصر روم کو اوسکے ارادہ مین
ہرگز کامیاب نہونے دیگا کہ رسول اللہ پر سب و شتم جاری ہوسکے پاسے ثانیاً تو بھی مجبور
نہین ہے اسکی تدبیر بخوبی کر سکتا ہے۔ عبد الملک نے التماس کیا مین کیا کر سکتا ہون۔
امام نے فرمایا کہ تو اسیوقت کاریگرون کو بلا کر درہم و دینار کا اسلامی سکہ ڈھلوا سکتا ہے اور اسکے

ایک طرف کلمہ توحید ثبت کرائے اور دوسری جانب اسم مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور اوسکے حلقہ مین نام شہر اور نام ضرب ثبت کراؤ کہ یہی اسلامی سکہ رواج پائے
اسکے بعد امام نے اسکے اوزان بتلائے کہ تین سکے درہم کے سوقت جاری ہین۔ ایک بغلی
جو دس مثقال کے دس ہوتے ہین۔ دوسرے سمری خفاف جو چھ مثقال کے دس ہوتے ہین اور
تیسرا پانچ مثقال کا دس۔ یہ کل اکیس مثقال ہوے۔ تے اسکو تین پر تقسیم کیا تو حاصل تقسیم سات مثقال
ہوا۔ اس سات مثقال کے دس درہم بنوائے اور اسی سات مثقال کی قیمت کے ہونے کا دینار
بنایا جسکا خوردہ دس درہم ہوا۔
سکہ درہم کا نقش چونکہ فارسی مین تھا لہذا اسکا نقش بھی فارسی ہی مین رہنے دیا اور دینار کا
سکہ رومی حروف مین کیونکہ اسی انداز کے سکہ کی چلن زیادہ تھی۔ اور ڈھالنے کا سانچہ کانچ کا بنوایا
تاکہ زیادتی اور کمی سے محفوظ رہے۔
جناب امام نے یہ سب تعلیم دیکر ارشاد فرمایا کہ اس اسلامی سکہ کو تمامی بلاد اسلامیہ مین جاری
کر دے اور اس مضمون کے فرمان کا اعلان کر کہ ہر شخص اس نئی سکہ کو استعمال کرے اور بصورت
خلاف ورزی وہ سزا کا مستحق ہوگا۔ پس اس ذریعہ سے رومی سکہ کا استعمال ہی موقوف ہو جائیگا
اور یہی اسلامی سکہ ہر جگہ رواج پائیگا۔
عبد الملک نے جناب امام کے ارشاد کے مطابق اسلامی سکہ بنوایا اور ہر جگہ اس مضمون کا
فرمان بھیجدیا کہ جو شخص اس سکہ کے خلاف دوسرے سکہ کو کام مین لائیگا وہ واجب القتل ہوگا
تب سفیر قیصر روم کو رخصت دی اور وہی جواب جو جناب امام نے فرمایا تھا اس سفیر سے
کہا کہ جاکر قیصر روم سے کہدینا کہ جس بات کی تو نے دھمکی دی ہے اوسکو کر ڈال کہ خدا اوسکو
کبھی نہ چلنے دیگا۔ مین نے تیرے سکہ کا اپنے ممالک مقبوضہ مین باطل کر دیا ہے اور اس

مضمون کا فرمان جاری کیا ہے کہ جو شخص سکہ رومی یا رومی مہر کی اشیا کو استعمال مین لائیگا واجب القتل ہوگا۔

قیصر کے پاس جب یہ جواب پہونچا تو وہ دم بخود ہوکر خاموش ہوگیا لوگون نے اوس سے کہا کہ جو دہمکی تو نے بادشاہ عرب کو دی تھی (دشنام دہی رسول اللہ کی) اب اوسکا اجرا کیون نہین کرتا قیصر نے جواب دیا جسوقت مین نے دہمکی دی تھی اوسوقت البتہ مین اوس پر قادر تھا اب بیسود ہے کیونکہ اہل اسلام اس سکہ سے داد وستد نکرین گے تو پہر اس قسم کے سکہ سے کیا فائدہ ہوگا۔

یہ حکایت بیان کرکے ہارون رشید نے وہ درہم جو ہاتھ مین تھا پہینکدیا۔ تاریخ خمیس مین ہے کہ یہ واقعہ ضرب درہم و دینار کا ۷۵ھ مین واقع ہوا۔ اسلام کا پہلا سکہ یہی ہے ورنہ اسکے قبل رومی اور کسرائی سکے جاری تھے اور مختصر جامع سے نقل کیا ہے کہ نقش سکہ۔ قل ہو اللہ احد تھا اور اسکے حروف عربی مین تھے کیونکہ اسکے قبل رومی اور عجمی حروف کے سکے مروج تھے۔ مگر یہ روایت اسوجہ سے لائق قبول نہین کہ مؤرخ خمیس نے اس تبدیلی کی کوئی وجہ نہین لکھی اور رواج ملکی کے بالکل خلاف ہوتا ہے جو نقش حروف قبول کیا جاوے ہان یہ ممکن ہے کہ عبدالملک نے یا اور کسی نے اسکے بعد یہ اختراع کیا ہو کہ قل ہو اللہ احد کا سکہ کندہ کرایا ورنہ جناب امام نے ہرگز ایسی رائے نہ دی ہوگی جس سے کفار وغیرہ حروف قرآنی کا مس کرین۔

اسلامی سکہ درہم و دینار کے مضمون مندرجہ بالا پر دو اعتراض وارد ہوسکتے ہین ایک یہ کہ سکہ درہم و دینار کا ۷۵ھ مین بعہد عبدالملک جاری ہونا بتعلیم حضرت امام محمد باقر ع اسوجہ سے محل نظر ہے کہ اس زمانہ تک جناب امام زین العابدین ع موجود تھے کیونکہ آپکی وفات ۹۵ھ مین ہے پس حضرت امام زین العابدین ع کی موجودگی مین جناب امام محمد باقر ع کا طلب فرمانا خلاف عقل معلوم ہوتا ہے۔ لیکن مضمون بالا کتاب حیوۃ الحیوان سے ماخوذ ہے اور حضرت امام

زین العابدین کو مدینہ سے طلب کرنے کی یہ وجہ ہوئی کہ اس سے قبل عبدالملک نے ایک مرتبہ حضرت کو قید کر کے طلب کیا تھا
پھر جناب نے بعد ازاں اعجاز آپ غل و زنجیر کو دفع کر کے بذریعہ طی الارض تین دن قبل عبدالملک کے پاس پہنچے اور فرمایا
کہ تم مجھ سے کیا چاہتے ہو جس پر عبدالملک بیان کرتا ہے کہ میرا دل ایسے خوف سے کانپنے لگا جس کے بعد عبدالملک نے
حجاج کو خط لکھا کہ فرزندان عبدالمطلب کے قتل سے تعرض نہ کرنا (صواعق محرقہ ص ۱۱۹) یہی دہشت غالباً اسکو حضرت کی حمایت سے
مانع ہوئی ہوگی اور روح بن زنباع جسے ہم عبدالملک کا وزیر اور مشیر کار لکھ چکے ہیں اور جانتا تھا کہ عبدالملک کو حضرت کی بزرگی سے آگاہی
ہوگی اسی مشورہ پر حضرت کا نام لیا ہوگا اور جناب امام محمد باقر کا نام لیا کیونکہ ائمہ اہلبیت کے صغیر و کبیر معلوم رہتے ہیں سب ادبی بیان
حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ نے جابر کو خاص طور پر جناب امام محمد باقر کی بشارت دی تھی کہ حضرت امام حسین کے پوتے محمد نام
باقر ہونگے شگافتہ کرنیوالے علم اولین و آخرین ہونگے اور اسے جابر تو اونکی زیارت کریگا اس وقت میرا سلام پہونچانا

"دوسرا اعتراض اس مضمون سکہ پر یہی کیا گیا ہے کہ مصنف تاریخ الاسلام لکھتے ہیں" اسکے قبل
ملک مین مجوسی سکہ جاری تھا اب حضرت عمر کو اپنا سکہ جاری کرنا پڑا سونے اور چاندی کے سکے ڈھلنے لگے۔
لا الہ الا اللہ۔ الحمد للہ۔ سورہ قل ہو اللہ۔ ان سکوں پر منقوش ہوتا تھا۔ قل ہو اللہ احد والی اشرفیاں احدیہ
کہلاتی تھین جس سے معلوم ہوا کہ اسلامی سکہ حضرت عمر کے زمانہ سے جاری تھا۔ اسکی اصل حقیقت جو حیوٰۃ الحیوان سے
لکھی گئی کہ حضرت عمر نے بھی نوشیروانی سکہ جاری کیا تھا جس پر نوشیروان کی تصویر تھی البتہ اسکے سامنے "نوش خور" لکھا تھا
نہ کہ لا الہ الا اللہ کا سکہ جاری کیا ہو یا سورہ الحمد یا قل ہو اللہ احد۔

"دوسرا مورخ لکھتا ہے کہ رسول اللہ کے وقت میں نوشیروان کا سکہ جاری تھا جس پر اوسکا نام اور آتشکدہ کا نقشہ بنا ہوا تھا
اور ہرقل بادشاہ روم کا بھی سکہ جاری تھا جس پر حضرت عیسیٰ کی مصنوعی تصویر بنی ہوئی تھی لیکن علامہ دمیری نے نوشیروان کی
تصویر کو لکھا ہے آتشکدہ کا ذکر نہین کیا۔

اسلامی سکہ کے اجرا کی بابت جو قول متفق ہے کہ اسکی ابتدا عہد عبدالملک بتعلیم حضرت امام محمد باقر ہوئی اور اسکے
قبل مختلف سکے جاری تھے کسی اسلامی بادشاہ نے اسپر توجہ نہین کی تھی۔

سکه شاهان قدیم ایران



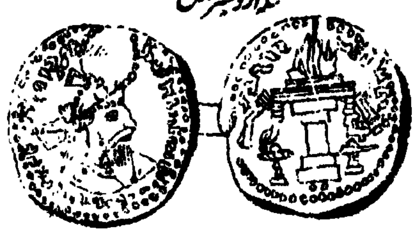




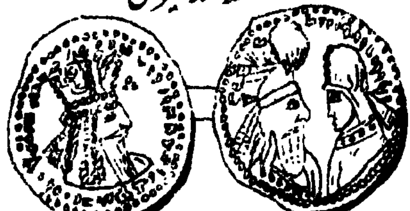
سکہ اردبل اول



سکہ اردشیر اول



سکۂ اردشیر اول



سکۂ اردشیر اول



محمد رفیع دُرّانی

نوٹ ـ یہ خاکے بجنسہٖ اصلی سکوں سے لئے گئے ہیں ❊

سکۂ نرسی



سکہ بہرام سوم



سکہ نرسی



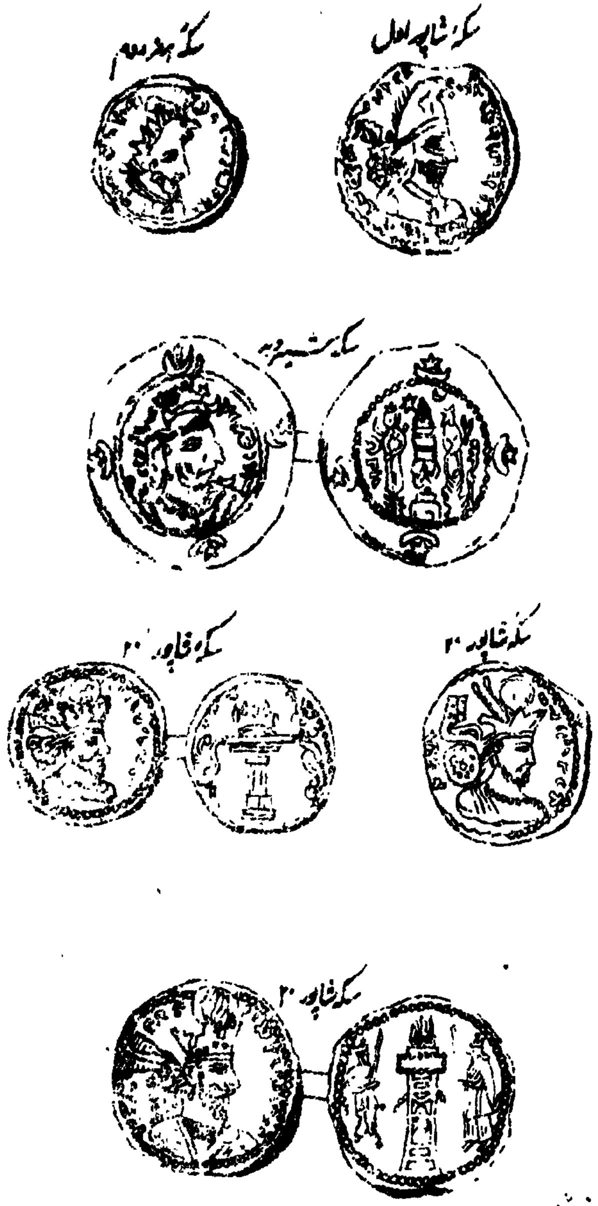
سکہ شاپور اول



سکہ شاپور اول



نوٹ - یہ تمام سکے بجنسہ اصلی سکوں سے لئے گئے ہیں ۱۲

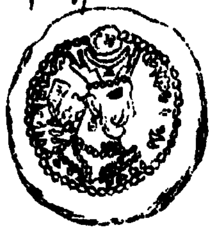


نوٹ۔ یہ خاکے بجنسہ اصلی سکوں سے لئے گئے ہیں +

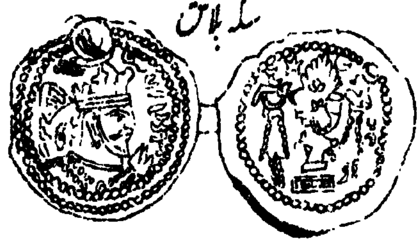


نوٹ۔ یہ خاکے بجنسہ اصلی سکوں سے لئے گئے ہیں ۱۲

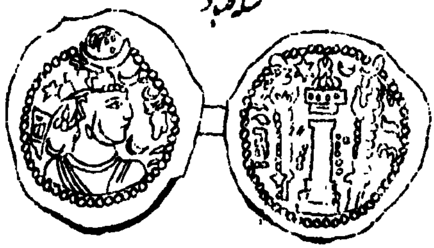
سکہ بہرام پنجم



سکہ بلاش



سکہ قباد

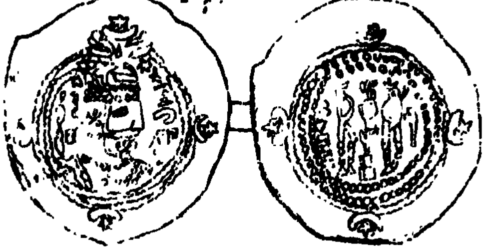


سکہ ہرمز چہارم

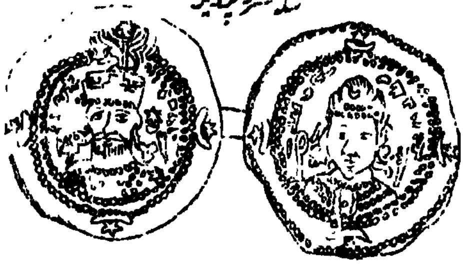


نوٹ۔ یہ خاکے بجنسہ اصلی سکوں سے لئے گئے ہیں ۱۲

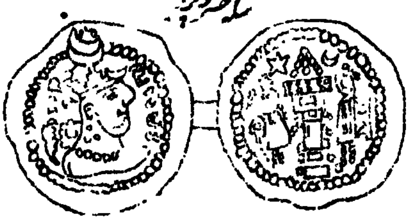
سکہ خسرو پرویز



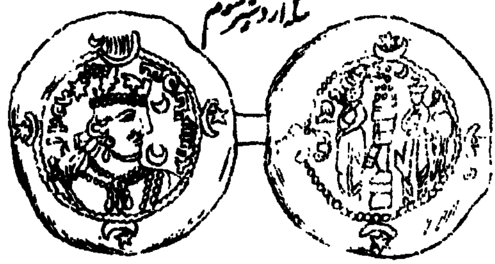
سکہ خسرو پیدینر



سکہ خسرو پنج

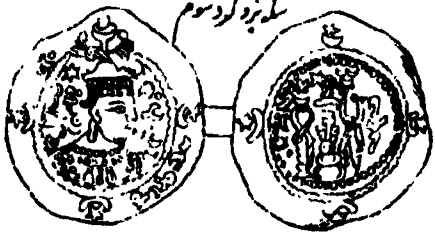


سکہ اردشیر سوم



نوٹ ـ یہ خاکے بجز بعض سکوں کے نسبت سے ہیں

سکہ یزدگرد سوم



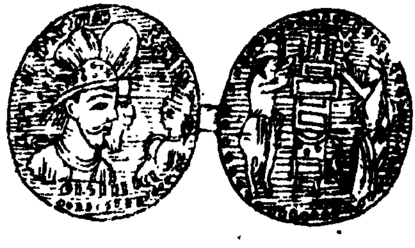
سکہ اردشیر دوم



سکہ بہرام چہارم



سکہ خاندان سفندی ایران



دارک ۱۰م سکۂ ایران



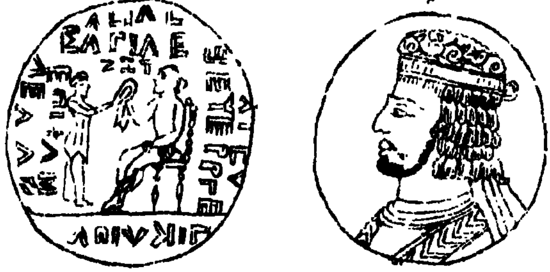
محمد رفیع مرادآبادی

نوٹ - یہ نقشے بجنسہ اصلی سکوں سے لیے گئے ہیں ۱۲

سکہ طلائی اشک بست و چہارم و نون دوم



ایضاً ایضاً



ایضاً ایضاً



نوٹ۔ یہ ناکے تشبیہ اصلی تصویرون سے لئے گئے ہین ۱۲

ایضاً



ایضاً



سکہ طلائی اشک بست و چہارم اونونس ثانی





ایضاً



ایضاً



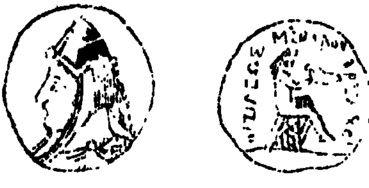
سکہ طلائی اشک بست و پنجم پاکش دوم



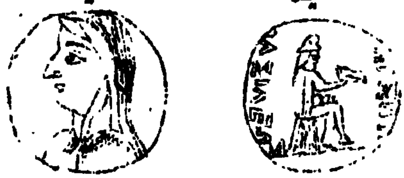


نوٹ ۔ یہ خاکے بجنسہ اصل سکون سے لئے گئے ہین ۱۲

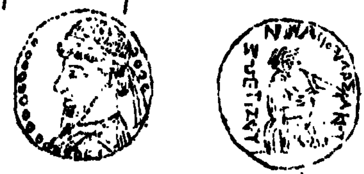
سکہ طلائی اشک اول واسیلوس ارساکو نام



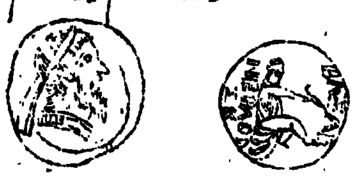
ایضاً ایضاً



سکہ طلائی اشک سوم اردوان نام



سکہ طلائی اشک دوم تیرداد نام



سکہ طلائی اشک چہارم فریاپاطوس نام

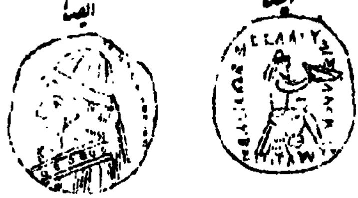


نوٹ - یہ خاکے بجنسہ اصل سکوں سے لئے گئے ہیں ۱۲

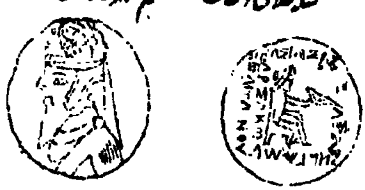
سکه مسی اشک پنجم فرهاد اول



ایضا   ایضا



سکه طلای اشک ششم مهرداد اول



ایضا   ایضا



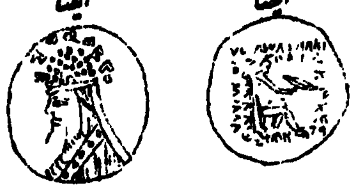
سکه طلای اشک هفتم فرهاد ثانی .



ایضاً — ایضاً



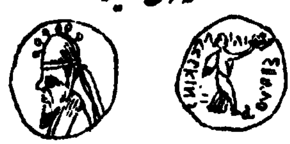
ایضاً — ایضاً



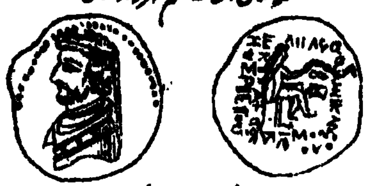
سکہ طلائی اشک ہشتم ارتبان ثانی



سکہ مس ایضاً



سکہ طلائی اشک نہم مہرداد ثانی



نوٹ۔ یہ خاکے بجنسہ اصلی سکوں سے لئے گئے ہیں۔

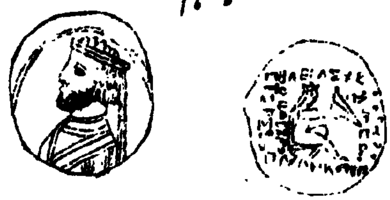
سکہ طلائی اشک دہم مناسکلاس نام



ایضا ایضا



سکہ طلائی اشک یازدہم سناتروکیش

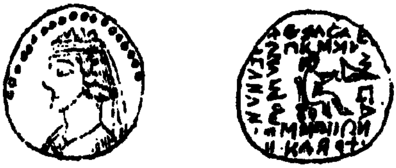


ایضا ایضا

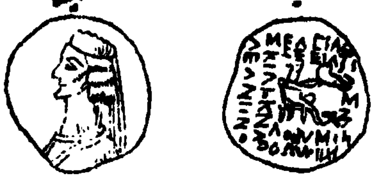


نوٹ - یہ خاکے بجنسہ اصل سکون سے نقل کئے گئے ہیں+

سکہ طلائی اشک دوازدہم فرہاد ثالث



ایضاً ایضاً



سکہ طلائی اشک سیزدہم مہرداد سوم



ایضاً ایضاً

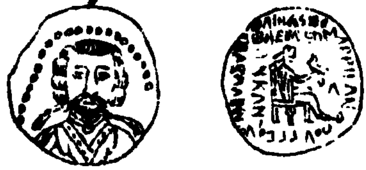


محمد رفیع مصور نوٹ۔ یہ خاکے بجنسہ اصلی سکون سے لیے گئے ہیں ۱۲

سکہ طلائی اشک چہاردہم اورودس نام



ایضاً ایضاً



ایضاً ایضاً



سکہ طلائی اشک پانزدہم فرہاد چہارم



نوٹ یہ خاکے بجنسہ اصلی سکوں سے لئے گئے ہیں ۱۲ محمد رفیع رقمہ

سکہ طلائی اشک پانزدہم فرہاد اول



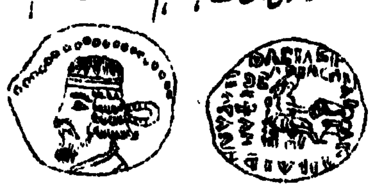
ایضاً ایضاً



سکہ طلائی اشک شانزدہم فرہاد پنجم



سکہ طلائی اشک ہفدہم اوردوس دوم



نوٹ یہ نقلکے بجنسہ اصلی سکون سے لئے گئے ہین ۱۲

سکہ طلائی اشک ہفتدہم ارودس دوم



سکۂ طلائی اشک ہجدہم ارونس اول



سکۂ طلائی اشک نوزدہم ارتبانس سوم



ایضاً ایضاً



نوٹ۔ یہ خاکے بجنسہ اصلی سکوں سے لئے گئے ہیں ۱۲

سکہ مس اشک بستم وارتان



سکہ طلائی ایضاً　　ایضاً



سکہ طلائی اشک بست و یکم گودرز نام



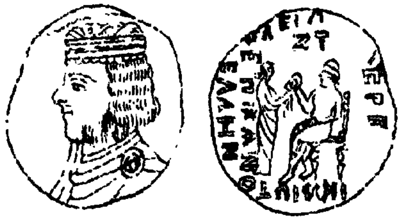
سکہ طلائی اشک بست و دوم



محمد رفیع شیرمانی

نوٹ۔ یہ خاکے بجنسہ اصلی سکوں سے لئے گئے ہیں ۱۲

سکہ طلائی اشک بست و سوم ولگس نام بلاش اول لقب



سکہ طلائی اشک بست و پنجم بلاش دوم



ایضاً



ایضاً



سکہ مس

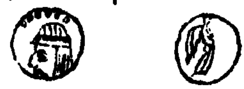


ایضاً



نوٹ ۔۔ یہ خاکے بجنسہ اصلی سکوں سے لئے گئے ہیں ۱۲

سکۀ مس اشک بست و پنجم بلاش دوم



سکۀ طلای اشک بست و ششم ارتبان چهارم



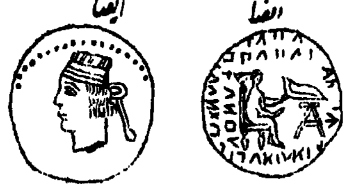
ایضاً ایضاً



سکۀ طلای اشک بست و هفتم پاکور نام



ایضاً ایضاً



سکہ مس اشک بست و ہفتم پاکور نام



سکہ طلائی اشک بست و ہشتم خسرو نام



سکہ مس ایضا　　　سکہ مس ایضا



سکہ طلائی اشک بست و نہم بلاشس سوم

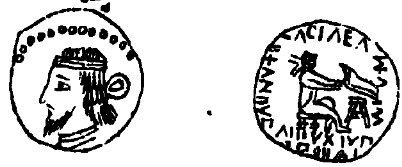


نوٹ ـ یہ خاکے بجنسہ اصلی سکوں سے لئے گئے ہیں ۱۲

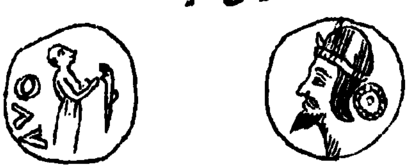
سکہ طلائی اشک بست و نہم بلاش سوم



ایضاً　　　　ایضاً



سکہ مس ایضاً



سکہ طلائی اشک سی ام بلاش چہارم



نوٹ۔ یہ خاکے بجنسہ اصلی سکوں سے لئے گئے ہیں۔

سکہ طلائی اشک سی اُم پلاش چہارم



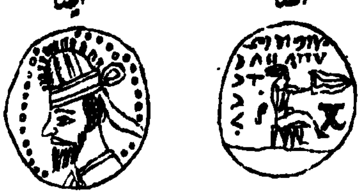
ایضاً ایضاً سکہ مس ایضاً



سکہ طلائی اشک سی ویکم پلاش پنجم



ایضاً ایضاً

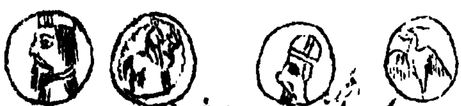


نوٹ۔ یہ خاکے بجنسہ اصلی سکون سے لئے گئے ہین ۱۲

سکہ طلائی اشک سی و یکم پادشاہ پنجم



سکہ مس ایضاً   سکہ مس ایضاً



سکہ طلائی اشک سی و دوم پادشاہ ششم



ایضاً   ایضاً



سکہ طلائی اشک سی و دوم پادشاہ ششم



نوٹ :- یہ فاکسملی بجنسہ اصلی سکوں سے لیے گئے ہیں"

سکۂ شاہ اسمعیل صفوی

ایک طرف — لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ۔
دوسری طرف — نام بادشاہ۔

پہلا سکہ جو نادر شاہ نے جاری کیا

ایک طرف — سکہ بر زر کرد نام سلطنت را در جہان
نادر ایران زمین و خسرو گیتی ستان

دوسری طرف — الخیر فی ما وقع۔ ثبت کرایا جسکے تاریخی عدد ۱۱۴۸ ہجری ہیں اوسی طرف ضرب ۱۱۴۸ھ فی کرمان منقوش تھا۔

دوسرا سکہ فتح ہندوستان کے بعد جاری کیا اوسپر طرف اول یہ شعر ثبت تہا ۵

ہست سلطان بر سلاطین جہان
شاہ شاہان نادر صاحبقران

دوسری جانب خلد اللہ ملکہ ضرب فی احمد آباد ۱۱۵۱ھ

تیسرا سکہ قندہار مین مضروب ہوا اوس کے ایک طرف۔ السلطان النادر اور دوسری سمت خلد اللہ ملکہ مضرب فی قندھار۔

سکۂ نادر شاہ

نگین دولت و دین چونکہ رفتہ بود از جا ✤ بنام نادر ایران قرار داد خدا

دیگر

خادم شاه نجف زیبندهٔ تاج و نگین + بادشاه دادگستر نادر ایران زمین

دیگر

نادرم در ملک ایران قادرم بر بحر و بار + لافتی الا علی لاسیف الا ذوالفقار

دیگر

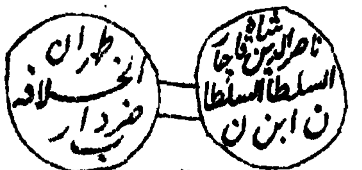
سکه زد بر سیم و زر از فضل رب العلمین + بادشاه هفت کشور نادر ایران زمین

سکه محمد شاه قاچار بر اشرفی

بر عرش برین فگنده مسند + شاهنشه انبیا محمد

سکه ناصرالدین شاه قاچار بر اشرفی یعنی تومان

(وزن ۳ ماشه چار رتی)



دیگر

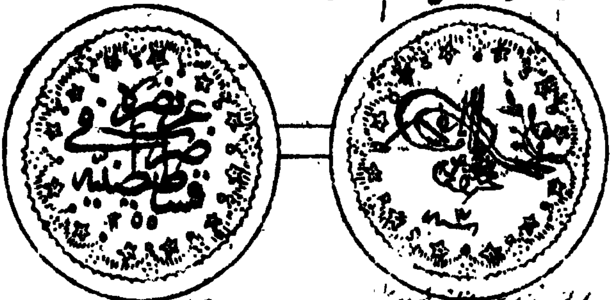
سکه زد بر هفت کشور چتر زد بر مهر و ماه
ناصر دین محمد ناصرالدین بادشاه

(سکه نام بادشاه کا معلوم نہیں ہوا)

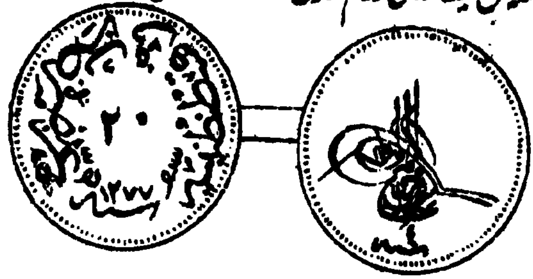
رای او سکهٔ اصابت زد + گشت نقد جهان تمام عیار
خرم او خطبهٔ عدالت خواند + شد ترازوی ملک او تیار

سکہ جات سلاطین یورپ

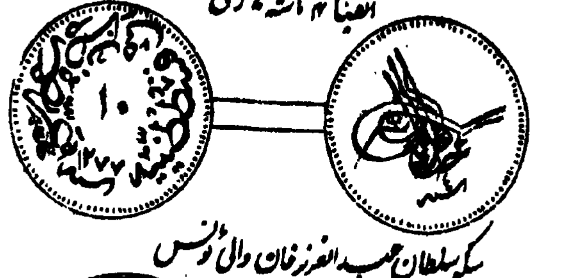
سکہ سلطان محمود والی روم وزن ۲ تولہ ۳ رتی۔



سکہ مس یکے از والی روم وزن ۱۰ ماشہ ۲ رتی۔



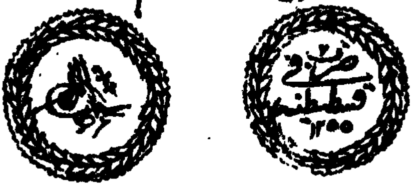
ایضاً ۴ ماشہ ۷ رتی



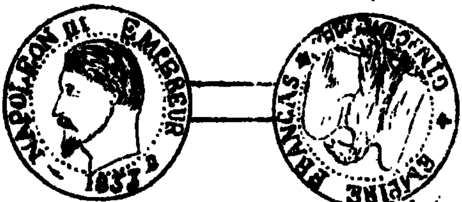
سکہ سلطان عبد العزیز خان والی تونس



سکۂ مس یک آنہ والی روم وزن ۱ ماشہ



سکۂ مس نپولین سوم شاہ فرانس وزن ۴ ماشہ



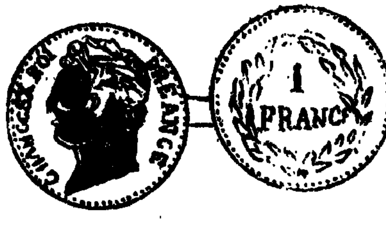
سکۂ فرانس
یہ سکہ بالکل کھوٹا ہے اور کسی مستند ٹکسال میں تیار نہیں کیا گیا

سکۂ فرانس قیمت پانچ پیسہ





سکۂ فرانس یہ سکہ متروک ہے۔



سکہ فرانس



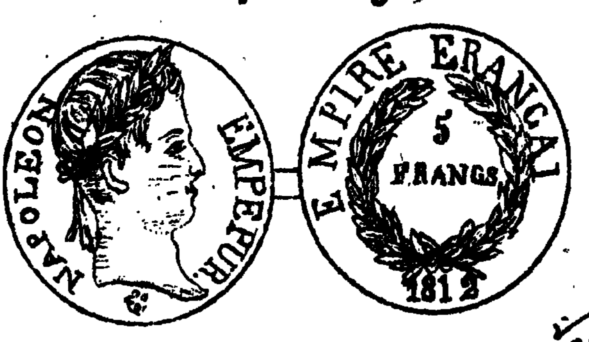
فرانس کا قدیمی سکہ۔ آجکل غیر مروج ہے قیمت ایک فرانک۔



سکہ نقرہ فرانس شاہ لوئیس فلپ۔ وزن ۲ تولہ ایک ماشہ ۲ رتی۔



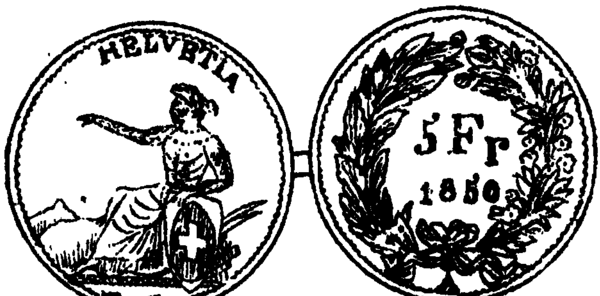
سکہ نقرہ نپولین شاہ فرانس وزن ۲ تولہ ایک ماشہ ۴ رتی۔



سکہ نقرہ شاہ چارلس دہم شاہ فرانس وزن ۲ تولہ ایک ماشہ ۲ رتی۔



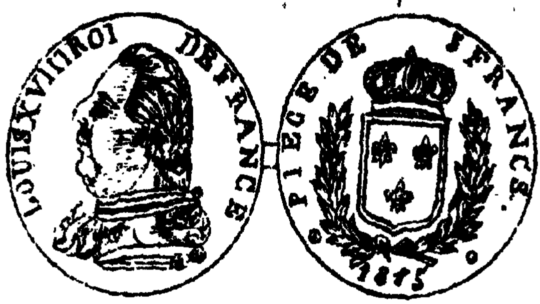
سکہ فرانس عہد ہلویشیا۔ وزن ۲ تولہ ایک ماشہ



سکہ نقرہ بوناپارٹ اول۔ وزن ۲ تولہ ۲ ماشہ



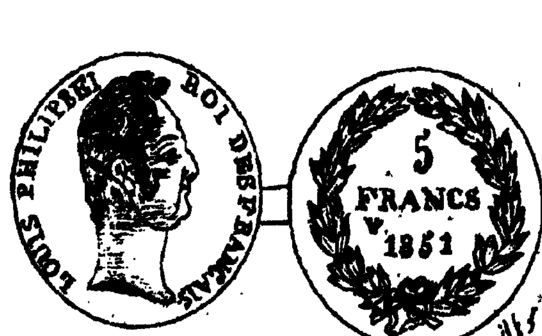
سکہ شاہ لوئس ہیجدہم متعلق فرانس وزن ۲ تولہ ایک ماشہ



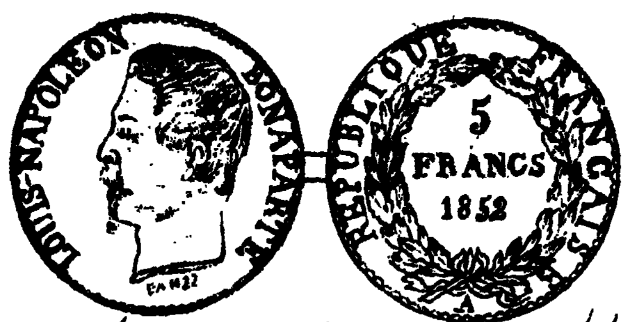
سکہ فرانس عہد لیوپولڈ ڈیس بلیجز۔ وزن ۲ تولہ ایک ماشہ



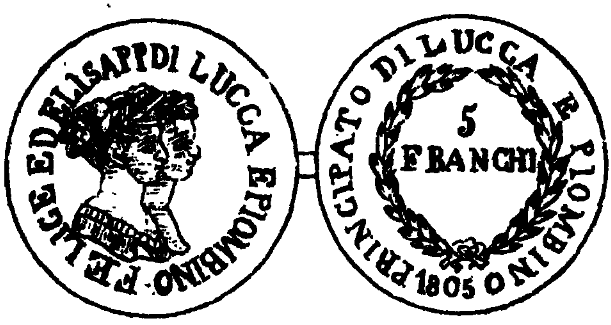
سکہ لوئس فلپ متعلق ملک فرانس۔ وزن ۲ تولہ۔ ایک ماشہ



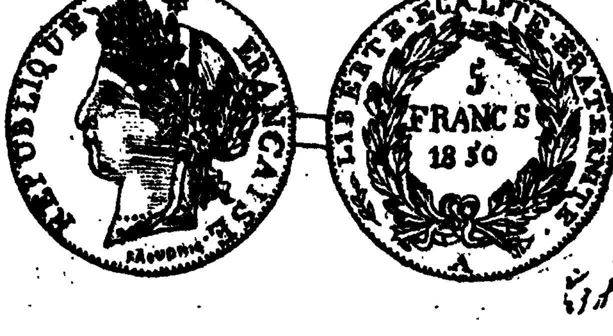
سکہ نپولین بونا پارٹ شاہ فرانس۔ وزن ۲ تولہ ایک ماشہ



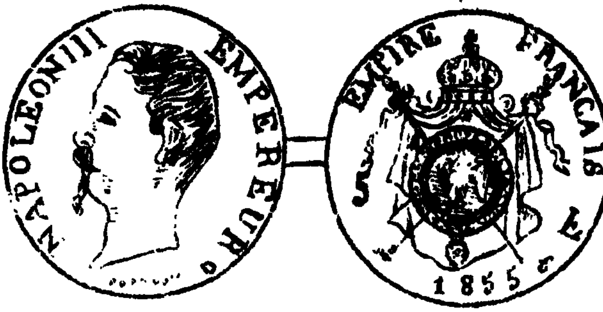
سکہ ملک فرانس عہد فیلس الیسا ڈی لیوکا۔ وزن ۲ تولہ ایک ماشہ



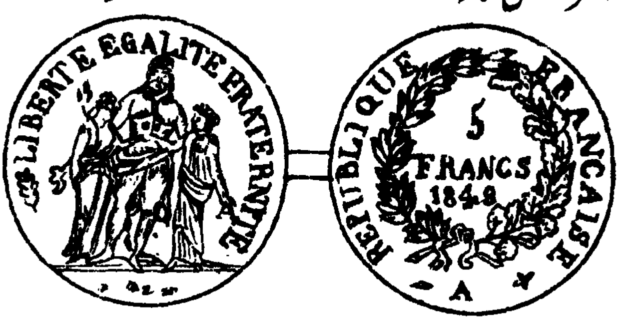
سکہ جمہوری شاہ فرانس وزن ۲ تولہ ایک ماشہ



سکہ نقرہ نپولین سوم شہنشاہ فرانس - وزن ۲ - تولہ ایک ماشہ ایک - رتی



سکہ نقرہ اگالٹی علاقہ ملک فرانس وزن ۲ تولہ ایک ماشہ



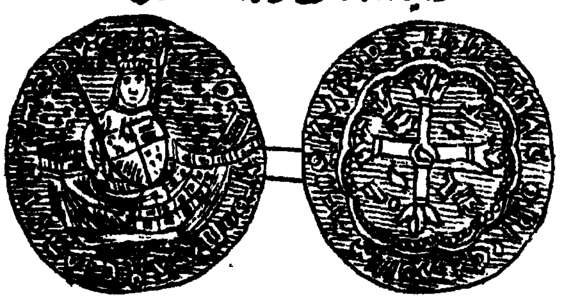
سکہ انگلستان عہد کوین وکٹوریا وزن ۲ تولہ ۴ ماشہ



سکہ طلائی ہنری ثالث شاہ انگلستان



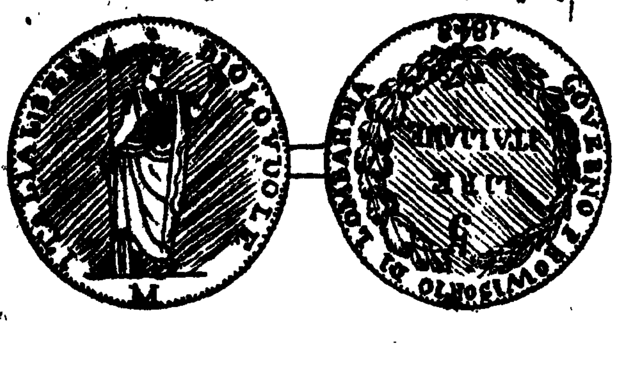
سکہ ایڈورڈ ثالث شاہ انگلستان



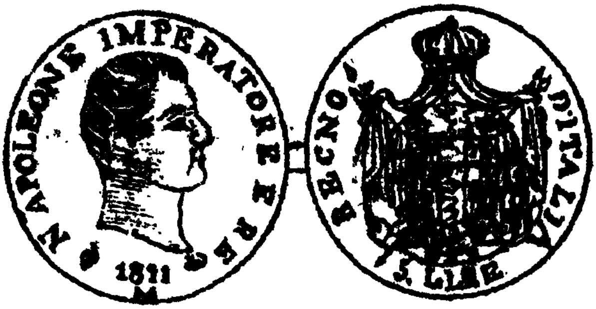
سکہ اٹلی



سکہ لومبارڈیا متعلق ملک اٹلی۔ وزن ۲ تولہ ایک ماشہ سوا رتی۔



سکہ نپولین امپراتور ملک اٹلی۔ وزن ۲ تولہ ۳۔۰ ماشہ



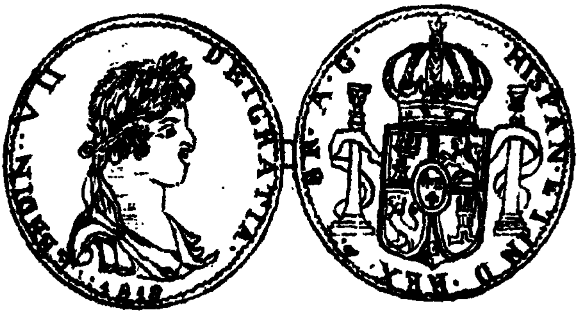
سکہ ملک ہسپانیہ



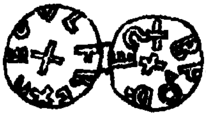
ایضاً وزن ۲ تولہ ۳ ماشہ



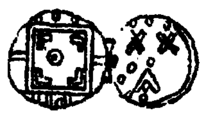
سکۂ ملک ہسپانیہ۔ وزن ۲ تولہ ایک ماشہ



سکہ المان یعنی جرمنی شتکانام



المان یعنی جرمنی پیسہ



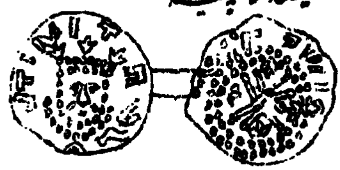
سکہ ولیم سوم شاہ جرمن۔ وزن دو تولہ ایک ماشہ پونے دو رتی۔



سکہ نقرہ موسوما بطاقہ ملک جرمن - وزن ایک تولہ ۹ - ماشہ ۴ - رتی -



اسکاٹلینڈ کا پیسہ



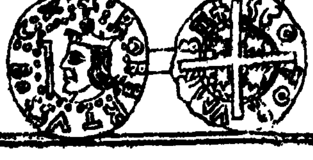
ایضاً



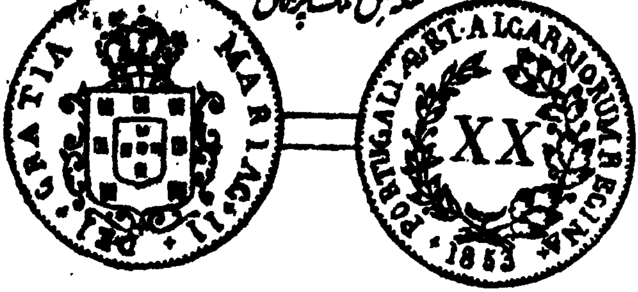
سکہ مسی ملکہ میری والیہ اسکاٹلینڈ



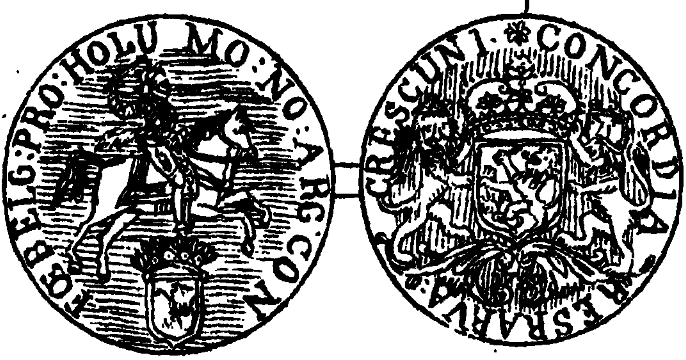
رابرٹ اعظم شاہ اسکاٹلینڈ کا پیسہ



سکہ بیس ملک پرتگال



سکہ ملک بلجیم - کرس کنٹ کان گواڈ یارس پیر - وزن ۲ تولہ ۹ ماشہ ۲ رتی

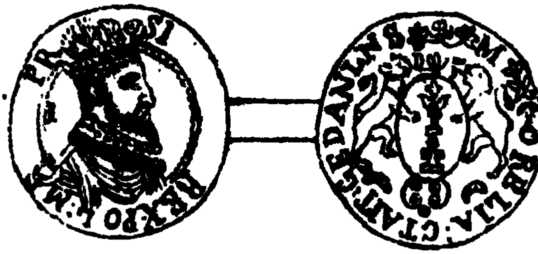


سکہ فرڈینک شاہ ہینونگ ملک ہیوسی متعلق بلجیم

وزن ۲ تولہ ۴ ماشہ ۴ - رتی



سکۂ نقرۂ کہنہ ملک یونان۔ وزن ۷ ماشہ



سکۂ عید ربان شہنشاہ روم قدیم



سکۂ مس شہنشاہ کلادلس روم قدیم

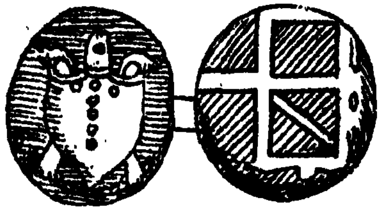


سکۂ اسطونانس پایس شہنشاہ روم قدیم

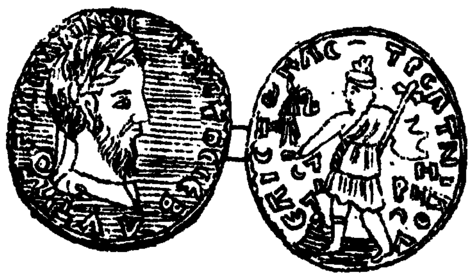


ولایت بسارابیہ کے شہر اناد ول سے سنہ ۱۹۰۲ء
میں ایک پورانا دفینہ برآمد ہوا ہے یہ یونانی
سکہ کی ایک ہزار اشرفیاں ہیں جو سکندر اعظم کے
وقت کی مسکوک شدہ ہیں ان پر یہ عبارت
مرقوم ہے۔ فیلب واسیلیوس۔
فیلب سکندر اعظم کے باپ کا نام ہے جو فیلقوس
مشہور ہے۔

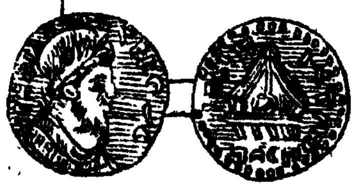
یہ نصف دینار نقرہ شہنشاہ سکندر رومی کا ہے



سکہ بریلیس اجر رومی



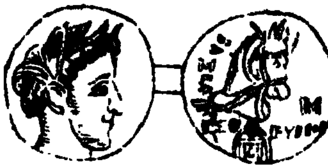
سکہ نقرہ قرناشس یکے ازحکام ثلث روم قدیم



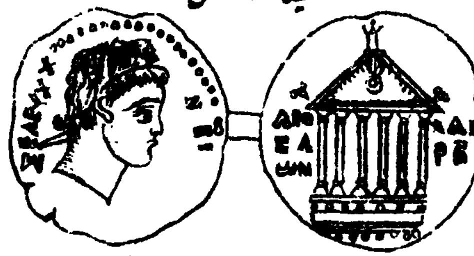
دینار یونی اعظم روم قدیم



سکہ طلائی سلیقوس اول سپہ سالار سکندر رومی جو بعد وفات سکندر رومی شہر بزنشام میں تخت نشین ہوا یہ بادشاہ ۳۰۶ سال قبل حضرت مسیح سے تھا ۱۲



ایضاً سکہ مسی



سکہ طلائی انتیوخس اول۔ یہ بادشاہ ۲۶۰ سال قبل مسیح سے تخت نشین ہوا تھا ۱۲

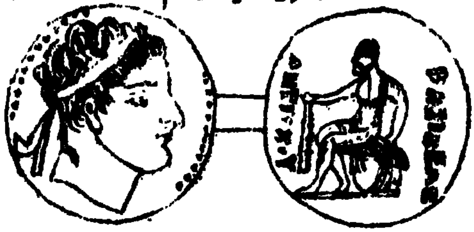


ایضاً سکہ نقرئی

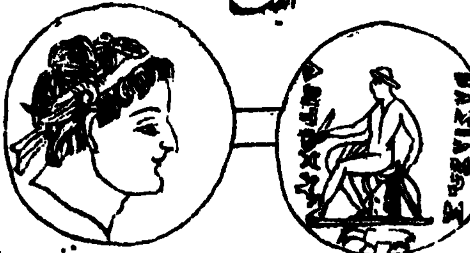


نوٹ۔ یہ خاکے بجنسہ اصلی سکوں سے لئے گئے ہیں ۱۲

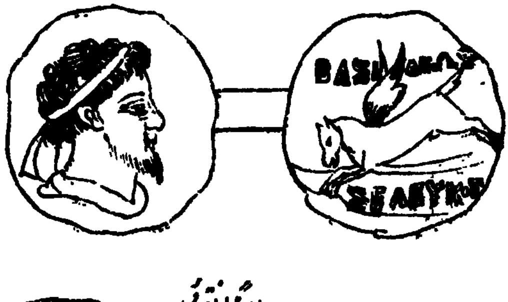
سکہ نقرئی انتیوخس دوم



ایضاً



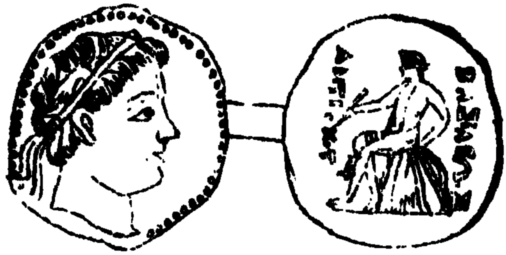
سکہ مسی سلفوس دوم - یہ بادشاہ ۲۲۰ سال قبل مسیح سے تخت نشین ہوا تھا ۱۲



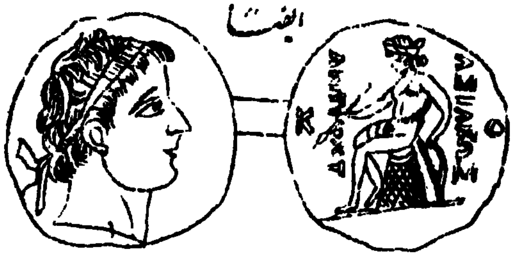
ایضاً نقرئی



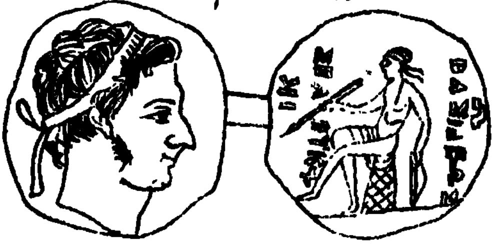
سکہ نقرئی انتیوخس ہیرقس



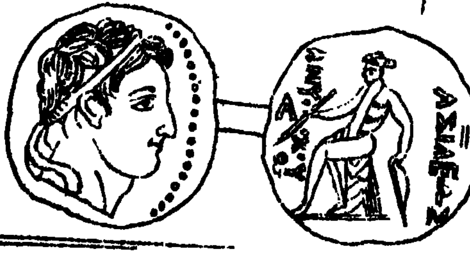
ایضا



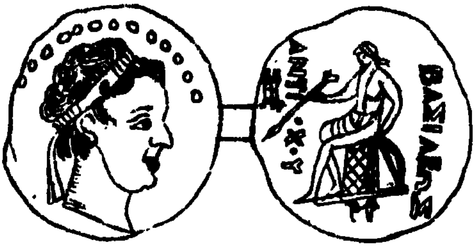
سکہ نقرئی سلفقوس سوم



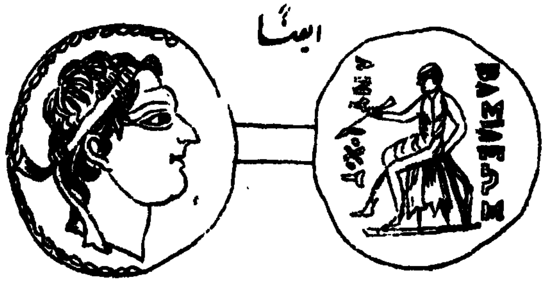
سکہ نقرئی انتیوخس سوم - یہ بادشاہ ۲۲۲ سال قبل مسیح سے تخت نشین ہوا تھا ۱۲



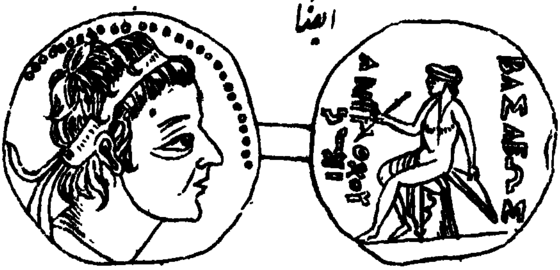
سکہ نقرئی انتیوخس سوم



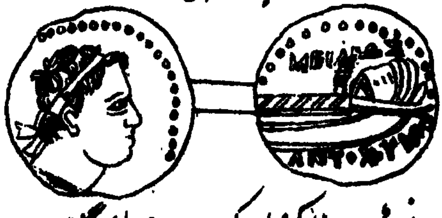
ایضاً



ایضاً

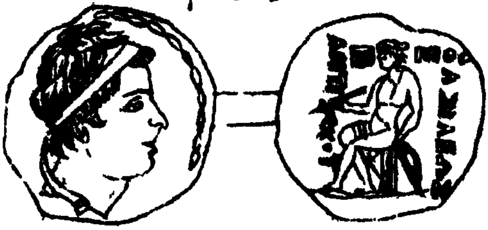


ایضاً سکہ مسی



نوٹ ۔ یہ نقل کے اصلی سکون سے بجنسہ لیے گئے ہیں ۱۲

سکۂ نقرئی انتیوخس سوم



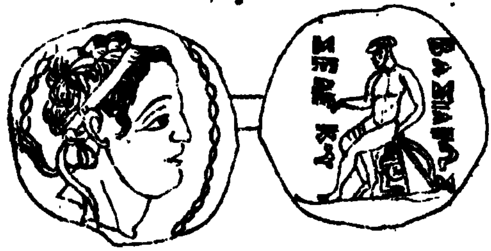
سکۂ صبورس شہنشاہ روم قدیم



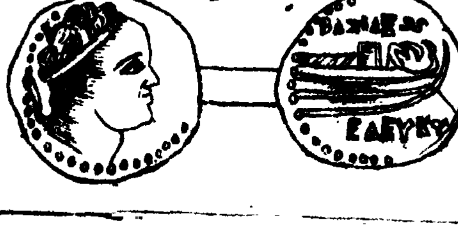
سکہ قودس رومی



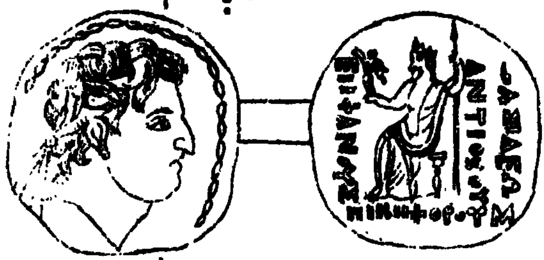
سکۂ نقرئی سلفوسس چہارم



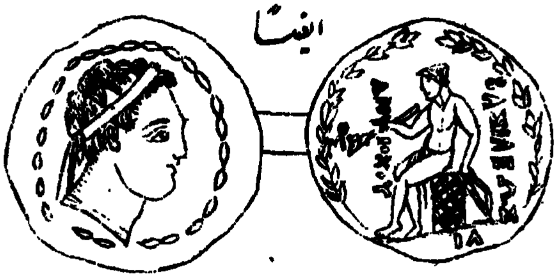
ایضاً سکۂ مسی



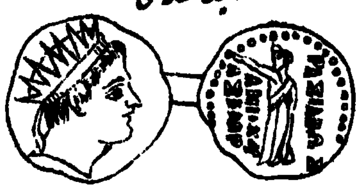
سکہ نقرئی انٹیوکس چہارم



ایضاً



ایضاً سکہ مسی



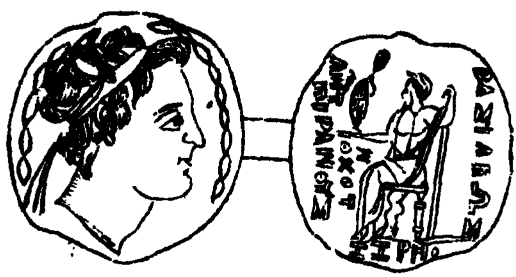
محمد نسیم مصور رہتکی

نوٹ - یہ خاکے بجنسہ اصلی سکوں سے لئے گئے ہیں ۱۲

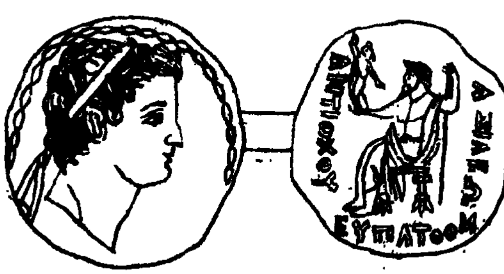
سکہ نقرئی انتیوخس چہارم



ایضاً

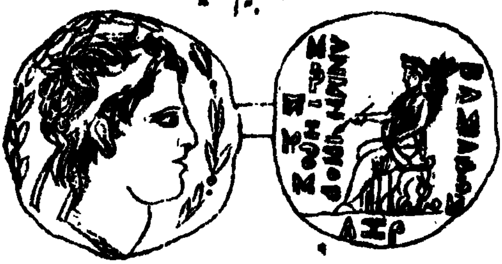


سکہ نقرئی انتیوخس پنجم

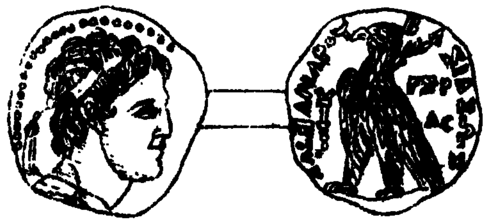


نوٹ ۔ یہ خاکے بجنسہ اصلی سکوں سے لئے گئے ہیں ۱۲

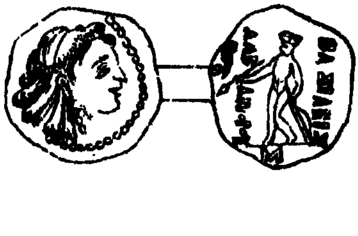
سکۂ نقرئی دیمیتریوس اول



سکۂ نقرئی الکساندروس



ایضاً سکۂ پیش



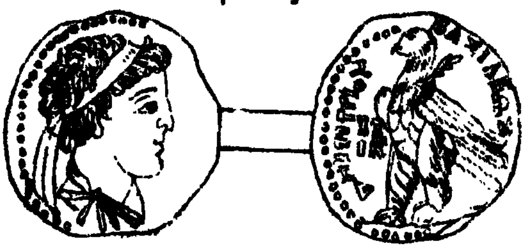
ایضاً سکۂ میش



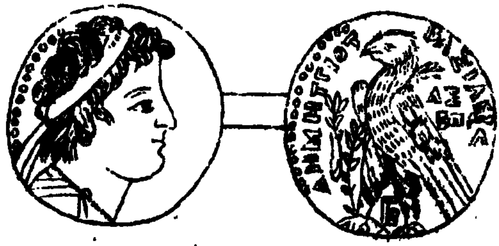
طرز نقش مصور دوتی

نوٹ ۔ یہ خاکے بجنسہ اصل تصویرون سے لئے گئے ہین ۱۲

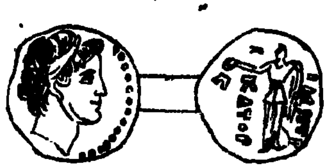
سکہ طلائی ڈمتریوس دوم



ایضاً



ایضاً سکہ مس



ایضاً

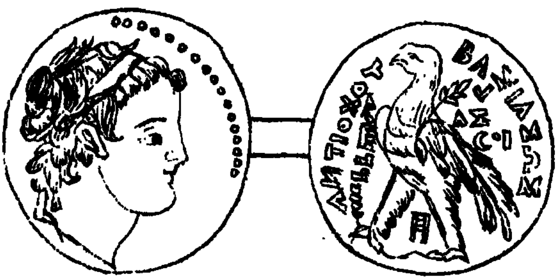


نوٹ۔ یہ خاکے بجنسہ اصلی سکوں سے لئے گئے ہیں

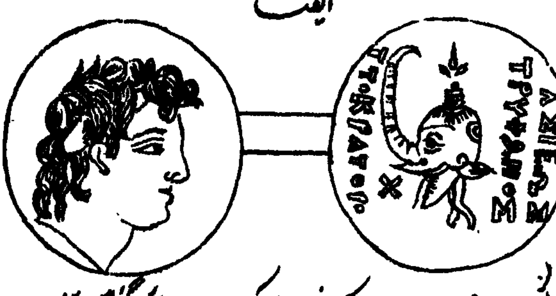
سکۂ نقرئی انیتوخس ششم



سکۂ طلائی انیتوخس ہفتم



ایضاً



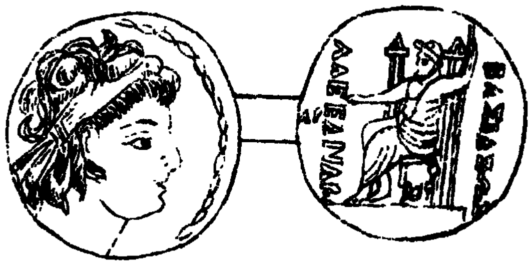
تحریر قلم مصوری ہاں

نوٹ۔ یہ خاکے بجنسہ اصلی سکوں سے لئے گئے ہیں ۱۲

سکہ طلائی انیتوخس ہفتم



سکہ طلائی الگساندروس زبینا



سکہ نقرئی انیتوخس ہشتم

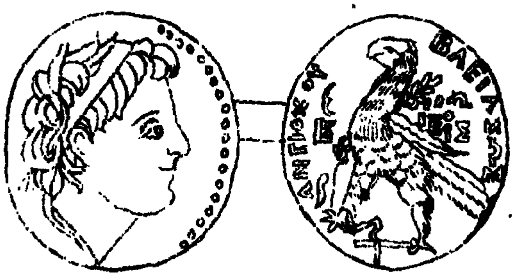


نوٹ۔ یہ خاکے بجنسہ اصلی سکوں سے لیے گئے ہیں ۱۲

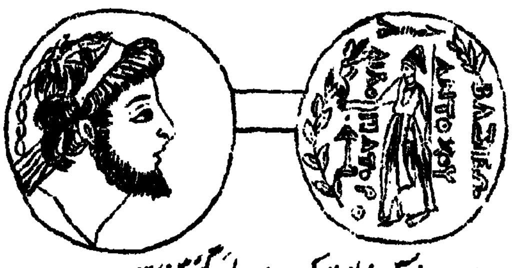
سکہ نقرئی انیتوخس ہشتم



سکہ نقرئی انیتوخس نہم



ایضاً

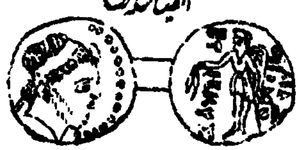


نوٹ - یہ خاکے بجنسہ اصلی سکون سے لیے گئے ہین ۱۲

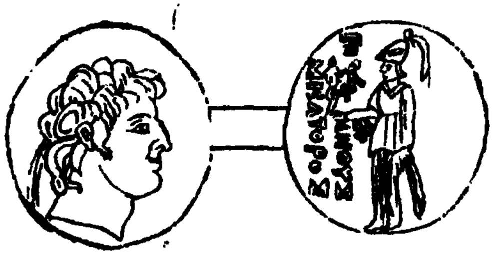
سکۂ نقرئی انیتوخس دہم



ایضاً سکۂ مس



سکۂ طلائی سلفوقس ششم

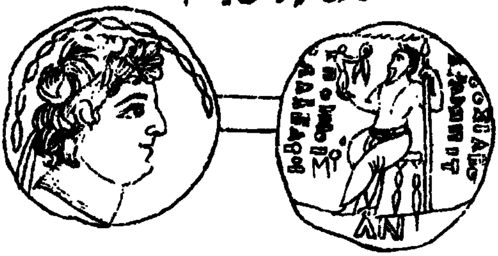


ایضاً سکۂ مس

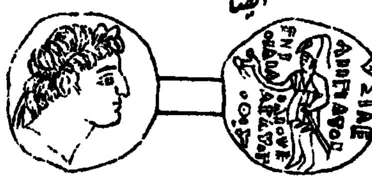


نوٹ۔ یہ خاکے بجنسہ اصل سکوں سے لیے گئے ہیں ۱۲

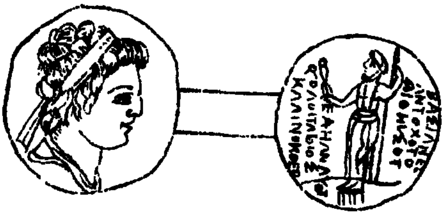
سکہ نقرئی انیتوخس یازدہم



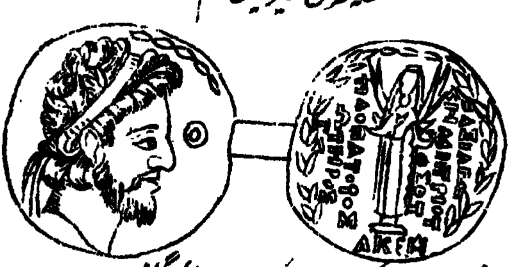
ایضاً



سکہ نقرئی انیتوخس دوازدہم



سکہ نقرئی دیمیتریوس سوم



قرارقم ابوسعید مصور　نوٹ۔ یہ خاکے بجنسہ اصلی سکوں سے لئے گئے ہیں ۱۲

سکہ نقرئی دمیتریوس سوم



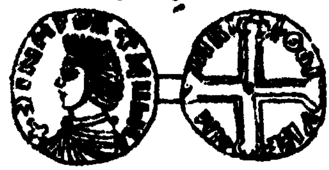
سکہ نقرئی تیگرانس



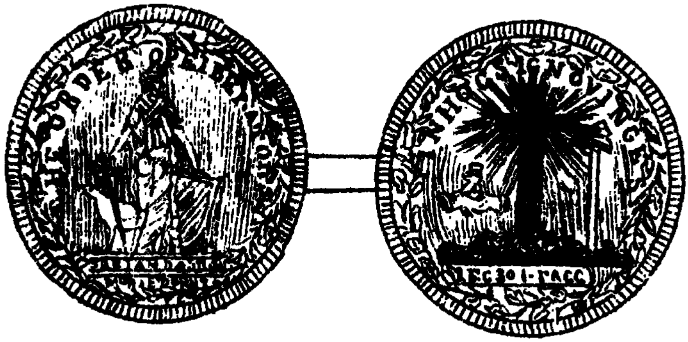
نوٹ - یہ خاکے بجنسہ اصلی سکوں سے لئے گئے ہیں ۱۲

محمد رفیع مولانا مؤلف و مصور -

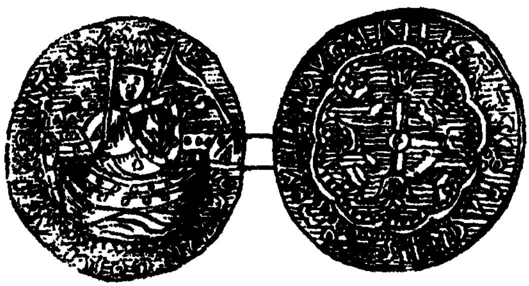
ملک آئرلینڈ کا پیسہ



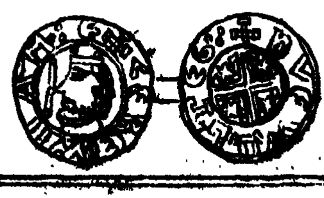
سکہ خود مختاران سلطنت آئرلینڈ وزن ۲- تولہ ۴ ماشہ ۳ رتی-



سکہ ڈیوڈ ثانی شاہ اسکاٹ لینڈ



ولیم شاہ اسکاٹ لینڈ کا پیسہ



طرح رقم و نمود وزن

سکہ سلاطین ہندوستان

(۹) سکۂ غیاث الدین بلبن شکل ضرب سکہ مدور بخط ثلث۔ عبارت طرف اول السلطان الاعظم غیاث الدنیا والدین ابوالمظفر بلبن۔ عبارت طرف ثانی۔ الامام المستعصم امیر المومنین ضرب ہذا الفضۃ بحضرت دہلی۔ سونے کا ۱۶۳۔ چاندی کا سکہ ۱۶۷٫۵۔ تانبے کا سکہ ۶۷و۴۷ گرین۔ مخلوط سکہ ۲۶ گرین۔

(۱۰) سکۂ معز الدین کیقباد۔ شکل ضرب سکہ مدور بخط ثلث۔ طرف اول السلطان الاعظم معز الدنیا والدین ابوالمظفر ابن السلطان بغراشاہ۔ طرف ثانی فی عہد الامام المستعصم امیر المومنین

ضرب ثانی طرف اول۔ السلطان الاعظم معز الدنیا والدین ابوالمظفر کیقباد۔ طرف ثانی الامام المستعصم امیر المومنین ہذا الفضۃ بحضرۃ دہلی۔

چاندی کا سکہ ۱۶۰ گرین۔ مخلوط سکہ ۲۹ و ۵۲ گرین۔

(۱۱) سکۂ جلال الدین فیروز شاہ خلجی۔ صورت مدور بخط ثلث مضروب سنہ ۶۹۰ھ جلال الدنیا والدین ابوالمظفر فیروز شاہ۔ طرف ثانی الامام المستعصم امیر المومنین بحضرۃ الدہلی فی سنہ تسعین و ستمائۃ۔

سکۂ ثانی سنہ ۶۹۳ھ مین لعدۂ اسقدر عبارت زیادہ ہوئی ضرب ہذا الفضۃ فی سنہ ثلاث وتسعین وستمائۃ۔

سکۂ ثالث سنہ ۶۹۵ھ ضرب ہذا الفضۃ بحضرۃ الدہلی فی سنہ خمس وتسعین و ستمائۃ۔

چاندی کا سکہ ۱۶۸ و مخلوط ۵۲ و ۲۹ گرین۔

(۱۲) سکۂ علاء الدین خلجی مدور بخط ثلث طرف اول السلطان الاعظم علاء الدنیا والدین

ابو المظفر محمد شاہ۔ طرف ثانی سکندر العادل امین الخلافت ناصر المؤمنین دہلی۔

سکہ ثانی۔ سکندر العادل امین الخلافت ناصر امیر المؤمنین ضرب ہذا الفضۃ بحضرت الدہلی سنہ احد عشر وسبعمائۃ۔

سکہ ثالث سنہ ۷۱۱ھ سنہ عشر وسبعمائۃ۔ سکہ رابع سنہ ۷۱۴ھ اربعۃ عشر وسبعمائۃ۔

سکہ خامس سنہ ۷۱۵ھ خمس عشر وسبعمائۃ۔ سونے کا سکہ ۲۶ء ۱۶۹ گرین۔ چاندی کا ۱۶۸ گرین۔ تانبے کا ۶۷۔ ۴ء ۵۵۔ مخلوط ۰ء ۵۵

(13) سکہ قطب الدین مبارک شاہ خلجی مدور بخط ثلث سنہ ۷۱۷ھ طرف اول الامام الاعظم قطب الدنیا والدین ابو المظفر خلیفۃ اللہ۔ طرف ثانی مبارک شاہ السلطان ابن السلطان الواثق باللہ امیر المؤمنین ضرب ہذا الفضۃ بحضرت دار الخلافۃ فی سنہ سبع عشر وسبعمائۃ۔

سکہ ثانی سنہ ۷۱۹ھ طرف اول۔ قطب الدنیا والدین۔ طرف ثانی مبارک شاہ السلطان ابن السلطان۔ سونے کا سکہ ۵ء ۱۶۹ گرین۔ مخلوط ۵۵ گرین۔

(14) سکہ غیاث الدین تغلق مدور بخط ثلث سنہ ۷۲۴ھ السلطان الغازی غیاث الدنیا والدین ابو المظفر۔ طرف ثانی تغلق شاہ السلطان ناصر امیر المؤمنین بحضرۃ دہلی سنہ اربعۃ وعشرین وسبعمائۃ ضرب ہذہ السکۃ۔

سونے کا سکہ ۴ء ۱۷۲۔ چاندی کا سکہ ۲ء ۱۷۰۔ تانبے کا ۵۳۔ ۵۴۔ ۱۹۔ ۱۰۳۔ ۱۳۶ء۔

(15) سکہ محمد شاہ تغلق مدور بخط ثلث سنہ ۷۲۷ھ ضرب فی زمن العبد الراجی رحمۃ اللہ محمد بن تغلق طرف اول۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہذا الدینار بحضرۃ الدہلی فی سنہ سبع وعشرین وسبعمائۃ۔ سکہ ثانی سنہ ۷۳۳ھ طرف اول۔ نشرح صدر۔ طرف ثانی بن السلطان

السعید الشہید تغلق شاہ سنہ ثلث وثلاثین وسبعمائۃ ۔

سکۂ ثالث ۷۲۶ھ ۔ الواثق بتائید الرحمٰن محمد شاہ السلطان ضرب ہذا الدینار بحضرت الدہلی سنہ ست وعشرین وسبعمائۃ ۔ طرف اول اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہٗ ورسولہ ۔

سونے کے سکے ۔ ۳/۱۷۰ ۔ ۱۹۸/۵ ۔ ۹۹ ۔ ۱۷۰ ۔ ۱۶۹ ۔ ۲۴۵ ۔ چاندی کے سکے ۵۲ ۔ ۵۶ ۔ ۱۴۰ ۔ ۱۴۰ ۔ ۱۷۰/۵ ۔ تانبے کے سکے ۔ ۵۳ ۔ ۶۸ ۔ ۱۰۳ ۔ ۱۳۶ ۔

پیتل کے سکے ۵۵ ۔ ۶۲ ۔ ۱۱۲ ۔ ۱۳۲ ۔ مخلوط ۲۵ ۔ ۱۴۰ ۔

(16) سکۂ فیروز شاہ تغلق ۔ سونے کا ۱۷۷ گرین ۔ مخلوط ۴۴ گرین ۵۰ گرین ۴۰ گرین ۴۱ اور ۱۴/۷ گرین ۔ تانبے کا سکہ ۵۵ گرین ۱۰۶ گرین ۔ بعض سکے ایسے بھی ہیں کہ ان میں دو نام فیروز شاہ و فتح خان کے لکھے ہیں ۔ سونے کا سکہ ۱۶۰ گرین ۔ مخلوط ۱۳۸ گرین اور ایسے سکے بھی ہیں جنمیں دو نام فیروز اور بیٹے ظفر کا نام لکھا ہے ۔

سونے کا سکہ ۱۶۸/۴ گرین ۔ چاندی کا ۱۴۰ گرین ۔ مخلوط ۱۴۳ گرین ۔ ۱۰۷ گرین تانبے کا ۷۰ گرین ۔

(17) غیاث الدین تغلق شاہ دوم ۔ مخلوط ۵۰ گرین ۔ ۸۰ گرین ۔ ۶۸ گرین ۔ ۱۳۶ گرین ۱۶۴ گرین ۔

(18) ابوبکر شاہ بن ظفر خان مخلوط ۔ ۴۷ گرین ۔ ۱۳۶ گرین ۔ تانبے کا ۵۸ گرین ۔ ۱۴۰ گرین ۱۴۴ گرین ۔ ۱۵۵ گرین ۔

(19) محمد شاہ فیروز شاہ ۔ سیم قلب ۱۶۷ گرین ۔ تانبے کا ۶۶ گرین ۔ سونے کا سکہ ۱۷۰ مخلوط ۱۴۰ گرین ۔ تانبے کا ۶۸/۶ گرین ۔ ۳۰ گرین ۔ ۵۲ گرین ۔

ناصر الدین محمود ۔ مخلوط ۱۴۲ گرین ۔ تانبے کا ۱۳۴ ۔ ۳۰ گرین ۔ ۳۰ گرین

محمود بن محمود ۔ سیم قلب ۱۴۱ گرین ۔ تانبا ۱۴۰ گرین ۔ ۳۲ و ۵۶ گرین ۔ (21)

نصرت شاہ ۔ تانبا ۷۵ ۔ ۶۷ ۔ ۱۴۳ گرین ۔ (22)

مبارک شاہ دوم ۔ چاندی کا سکہ ۱۷۴ گرین ۔ مخلوط ۱۷۲ ۔ ۸۳٫۵ ۔ ۴۰ گرین ۔ (22)

محمد شاہ مخلوط ۔ ۱۴۲ گرین ۔ تانبا ۱۳۶ ۔ ۱/۲ ۳۳ گرین ۔ (23)

عالم شاہ ۔ تانبا ۱۳۵ ۔ ۶۶ ۔ ۴۶ گرین ۔

بہلول شاہ ۔ تانبا ۷۴ گرین اوسط وزن ۱۴۰ گرین ۔ چاندی ۱۳۹ ۔ ۱۴۵ گرین ۔ (24)

سکندر شاہ لودی ۔ تانبا ۱۳۹ ۔ ۵۵٫۵ گرین ۔ (25)

ابراہیم سکندر شاہ ۔ تانبا ۴۲ ۔ ۸۷ ۔ ۱۱۰ ۔ ۱۲۰ گرین ۔ (26)

شیر شاہ ۔ سونا ۱۶۵٫۵ ۔ چاندی ۱۷۶ ۔ تانبا ۳۲۹ گرین ۔ (27)

اسلام شاہ چاندی ۱۶۸ ۔ تانبا ۱۷۲ ۔ ۱۷۸ ۔ ۳۱۵ گرین ۔ (28)

محمد عادل شاہ ۔ چاندی ۱۷۴ گرین ۔ (29)

ابراہیم سور ۔ چاندی ۱۷۵ گرین (30)

معزالدین بن سام ۔ سونا ۳۲ ۔ ۶۱ ۔ ۹۶ گرین ۔ چاندی ۴۶ ۔ ۶۸ ۔ ۷۴ ۔ ۱۰۸ ۔

۱۳۳ گرین ۔ تانبا مخلوط ۳۸ ۔ ۴۹ ۔ ۵۵ گرین ۔

آرام شاہ ۔ تانبا ۵۴ گرین ۔ (2)

شمس الدین التمش ۔ سونا ۱۷۰ ۔ چاندی ۱۴۵ ۔ ۱۵۱ ۔ ۱۶۸٫۵ گرین ۔ چاندی (3)

؎ مخلوط سکہ سے یہ مراد ہے کہ وہ چاندی اور تانبے کے مرکب کرنے سے بنایا جائے ۱۲

۴۰ مخلوط سکے ۵۴ گرین۔ ۴۴۔ ۴۴۔ ۴۰۔ ۳۰۔ تانبا ۱۶۸۔۵۔۱۵۱۔ ۴۲۔ ۵۴۔ ۴۴ گرین۔

(۴) ۴۶۔ ۵۰۔ ۵۳۔ ۹۲ گرین۔

رکن الدین فیروز۔ مخلوط سکہ ۱۵ گرین۔

(۵) رضیہ بیگم۔ چاندی ۴۷۔ ۴۹۔ ۱۲۵۔ ۱۶۷ گرین۔

(۶) معزالدین بہرام شاہ۔ چاندی ۱۶۷ گرین۔ مخلوط ۵۶ گرین۔ علاءالدین مسعود چاندی ۱۶۷،۵ گرین

تانبا ۵۔ ۴۹ گرین۔ مخلوط ۴۱۔ ۵۲ گرین۔ ناصرالدین محمود تانبا ۵۴۔ مخلوط ۱۲۔ ۱۵ گرین

خلجی رکن الدین ابراہیم۔ چاندی ۱۵۸ گرین۔ تانبا ۳۸۔ ۵۹ گرین۔ مخلوط ۵۲ گرین۔

تغلق شہاب الدین عمر۔ مخلوط سکہ ۵۴،۷ گرین۔ خضر خان۔ مخلوط سکہ ۵۵،۷ گرین۔

سکہ محمد شاہ بن فرید خان بن خضر خان مدور بخط ثلث۔ عبارت طرف اول۔ السلطان الاعظم

ابوالمحامد محمد شاہ ابن فرید شاہ ابن خضر شاہ سلطان۔ طرف ثانی امیرالمومنین خلدت خلافۃ

فی دارالامن۔

مولانا محمد عباس رفعت مرحوم نے کتاب نقد رواں میں لکھا ہے کہ ایک اشرفی طلائی خاص

بوزن ۱۳ ماشہ ۴ رتی دیکھنے میں آئی اوس پر ہر دو طرف بخط نستعلیق یہ عبارت کندہ تھی۔

محمد تغلق ضرب فی زمن العبد الراجی۔ طرف دیگر رحمۃ ربہ محمد بن تغلق ۷۲۶ھ۔ اور ایک چاندی

خالص کا روپیہ مدور بڑا سکہ چہرہ دار انگریزی رائج ہندوستان بوزن ۱۱ ماشہ نظر سے گذرا

اوس پر یہ عبارت بخط نسخ کندہ تھے السلطان الاعظم علاء الدنیا والدین ابوالمظفر محمد شاہ

اور طرف دیگر سکندر الثانی ظہیر الخلافۃ ناصر امیرالمومنین۔

سکہ سلاطین تیموریہ وغیرہ

سکہ امیر تیمور۔ ایک طرف کلمہ دوسری طرف نام۔

سکہ ہمایون - ایک طرف نام دوسری طرف کلمہ - سونا ہ - ۱۰۰ ۱۴۳ گرین - چاندی
سکہ جلال الدین محمد اکبر - ایک طرف کلمہ دوسری طرف نام - آخر سلطنت مین سکہ مین فقط
لفظ اللہ اکبر -

آئین اکبری مین لکھا ہی کہ عہد جلال الدین محمد اکبر مختلف شہرون مین ٹکسالین تعین از آنجملہ عسکر
شاہی بنگالہ - احمد آباد گجرات اور کابل مین روپیون پیسون کے سوا اشرفیان بھی بنتی تھین
اور الہ آباد - آگرہ - اوجین - سورت - دہلی - پٹنہ - کشمیر - لاہور - ملتان - ٹانڈا مین
صرف روپیہ مسکوک ہوتے تھے - اجمیر اودہ - آٹک - الور - بداون - بنارس -
بھکر - بہیرہ - پٹن - جونپور - جالندھر - حصار - سرہند - فیروزہ - کالپی - گوالیار - گورکھپور
کلانور - لکھنو - مانڈو - ناگور - سیالکوٹ - سرونج - سنبھل - سہارنپور - سارنگپور -
قنوج - رتنبھور مین فقط پیسے ہی تیار ہوتے تھے - لیکن دہلی مین اکثر گول مہر یعنی اشرفی
اور روپیہ اور دام کا رواج تھا - تاریخ سے معلوم ہوا کہ یہ بادشاہ ہر سال جشن نوروز کو نیا
سکہ جاری کرتا تھا - دو تین سکون کی کیفیت یہان لکھنا مناسب ہے اور وہ یہ ہین -

سہنسہ بروزن شہنشہ ایک سو ایک تولہ ۹ ماشہ ۷ رتی سونے کا سکہ ہی ابتدا مین
اسکے ایک طرف - بیچ مین نام اکبر کا اور آس پاس السلطان الاعظم الخاقان المعظم خلد اللہ ملکہ
وسلطانہ - ضرب دار الخلافۃ آگرہ - اور دوسری طرف وسط مین کلمہ طیبہ ان اللہ یرزق
من یشاء بغیر حساب اور گرداگرد اسامی چار یار لکھے جاتے تھے - پھر ملا احمد علی نے ایک
طرف افضل دینار یفقہ الرجل علے اصحابہ فی سبیل اللہ اور بڑھایا اور دوسری طرف
السلطان العالی الخلیفۃ المتعالی خلد اللہ تعالے ملکہ وسلطانہ وابد عدلہ واحسانہ زیادہ کیا
بعد ازان یہ سب عبارت موقوف کی گئی اور فیضی کی یہ رباعی نقش ہوئی -

خورشید کہ ہفت بحر از وگوہر یافت + سنگ سیہ از پرتو آن جوہر یافت
کان از نظر تربیت او زر یافت + وان زر شرف از سکہ اکبر یافت

در درمیان مین اللہ اکبر جل جلالہ مرقوم ہوا اور دوسری طرف یہ رباعی فیضی کی ہے ؎

این سکہ کہ پیرایہ امید بود + با نقش دوام و نام جاوید بود
سیماے سعادتش ہمین بس کہ بدہر + یک ذرہ نظر کردہ خورشید بود

اور وسط مین سنہ الہی۔

رہس بروزن نحس- یہ بھی اشرفی ہے اسکا وزن پچاس تولہ دس ماشہ سات رتی تھا ایک طرف شہنشہ کی عبارت اور دوسری طرف فیضی کی یہ رباعی نقش ہوتی تھی ؎

این نقد روان گنج شاہنشاہی + با کوکب اقبال کند ہمراہی
خورشید بہ پرورش ازان رو کہ بدہر + یابد شرف از سکہ شاہنشاہی

آتمہ بروزن آدمہ- یہ بھی سونے کا سکہ ہے- اسکے ایک طرف وہی عبارت جو رہس پر ہے مرقوم تھی اور دوسری طرف فیضی کی یہ رباعی ؎

این سکہ دست بخت را زیور باد + پیرایہ نہ سپہر و ہفت اختر باد
زرین نقدیست کار از وچون زر باد + در دہر روان بنام شاہ اکبر باد

جدول سکہ ہای جلال الدین محمد اکبر

نمبر	نام سکہ	وزن تولہ	ماشہ	رتی	صورت	نام فلز	عبارت جو سکہ پر منقوش ہے و دیگر کیفیت
۱	سہنسہ	۱۰۱	۹	۷	مدور	طلا	صفحہ گزشتہ میں عبارت مرقوم ہے۔
۲	سہنسہ قسم دوم	۹۱	۸	۸	〃	〃	عبارت مثل سہنسہ قسم اول
۳	رہس	۵۰	۱۰	۷	مدور و چارگوشہ	〃	ایک طرف رباعی سہنسہ اور دوسری جانب ایک رباعی
۴	رہس قسم دوم	۴۵	۱۰	×	〃	〃	〃
۵	آتمہ	۲۵	۵	۳	چارگوشہ	〃	〃
۶	بنست	۲۰	۴	۱	مدور و مربع	〃	×
۷	بنست قسم دوم	۱۷	۲	۴	مدور و مربع	〃	×
۸	بنست قسم سوم	۱۰	۲	۱	〃	〃	×
۹	بنست قسم چہارم	۵	۱	×	〃	〃	×
۱۰	بنست قسم پنجم	۴	×	۶	〃	〃	×
۱۱	چگل	۲	۴	۵	چارگوشہ	〃	×

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	۲	۱۱	•	•	طلا		
[illegible]	[illegible]	۲	[illegible]	۱	چارگوشہ	″		
[illegible]	[illegible] جلال [illegible]	۱	۱۰	۲	چارگوشہ	″		ایک طرف اللہ اکبر - دوسری طرف [illegible]
[illegible]	[illegible]	۱	۲	۳	مدور	″		ایک طرف اللہ اکبر جل جلالہ دوسری طرف [illegible]
[illegible]	[illegible]	۱	۲	۱	″	″		ایضاً
[illegible]	[illegible] جلالی [illegible]	۱	۲	۲	چارگوشہ	″		ایک طرف اللہ اکبر - دوسری طرف جل جلالہ
[illegible]	[illegible]	۲	۱۱	۲	مدور	″		ایک طرف اللہ اکبر - دوسری طرف [illegible]
[illegible]	[illegible]	۲	۱۱	۲	″	″		[illegible]
[illegible]	[illegible]	۲	۱۱	۲	″	″		[illegible]
[illegible]	[illegible]	۱	[illegible]	۲	″	″		[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۱	۲	چارگوشہ	″		[illegible]

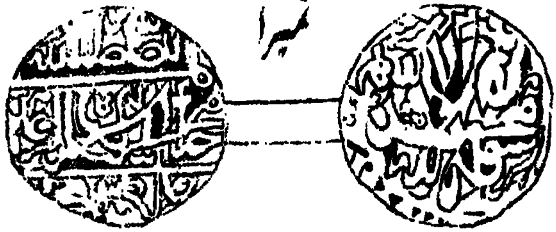
نمبر	نام سکہ	وزن تولہ	وزن ماشہ	وزن رتی	صورت	نام فلز	عبارت جو سکہ پر منقوش ہے مع دیگر کیفیت
۴۳	چہارگوشہ	۱	۲	۳	مدور	طلا	+
۴۴	نیم الٰہی	+	۶	+	″	″	+
۴۵	[illegible]	+	۴	+	چارگوشہ	″	+
۴۶	سلیمی	+	۵	۴	+	″	+
۴۷	ربی	+	۴	۶	+	″	+
۴۸	حسنی	+	۳	+	چارگوشہ	″	+
۴۹	جلالی	+	۲	+	+	″	+
۵۰	تاج	+	۴	۳	مدور	″	+
۵۱	الٰہی	+	۲	۴	چارگوشہ	″	ایک طرف شبیہ گل لالہ - دوسری طرف شبیہ گل نسترن
[illegible]	حسنی	+	۱	۴	مدور	″	ایک طرف عبد کریم - دوسری طرف جل جلالہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] طرف گل نسترن

نمبر	نام سکہ	وزن: تولہ	وزن: ماشہ	وزن: رتی	صورت	نام فلز	عبارت جو سکہ پر ہے
[illegible]	فدیہ	+	۲	۳	[illegible]	طلا	دو حرف ف گ [illegible]
[illegible]	روپیہ	+	۱۱	۴	مربع مدور	نقرہ	ایک طرف اللہ اکبر دوسری طرف [illegible]
[illegible]	جلالہ	+	۱۱	+	+	//	ایک طرف اللہ اکبر دوسری طرف [illegible]
[illegible]	درب	+	۵	۶	+	+	+
۳۸	چرن	+	۲	+	+	نقرہ	+
[illegible]	پانڈو	+	۱	۷	+	//	+
۴۰	اشت	+	۱	۳	×	//	+
۴۱	وسا	+	۱	۱	+	//	+
۴۲	کلا	+	+	۵	+	//	+
۴۳	سوکی	+	+	۴	+	//	+
۴۴	پیسہ	۱	۸	۷	+	مس	فی روپیہ ۱۱ آنہ ۲۵ تنکہ
۴۵	[illegible]	۱	۸	۶	+	[illegible]	[illegible]

سکہ ہائی جلال الدین محمد اکبر

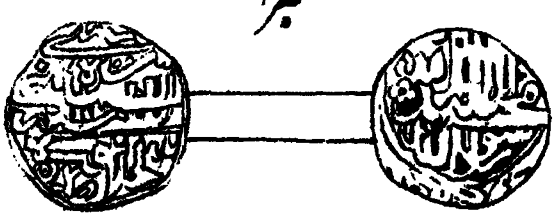
نمبر ۱ اشرفی جلالی بوزن دس ماشہ ۷- رتی - عبارت طرف اول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ عبارت حاشیہ بصدق ابی بکر بعدل عمر بحیاے عثمان بعلم علی - عبارت طرف دوم السلطان الاعظم جلال الدین محمد اکبر غازی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ سنہ ۹ ھ

نمبر ۱

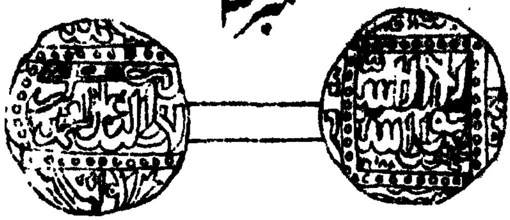


نمبر ۲ - ۳ - ۴ - ۵ - وزن گیارہ ماشہ - عبارت طرف اول کلمہ طیبہ عبارت حاشیہ نام چار یار مثل نمبر اول - عبارت طرف دوم جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ

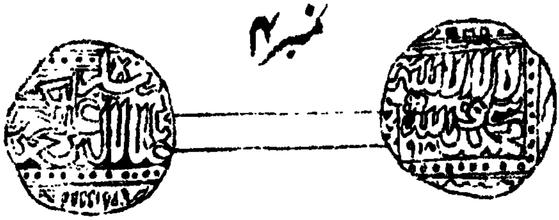
نمبر ۲



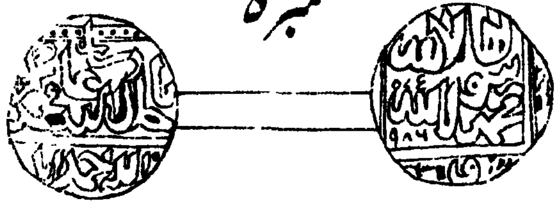
نمبر ۳



نمبر ۴

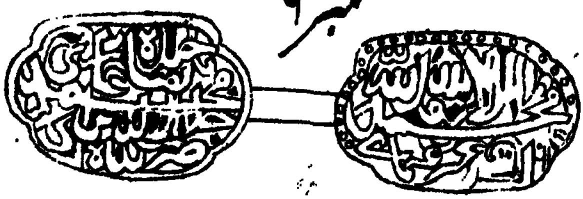


نمبر ۵



نمبر ۶ - اشرفی - وزن ۱۱ ماشہ - نقش روے اول کلمۂ طیب و بر حاشیہ نام چار یار - نقش روے دوم جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ ضرب بلدۂ آگرہ -

نمبر ۶



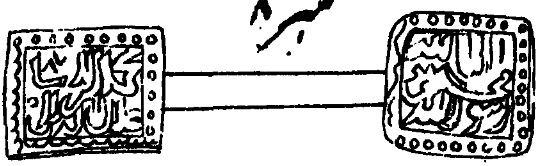
نمبر۷ ۔ اشرفی وزن ۱۱ ماشہ ۲ رتی ۔ نقش روے اول اللہ اکبر جل جلالہ ۔ نقش روے دوم مرداد الہی ضرب آگرہ

نمبر۷



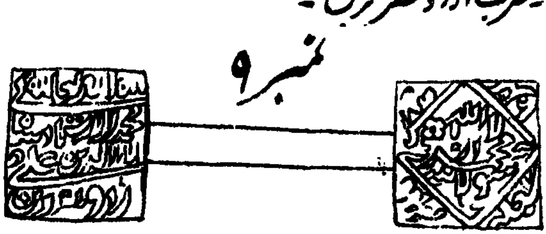
نمبر۸ ۔ اشرفی وزن ۱۱ ماشہ ۔ نقش روے اول کلمہ طیب ۔
نقش روے دوم ۔ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی شہ ۹۸

نمبر۸



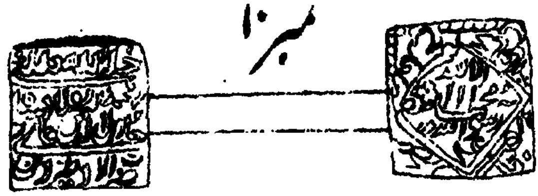
نمبر۹ ۔ اشرفی وزن دس ماشہ ۷ رتی ۔ نقش روے اول کلمہ طیب ۔
برحاشیہ بصدق ابی بکر بعدل عمر بحیاے عثمان بعلم علی
نقش روے دوم جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی خلد اللہ تعالی ملکہ ۔ ضرب اردو ظفر قرین ۔

نمبر۹



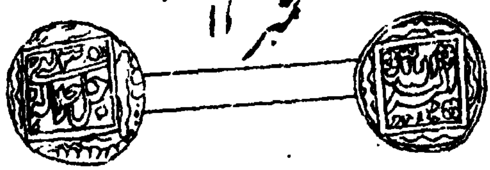
نمبر۱۰ - اشرفی وزن ایک تولہ ۰ رتی
نقش مطابق نمبر ۹

نمبر۱۰



نمبر۱۱ - اشرفی وزن ایک تولہ ۲ رتی - نقش روے اول اللہ اکبر
نقش روے دوم جل جلالہ ۳ الہی

نمبر ۱۱



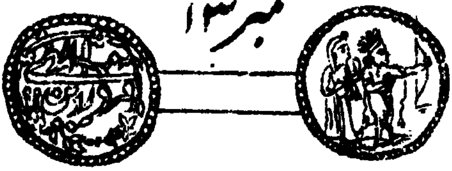
نمبر۱۲ اشرفی وزن ۱۱ ماشہ - نقش روے اول اللہ اکبر جل جلالہ
نقش روے دوم ضرب آگرہ فروردین الہی ۴۹

نمبر ۱۲



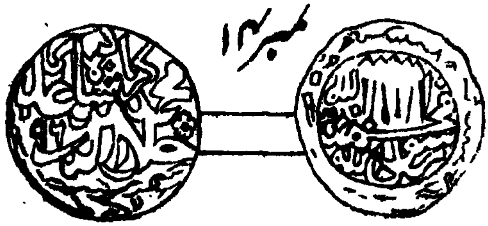
نمبر۱۳ اشرفی وزن ۱۱ ماشہ - نقش روے اول تصویر رامچندر و سیتا
و در حرف ناگری لفظ رام - نقش روے دوم فروردین الٰہی ۵۰

نمبر۱۳



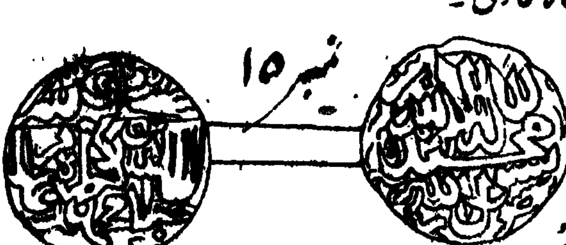
نمبر۱۴ - سکہ گرد قدیم نقرہ - وزن ساڑھے گیارہ ماشہ ایک رخ - بیچ مین کلمۂ طیب - حاشیہ پر نام چار یار - دوسرے رخ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی

نمبر۱۴

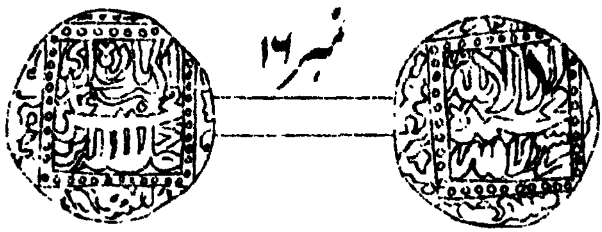


نمبر۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - نقد سیمین - وزن ساڑھے گیارہ ماشہ - ایک طرف کلمۂ طیب - دوسری طرف ناصر الدنیا والدین جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی -

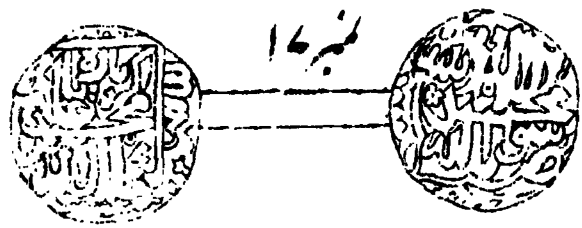
نمبر ۱۵



نمبر ۱۶

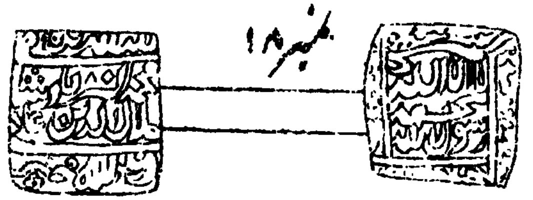


نمبر ۱۷

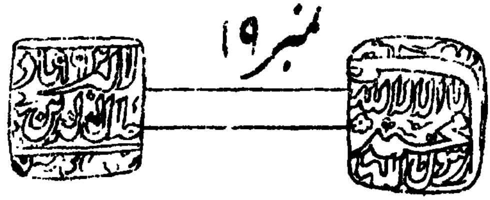


نمبر ۱۸۔ ۱۹۔ نقد سیمین۔ وزن ساڑھے گیارہ ماشہ
ایک طرف کلمہ طیب۔ و نام چار یار۔ دوسری طرف جلال الدین محمد اکبر
بادشاہ غازی۔

نمبر ۱۸

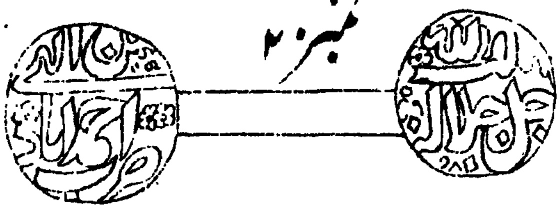


نمبر ۱۹

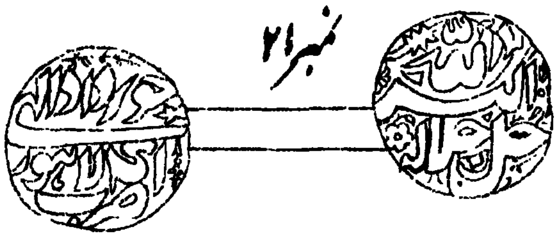


نمبر ۲۰- ۲۱- ۲۲- نقد سیمین - وزن ساڑھے گیارہ ماشہ -
ایک طرف اللہ اکبر جل جلالہ - دوسری طرف نمبر ۲۰ ضرب
احمد آبادی بہمن الٰہی نمبر ۲۱- ضرب لاہور خورداد الٰہی نمبر ۲۲
ضرب لاہور تیر الٰہی -

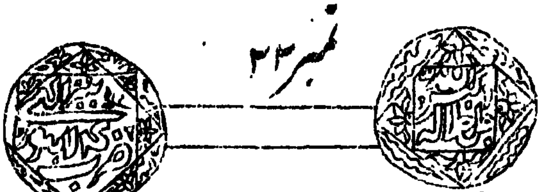
نمبر ۲۰



نمبر ۲۱

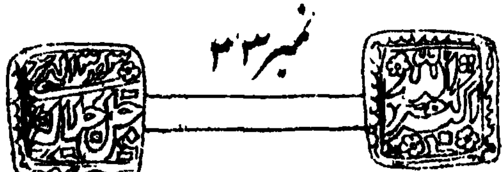


نمبر ۲۲

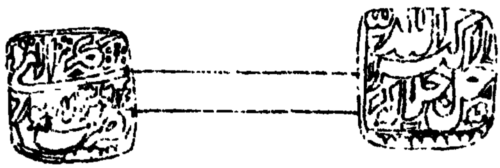


نمبر ۲۳- سیمین نقد - وزن ساڑھے گیارہ ماشہ - ایک طرف اللہ اکبر
دوسری طرف جل جلالہ -

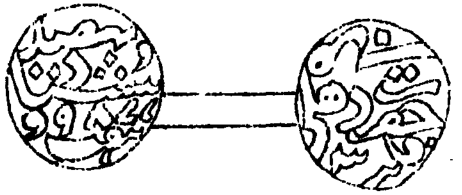
نمبر ۲۳



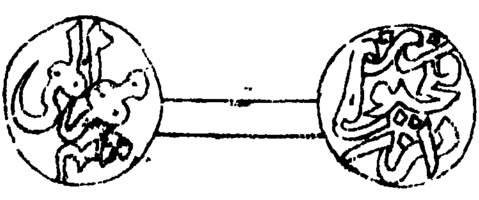
نمبر ۲۴ - ثمن نقرہ - وزن ساڑھے گیارہ ماشہ - نقش طرف اول اللہ اکبر جل جلالہ - نقش روے دوم - ضرب لاہور -



نمبر ۲۵ - پیسہ مسی - وزن ایک تولہ ۸ ماشہ ۱ رتی - نقش روے اول فلوس ضرب حضرت دہلی - نقش روے دیگر ۹۸۷



نمبر ۲۶ - دام مسی بوزن پیسہ - عبارت طرف اول دارالضرب فتحپور - طرف دوم مہر الہی ۲۸



سکۂ نور الدین جہانگیر

جہانگیر نے اپنی توزک مین لکھا ہے کہ جب مین تخت نشین ہوا تو جدید سکے جاری کئے - اور اونکے نام یہ رکھے -

اسمائے سکہ ہای طلائی

وزن	نام	وزن	نام
سو تولہ	نور شاہی	پچاس تولہ	نور سلطانی
بیس تولہ	نور دولت	دس تولہ	نور کرم
پانچ تولہ	نور مہر	ایک تولہ	نور جہانی
چھ ماشہ	نورانی	تین ماشہ	رواجی

سو تولہ - پچاس تولہ - بیس تولہ - دس تولہ والی اشرفی پر مرزا ابو الحسن اعتماد الدولہ آصف خان کی یہ بیت کندہ تھی ؎

بخط نور بر زر کلک تقدیر ٭ رقم زد شاہ نور الدین جہانگیر

اور دونون مصرعون کے بیچ مین کلمہ طیب اور دوسری طرف یہ شعر تاریخی ؎

شد چو خورشید سکہ نورانی جہان
آفتاب مملکت - تاریخ آن

۱۴ ۱۰ ھ

اور ان دونون مصرعون کے درمیان مین نام مقام ضرب و سنہ ہجری اور سنہ جلوس

ثبت تھا اور سکہ نورجہانی کہ بعوض مہر معمول ہے اور وزن مین زیادہ ہے
روپیہ کے برابر اعتبار کیجاتی ہے اُسپر یہ بیت ثبت ہوئی ہے ۵

روئے زر را ساخت از رائی نرنگ مہر و ماہ
شاہ نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ

سکونکے ہر طرف ایک مصرع کندہ ہوا اور مقام ضرب یا سنہ ہجری و سنہ جلوس منقوش ہوا۔

اور اسمائے سکہ ہائے نقرئی یہ ہین۔

وزن	نام	وزن	نام
سو تولہ	کوکب سعد	پچاس تولہ	کوکب اقبال
بیس تولہ	کوکب مراد	دس تولہ	کوکب بخت
پانچ تولہ	کوکب سعید	ایک تولہ	جہانگیری
چھ ماشہ	سلطانی	تین ماشہ	نثاری

اور تولہ کے دسوین حصہ کا نام خیر قبول تھا۔

جہانگیر نے ۲۷ سنہ ۱۰ مین مہر اور روپیہ سے نصف سکہ تنکہ طلا و نقرہ کہنبایت مین جاری کیا تنکہ طلائی کے ایک طرف لفظ جہانگیر شاہی ۲۷ سنہ ۱۰ اور دوسری جانب ضرب کہنبایت سنہ ۱۲ جلوس منقوش ہوا اور سکہ تنکہ نقرہ مین ایک شرخ پر تنکہ کے درمیان مین لفظ جہانگیر شاہی ۲۷ سنہ ۱۰ اور دور پر یہ مصرع

بذات این سکہ زد شاہ جہانگیر ظفر پرتو

اور دوسرے رُخ پر سنہ ۱۰۲۲ کے درمیان ضرب کھنبایت سنہ ۱۲ جلوس ۔ اور دورِ میں
یہ مصرعہ رقم ہے

پس از فتح دکن آمد جو در گجرات از ماندو

کسی عہد میں زمانہ سوائے تانبے کے سکہ نہوا۔ طلا و نقرہ کا سکہ جہانگیر کا اختراع
تھا اوسکا نام سکہ جہانگیری تھا۔

سکہ جہانگیر (آگرہ)

سکہ زد در شہر آگرہ خسرو گیتی پناہ ✤ شاہ نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ

(برہان پور)

سکہ زد در شہر برہانپور شاہ دین پناہ ✤ شاہ نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ

(لاہور)

بمہر بادرہ تا فلک نور در دور ✤ بنام شاہ جہانگیر سکہ لاہور۔

(احمد آباد)

سکہ زد در احمد آباد از عنایات اللہ ✤ شاہ نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ

(ایضاً)

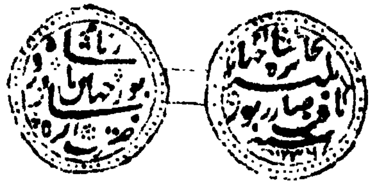
شہنشاہ اکبر جہانگیر شاہ ✤ زرد نور داد احمد آباد را

(بنام نورجہان بیگم)

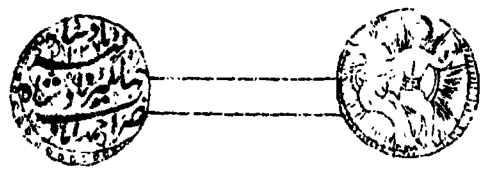
بحکم شاہ جہانگیر یافت صد زیور ✤ بنام نورجہان بادشاہ بیگم زر

اور ایک روپیہ پر یہ عبارت منقوش تھی ۔ ایک رخ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
دوسری طرف ۔ محمد نورالدین جہانگیر بادشاہ غازی ۔

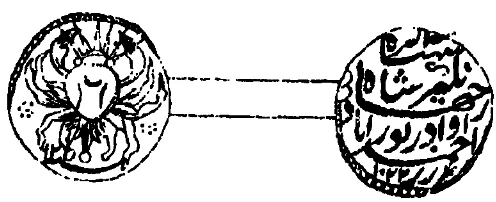
سکہ نورالدین جہانگیر



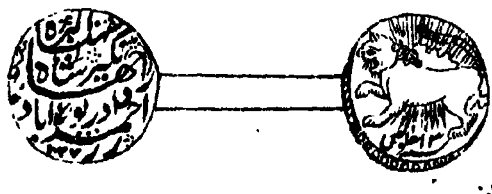
ایضاً سکہ نقرئی - وزن ۱۱ ماشہ ۳ رتی



ایضاً سکہ نقرئی - وزن ۱۱ ماشہ ۳ رتی



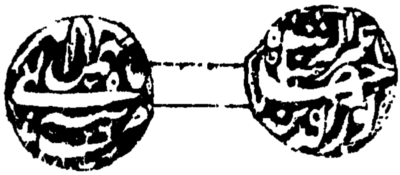
ایضاً سکہ نقرئی - وزن ۱۱ ماشہ ۳ رتی



سکہ روپیہ

نورالدین جہانگیر شاہ اکبر شاہ

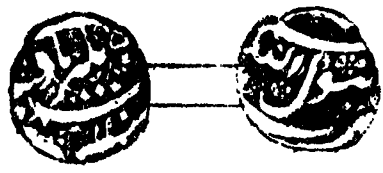
ماہ بہمن الٰہی ضرب سیرام ۱۰۲۶



سکہ روپیہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ضرب

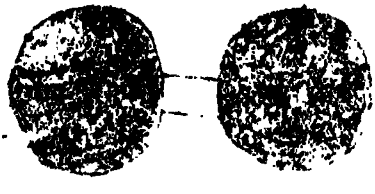
نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ



سکہ روپیہ

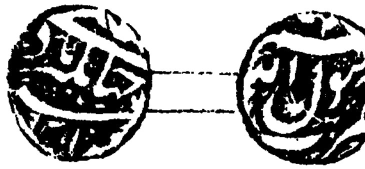
نورالدین جہانگیر بادشاہ

تیر الٰہی ضرب سورت سنہ



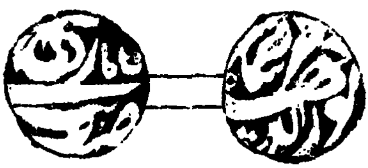
سکہ روپیہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ ضرب نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ غازی



سکہ روپیہ

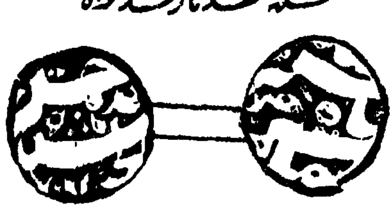
نورالدین جہانگیر شاہ اکبر شاہ - ماہ آ۔ دی بہشت الٰہی ضرب سیالم



سکہ روپیہ

ز جہانگیر شاہ اکبر شاہ سنہ ۱۴

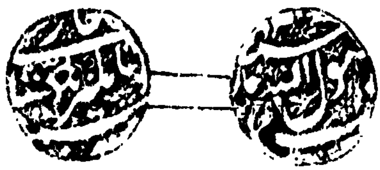
سکہ قند ہار شد ز خداہ



سکہ روپیہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ضرب جالو

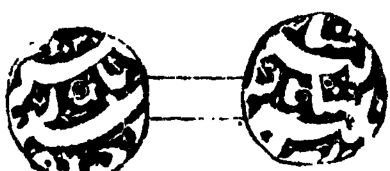
محمد جہانگیر بادشاہ غازی



سکہ روپیہ

ز جہانگیر شاہ اکبر شاہ

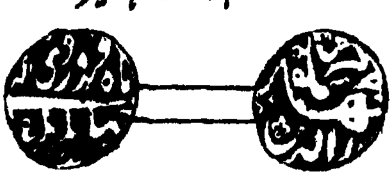
سکہ قندہار شد دلخواہ



سکہ روپیہ

نورالدین جہانگیر شاہ اکبر شاہ

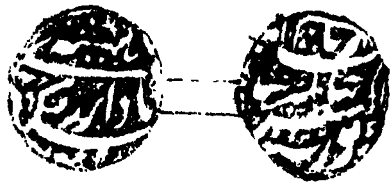
ماہ فروردی آلہی ضرب جہانگیر نگر سنہ ۵



سکه روپیه

زنام شاه جهانگیر شاه اکبر نور سنه ۱۲

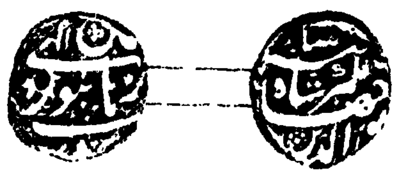
همیشه باد ابد روی سکه لاهور



سکه روپیه

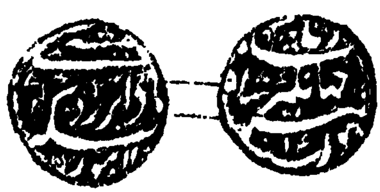
نور الدین جهانگیر شاه اکبر شاه

بهمن الٰهی ضرب برهانپور سنه ۱۰۲۳



سکه روپیه

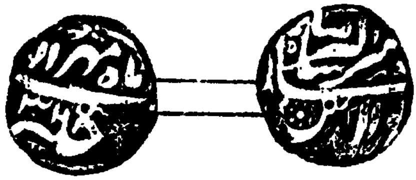
زنام شاه جهانگیر شاه اکبر نور سنه ۱۲ همیشه باد ابد زر روی سکه لاهور ۱۰۲۵



سکۂ روپیہ

نورالدین جہانگیر شاہ اکبر شاہ

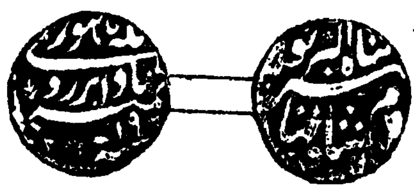
ماہ مہر الٰہی سنہ ۱۰۲۱ ۱۸



سکۂ روپیہ

زنام شاہ جہانگیر شاہ اکبر نور ۱۰۲۲

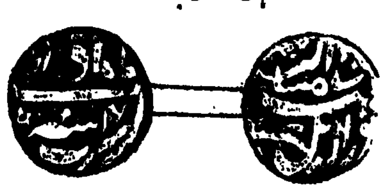
ہمیشہ باد ابنز روی سکہ لاہور سنہ ۱۹



سکۂ روپیہ

نورالدین جہانگیر شاہ اکبر شاہ

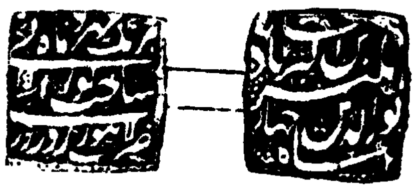
ماہ آذر الٰہی ضرب سنہ ۱۰۳۲ ۱۷



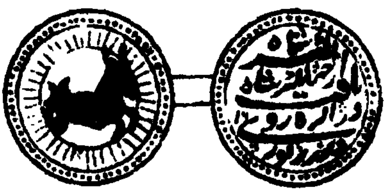
سکهٔ اشرفی

شاه نورالدین جهانگیر ابن اکبر بادشاه

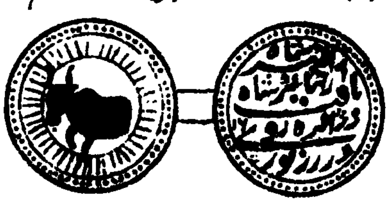
روی زر را ساخت نورانی به رنگ مهر و ماه ۵۱ ضرب لاهور



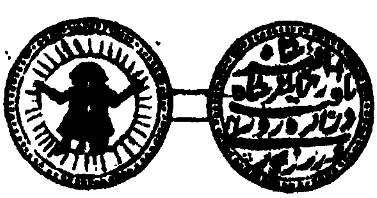
نقش سکهٔ صورت حمل مطابق ماه فروردین



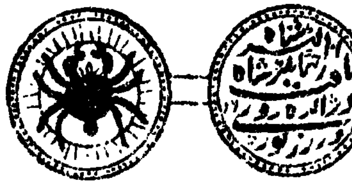
نقش سکهٔ صورت ثور مطابق ماه اردی بهشت



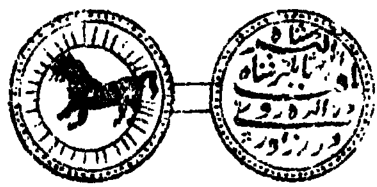
نقش سکهٔ صورت جوزا مطابق ماه خورداد



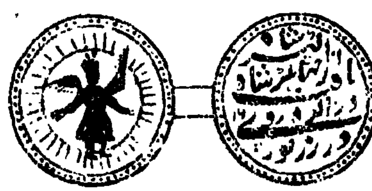
نقش سکه صورت سرطان مطابق ماه تیر



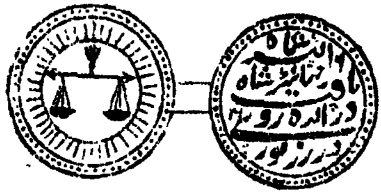
نقش سکه صورت اسد مطابق ماه مرداد



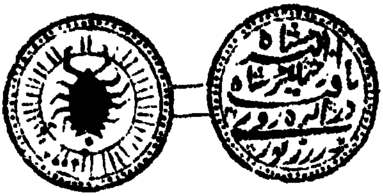
نقش سکه صورت سنبله مطابق ماه شهریور



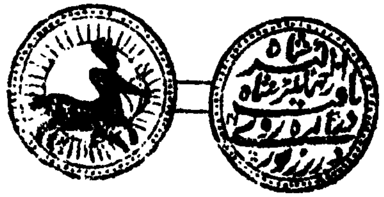
نقش سکه صورت میزان مطابق ماه مهر



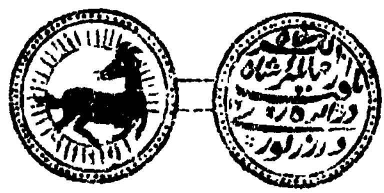
نقش سکۂ صورت عقرب مطابق ماه ابان



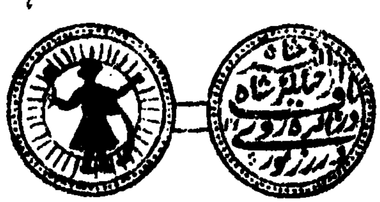
نقش سکۂ صورت قوس مطابق ماه آذر



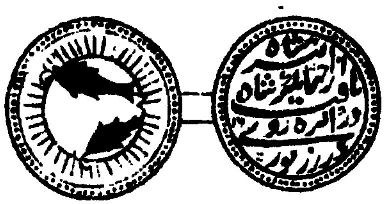
نقش سکۂ صورت جدی مطابق ماه دی



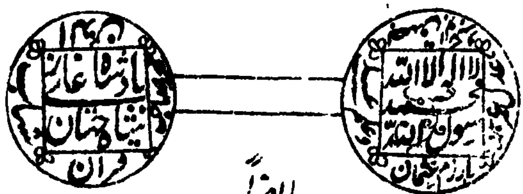
نقش سکۂ صورت دلو مطابق ماه بهمن



نقش سکہ صورت حوت مطابق ماہ اسفندارمذ



روپیہ شہاب الدین محمد شاہجہان ۔ وزن ۱۱ ماشہ ۲ رتی



ایضاً

سکہ بر مہرے دو صد زد از لطف الہ ÷ ثانی صاحبقران شاہجہان دین پناہ

ایضاً طرف دیگر

از صدق ابوبکر شد ایمان انور   اسلام قوی دست شد از دست عمر

دین تازہ شد از شرم و حیای عثمان   از علم علی یافت ولایت زیور

ایضاً

ایک طرف نام دوسری طرف کلمہ

سکہ محی الدین اورنگ زیب عالمگیر

سکہ زد در جہان چو بدر منیر[ل] — شاہ اورنگ زیب عالمگیر

ل روپیہ پر لفظ بدر منیر اور اشرفی پر مہر منیر ہوتا تھا۔

سکہ محمد معظم ملقب بشاہ عالم بہادر شاہ ابن اورنگ زیب۔

ایک طرف کلمہ دوسری طرف نام

ایضاً

سکہ زد در جہان بفضل الہ — شاہ ہندوستان بہادر شاہ

بہادر شاہ نے سید احمد (انکی مفصل کیفیت ہمنے اخراوہ ابجی تاریخ وہ مع تصاویر میں درج کی ہے۔ مولف) کو جو روپیہ اور اشرفیاں دی تھیں مرزا احمد خان سید احمد کا ملازم بیان کرتا ہے کہ ان روپیوں اور اشرفیوں کا وزن دس تولہ سے کم تھا

سکہ کام بخش ابن اورنگ زیب

در دکن زد سکہ بر خورشید و ماہ — بادشاہ کام بخش دین پناہ

سکہ جہاندار شاہ

زد بسکہ در و سیر چون مہر و ماہ — ابوالفتح غازی جہاندار شاہ

سکہ فرخ سیر

سکہ زد از فضل حق بر سیم و زر — بادشاہ بحر و بر فرخ سیر

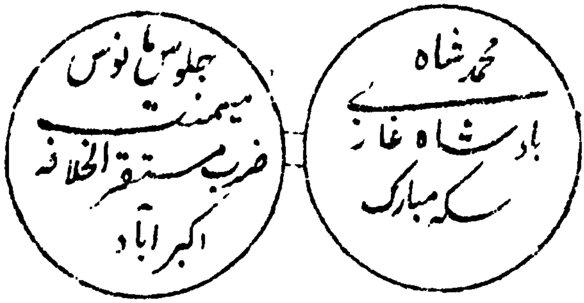
سکہ رفیع الدرجات

زد سکہ بہند با ہزاران برکات — شاہنشہ بحر و بر رفیع الدرجات

سکہ شاہجہان ثانی

دروزن بخط نستعلیق ۱۳۱ سالہ طرف اول شاہجہان ثانی ۔
طرف ثانی سنہ احد جلوس میمنت مانوس ۔

سکہ محمد شاہ ۔ وزن ۱۱ ماشہ ۔ نقرہ خالص



سکہ بیدار شاہ

سکہ زد در جہان از فضل الہ حامی دین نبی بیدار شاہ

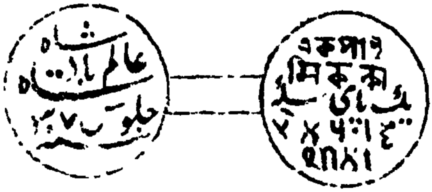
سکہ عالی گوہر شاہ عالم ثانی

سکہ زد بر ہفت کشور سایہ فضل الہ حامی دین محمد شاہ عالم بادشاہ

ایضاً

حامی دین محمد سایہ فضل الہ سکہ زد در ہفت کشور شاہ عالم بادشاہ

پیسہ عالی گوہر شاہ عالم ثانی - وزن ۱۰ ماشہ ایک فی



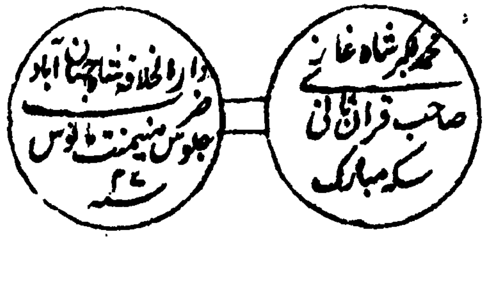
سکہ عزیز الدین عالمگیر ثانی

ایک طرف نام دوسری طرف کلمہ

سکہ معین الدین اکبر ثانی

سکہ مبارک صاحبقران ثانی   محمد اکبر نسل چنگیز خانی

ایضاً وزن ۱۱ ماشہ - نقرہ خالص -



سکہ سراج الدین محمد ابو ظفر بہادر شاہ

بسیم و زر زدہ شد سکہ بفضل الٰہ   سراج دین ابوظفر شہ بہادر شاہ

ایضاً

بزر زد بو سکہ نصرت طرازی   سراج الدین بہادر شاہ غازی

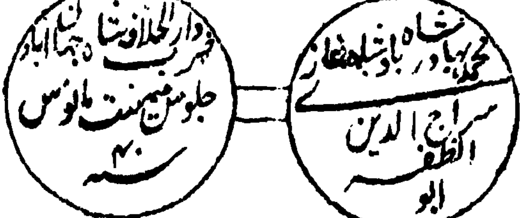
ایضاً

بزر زد سکہ صاحبقرانی   سراج الدین بہادر شاہ ثانی

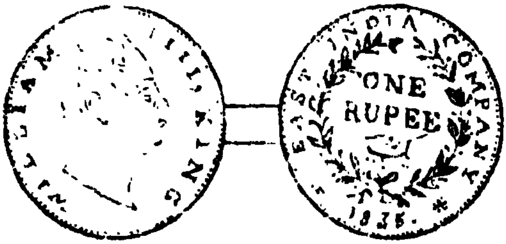
ایضاً

بنائے نہ اشرفی آفتاب عالمگیر   خط شعاع سے اوس پر ہو یہ تحریر
ابوظفر شہ والا گہر بہادر شاہ   سراج دین نبی سایہ خدائے قدیر
جہان مسخر و عالم مطیع خلق مطاع   فلک موید و اختر معین بخت نصیر

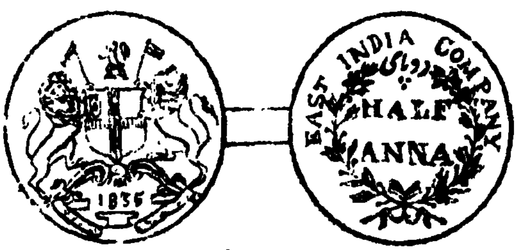
ایضاً



روپیہ عہد سلطنت ایسٹ انڈیا کمپنی وزن ایک تولہ



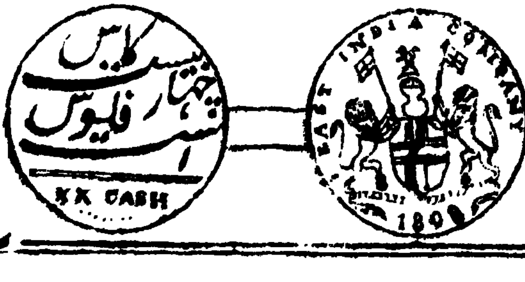
ایضاً پیسہ - وزن ایک تولہ - ایک ماشہ



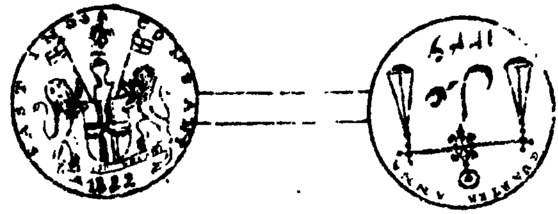
ایضاً پیسہ - وزن ساڑھے چھ ماشہ



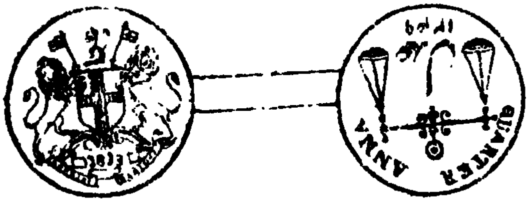
ایضاً پیسہ [illegible]



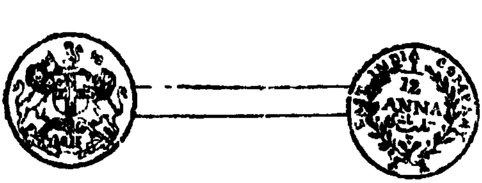
پیسہ عہد سلطنت ایسٹ انڈیا کمپنی وزن ساڑھے چھ ماشہ



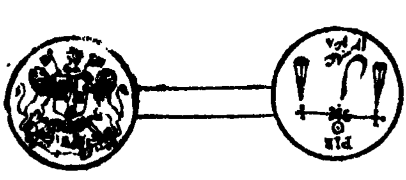
ایضاً پیسہ وزن ساڑھے چھ ماشہ



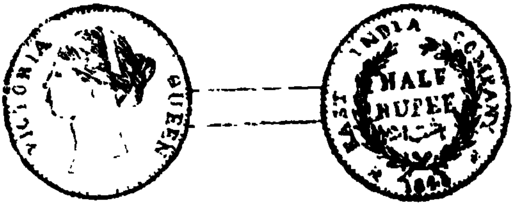
ایضاً پیسہ وزن ۳ تین ماشہ



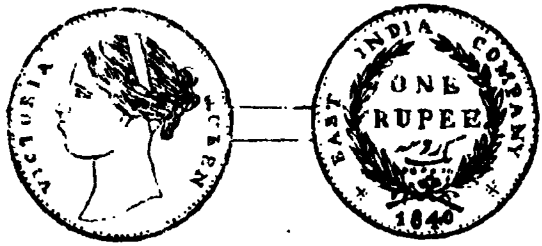
ایضاً پیسہ۔ وزن ۳ تین ماشہ



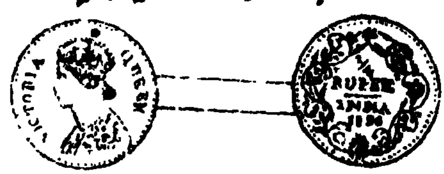
سکہ نقرہ یعنی اٹھنی عہد سلطنت کمپنیانہ یا پنی وزن ۶ ماشہ



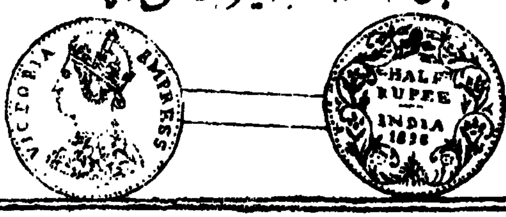
ایضاً روپیہ وزن ایک تولہ



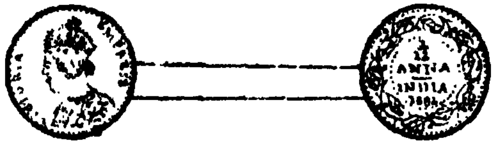
سکہ نقرہ یعنی چوانی عہد ملکۂ کٹوریہ قیصر ہند وزن ۳ ماشہ



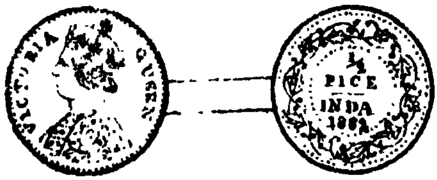
اٹھنی عہد ملکہ وکٹوریہ قیصر ہند وزن ۶ ماشہ



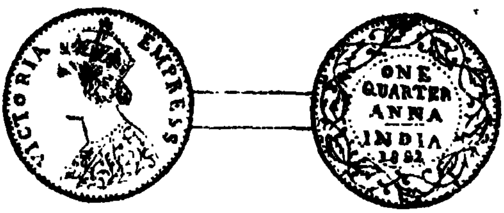
سکۂ مس عہد ملکہ معظمہ وکٹوریہ - وزن ڈیڑھ ماشہ



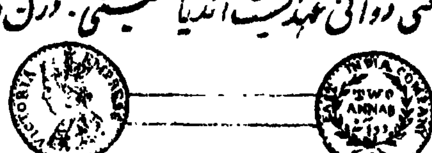
ایضاً وزن ۴ ماشہ



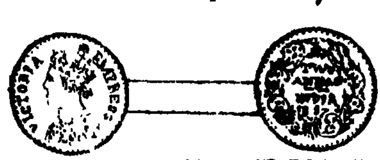
ایضاً وزن ۶ ماشہ



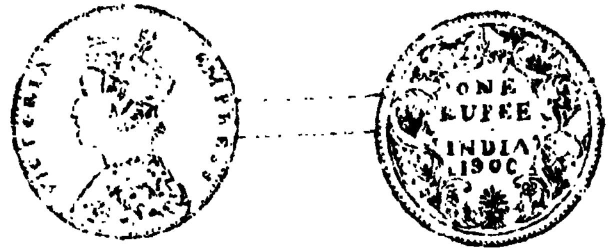
سکۂ نقرہ مستی دوآنی عہد ایسٹ انڈیا کمپنی - وزن ڈیڑھ ماشہ



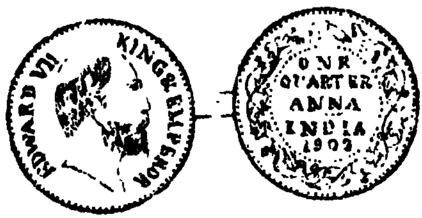
ایضاً عہد ملکہ وکٹوریہ قیصر ہند وزن ڈیڑھ ماشہ



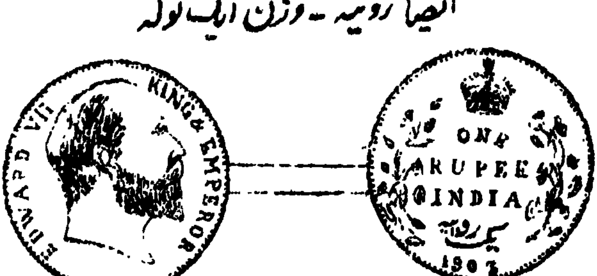
روپیہ عہد ملکہ وکٹوریہ قیصر ہند - وزن ایک تولہ



پیسہ عہد سلطنت ملک معظم ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند و شاہ انگلینڈ - وزن ساڑھے چھ ماشہ
یہ سکہ جنوری سنہ ۱۹۰۲ع سے جاری ہوا



ایضاً روپیہ - وزن ایک تولہ



واضح ہو کہ انگریزی روپیہ مین گیارہ حصہ چاندی اور ایک حصہ تانبا ہوتا ہے

سکہ جات ریاستہائے ہندوستان

اودھ

سکہ غازی الدین حیدر بادشاہ اول اودہ جو سال سوم کو جاری ہوا۔
ایک طرف شاہ عالم بادشاہ دہلی کا نام - دوسری طرف لفظ اودہ - اور مچھلی کی شکل۔

جب غازی الدین حیدر کو ۱۹ اشاء ۱۲۳۵ھ میں آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی نے خطاب شاہی دیا تو یہ سکہ جاری ہوا جو مدور تھا - اور جس پر بخط نستعلیق یہ منقوش تھا

عبارت طرف اول

سکہ زد بر سیم و زر از فضل رب ذوالمنن   غازی الدین حیدر عالی نسب شاہ زمن

عبارت طرف ثانی

سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب صوبہ اودہ دارالسلطنت لکھنؤ و تصویر

دیگر

یہ سکہ سنہ جلوس کو جاری ہوا شکل مدور - خط نستعلیق
عبارت طرف اول مثل سکہ اول

عبارت طرف ثانی - سنہ احد دارالامارۃ و تصویر

سکہ نصیر الدین حیدر

شکل مدور سنہ جلوس ۔ خط نستعلیق سنہ ۱۲۴۴ ۔

عبارت طرف اوّل

بہ ہر سکہ ثانی زدہ ز لطف الٰہ سپہر مرتبہ شاہ جہان سلیمان جاہ ۔

عبارت طرف ثانی

سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب صوبہ اودھ دار السلطنت لکھنؤ بالتصویر

دیگر

شکل مدور سنہ جلوس ۔ خط نستعلیق سنہ ۵ ۔

عبارت طرف اول

سکہ زد بر سیم و زر از فضل حق ظل الٰہ نائب مہدی نصیر الدین حیدر بادشاہ ۔

عبارت طرف ثانی مثل سکہ اول ۔

دیگر

بگیتی سکہ زد چون مہر انور شہ عالم نصیر الدین حیدر

دیگر

سکہ زد بر سیم و زر تابندہ مثل مہر و ماہ ظل سبحانی نصیر الدین حیدر بادشاہ

دیگر

بہ ہر سکہ شاہی زدہ ز لطف الٰہ سپہر مرتبہ شاہ جہان سلیمان جاہ ۔

سکہ محمد علی شاہ

شکل مدور سنہ جلوس ۔ خط نستعلیق ۔ سنہ ۱۲۵۴ھ

عبارت طرف اوّل ۔

بجود و کرم سکہ زد در جہان   محمد علی بادشاہ زمان

عبارت طرف ثانی ۔

سنہ ۔۔ جلوس میمنت مانوس ضرب صوبہ اودھ دار السلطنت لکھنو ۔

دیگر

شکل مدور سنہ جلوس ۔ خط نستعلیق سنہ ۱۲۵۵ھ

عبارت طرف اول ۔ محمد علی بادشاہ زمان ۔

عبارت طرف ثانی ۔ مثل سکۂ اول

سکۂ امجد علی شاہ

شکل مدور سنہ جلوس ۔ خط نستعلیق ۔ سنہ ۱۲۶۰ھ

عبارت طرف اول

در جہان زد سکۂ شاہی تا بہ یدالہ   ظل حق امجد علی شاہ زمن عالم پناہ

عبارت طرف ثانی

ضرب ملک اودھ بیت السلطنت لکھنو جلوس میمنت مانوس

سکۂ واجد علی شاہ



روپیہ ۔ وزن ۳ ڈرام ۲ ۲ اسکروپل





اشرفی ۔ وزن ۲ ڈرام ۲ ۔ ۱ اسکروپل



سکۂ مرزا رمضان علی خان برجیس قدر

سکہ زد اندر جہان چون ماہ بدر — شاہ رمضان علی برجیس قدر

دیگر

بند سکہ زر دہر چون مہر بدر — ابو الحسن تا ابد برجیس قدر

دیگر

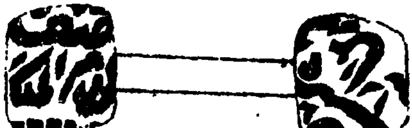
سکہ زد از فضل حق رانثر زبدر — اختر سلطان عالم میرزا برجیس قدر

دیگر

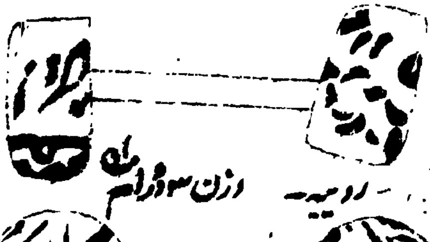
سکہ زد بر سیم و زر چون مہر بدر — نیر دین میرزا برجیس قدر

سکۂ حیدرآباد دکن

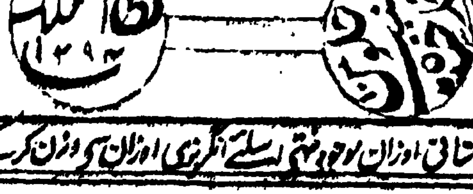
پیسہ ۔ وزن ۔ ۱۱ ماشہ



ایضاً ایضاً

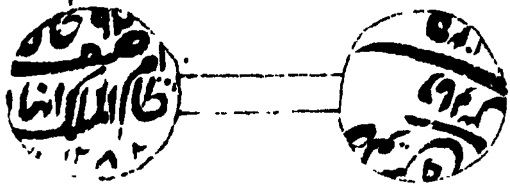


روپیہ ۔ وزن سو گرام[1]

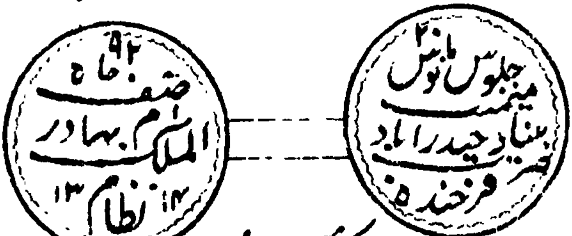


[1] چونکہ ہندوستانی اوزان موجود نہیں اسلئے انگریزی اوزان سے وزن کرکے درج کیا ۔ مولف

روپیہ حیدرآباد دکن - وزن ۳ ڈرام

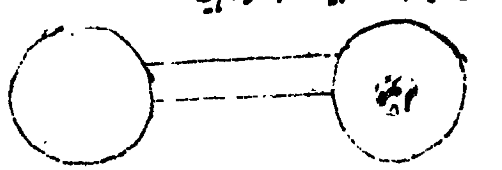


ایضاً - اب بعہد ہز ہائینس نواب میر محبوب علیخان بہادر جاری ہے - سنا گیا کہ ایک روپیہ اور جسپر چار مینار کا نقشہ بنا ہے مسکوک کیا گیا ہے مگر جاری نہین ہوا

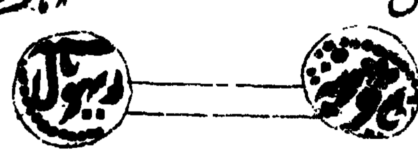


سکہ بھوپال

پہلے سکہ ریاست بھوپال پر صاحبقران ثانی نقش تھا - مجھے اسکے علاوہ روپیہ اور پیسے دستیاب ہوئے ہین جو درج ذیل ہین -



(۱) وزن ۸ ماشہ

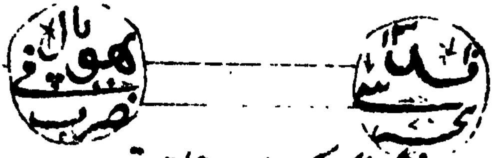


(۲) وزن ۷ ماشہ

نواب شاہجہان بیگم کے وقت مین یہ روپیہ جاری تھا مگر ماہ رجب ۱۳۱۵ھ مطابق

دسمبر ۱۸۹۷ء سے موقوف ہو کر سکہ کلدار انگریزی جاری کیا گیا۔

روپیہ بھوپال



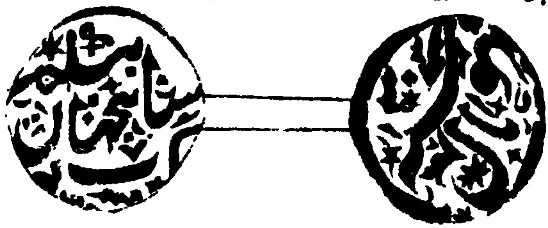
پیسے جو نواب شاہجہان بیگم کے وقت میں چلتے تھے وہ اب بھی رائج ہیں

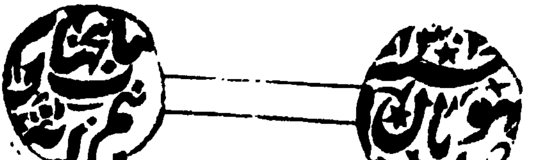
(۱) وزن ۲ تولہ ۱۰ ماشہ ۲ رتی - یہ پیسہ ۴ پیسے کا ہے

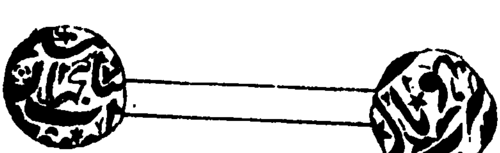
(۲) " ایک تولہ ۴ ماشہ ۲ رتی - یہ پیسہ دو پیسے کا ہے

(۳) " ۸ ماشہ ۵ رتی - یہ پیسہ ایک پیسہ کا ہے۔

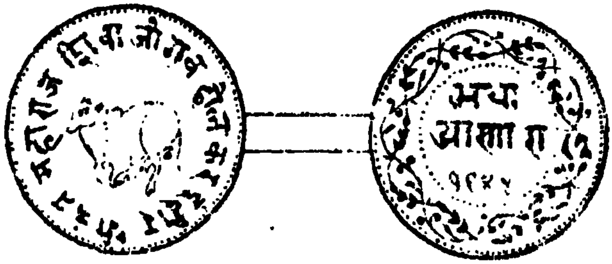
آجکل یہ پیسے ایک روپیہ کے ۳۲ گنڈے چلتے ہیں۔



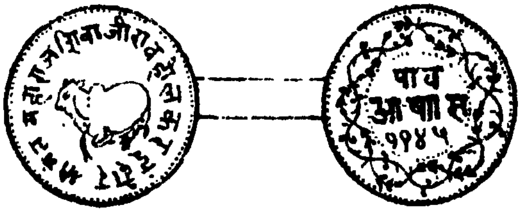




پیسہ اندور۔ عہد مہاراجہ سیواجی راو ہلکر۔ وزن ایک تولہ ۵ رتی

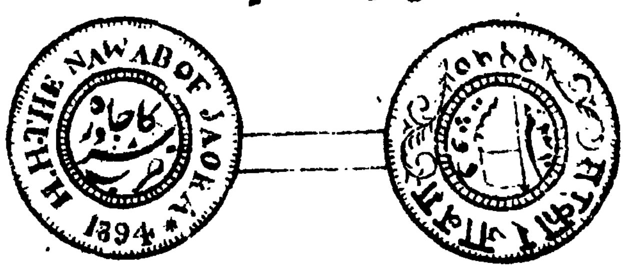


ایضاً۔ وزن ۶ ماشہ ۳ رتی

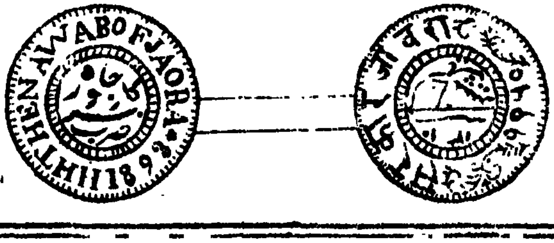


پیسہ جاورہ

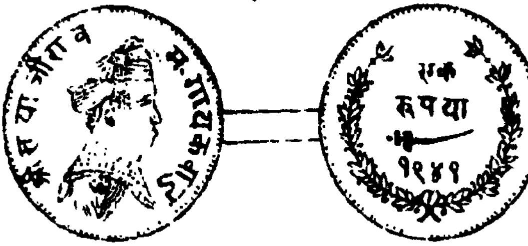
وزن ایک تولہ۔ ایک ماشہ



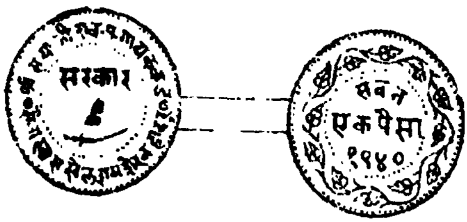
ایضاً وزن ۶ ماشہ ۴ رتی



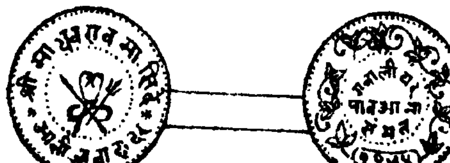
روپیہ بڑودہ - عہد مہاراجہ حال سیاجی راؤ گائیکوار



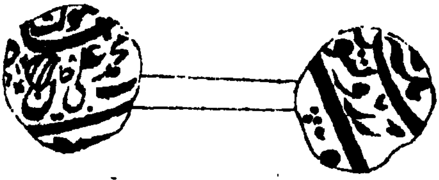
ایضاً پیسہ - وزن ۸ ماشہ -



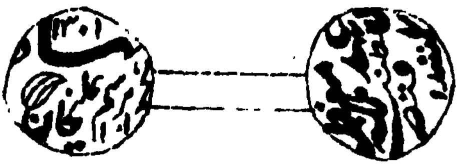
پیسہ گوالیار عہد مہاراجہ حال مادہو راؤ سیندھیا - وزن ۱۱ ماشہ



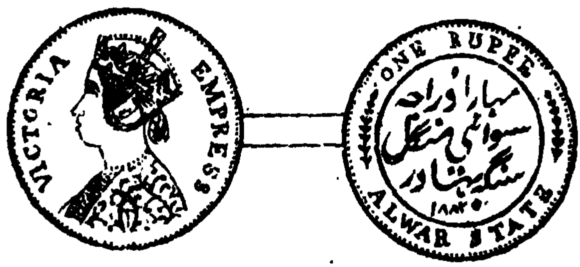
پیسہ ٹونک عہد نواب محمد علی خان -



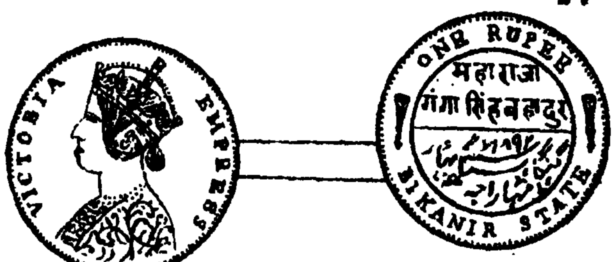
ایضاً۔ پیسہ عہد نواب حال محمد ابراہیم علیخان۔



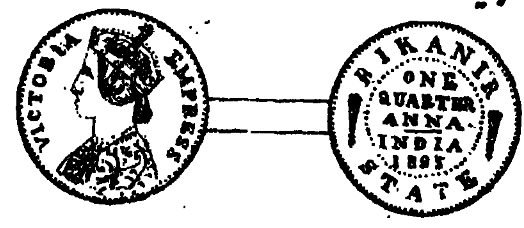
روپیہ الور عہد مہاراجہ سوائی منگل سنگھ وزن ایک تولہ



روپیہ بیکانیر عہد مہاراجہ گنگا سنگھ وزن ایک تولہ



ایضاً پیسہ وزن ۶ ماشہ



سکہ مہاراجہ تخت سنگھ والی مارواڑ

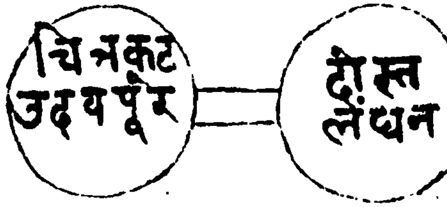
زر وسیم را سکہ زد تخت سنگھ   بعہد کوئن شاہ ہند و فرنگ

سکہ مہاراجہ جسونت سنگھ والی مارواڑ

زد بعہد کوئن چو سکہ بخت   گشت جسونت سنگھ از اقبال تخت

پیسہ چیتر کوٹ (اودیپور)

وزن دس ماشہ ۵ رتی



جیپور کی اشرفی پر پہلے ایک طرف بہادر شاہ کا نام تھا۔ اب ملکہ معظمہ وکٹوریہ کا نام ہے۔

مختلف روپئے جو مختلف مقامات میں چلتے ہیں

نام شہر دار الضرب	وزن روپیہ	مقدار آمیزش مس
جے پور	۱۱ ۰ ماشہ	۲۰ رتی
مادھوپور	۱۱ ماشہ	۰ ۱۰ رتی
چاندوڑ	۱۱ ماشہ	۱۳ رتی
ٹکام سالم شاہی	۱۱ ماشہ ۳ چاول کم	۱۴ رتی

مقدار آمیزش مس	وزن روپیہ	نام شہر دار الضرب
۰۱۹ رتی	۱۱ ماشہ ۱/۲ رتی	اوجین
۱۴ رتی	۱۰ ماشہ ۱/۱۰ رتی	ناگپوری کلہاڑی دار
۴ رتی	۱۱۰ ماشہ	جودہ پور
۰۲ رتی	۱۱ ماشہ ۰۲ رتی	کوٹا
۱۰ رتی	۱۱ ماشہ	بوندی
۸ رتی	۱۱ ماشہ	چاندوڑی جدید
۰۲۸ رتی	۱۰ ماشہ ۲ چاول	سادہوڑی پہول شاہی
۰۲۷ رتی	۱۰ ماشہ ۴ رتی ۲ چاول	عیسیٰ گڈہ

واضح ہو کہ سنہ ۱۸۹۲ء سے سنہ ۱۹۰۲ء تک دیسی ریاستہای ذیل نے اپنی ٹکسالین بند کر کے گورنمنٹ ہند کے روپیہ کا رواج قبول کر لیا۔

سنہ ۱۸۹۴ء مین ریاست دیواس نے۔ سنہ ۱۸۹۵ء مین بہاولپور ایجنسی اور مغربی مالوہ کی ایجنسی کے متعلق ریاستون نے۔ سنہ ۱۸۹۶ء مین پالن پور نے۔

دسمبر سنہ ۱۸۹۷ء مین بہوپال اور قرب و جوار کی ریاستون نے۔ اسی سنہ مین کشمیر نے

سنہ ۱۹۰۰ء مین رادہن پور۔ نوانگر۔ جودہپور اور بڑودہ نے۔

سنہ ۱۹۰۱ء مین جہالاواڑ یعنی جہالرا پاٹن اور کوٹا نے۔ سنہ ۱۹۰۲ء مین اندور ادجیر سندہ نے۔ پرتاب گڈہ۔ بانسواڑہ۔ ڈونگرپور۔ خوشحال گڈہ کی ریاستون مین سلیم شاہی سکہ کی بجاے انگریزی سکہ جاری کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔

سکہ جات متفرق

سکہ سلاطین اسلام

سکہ جات شاہان مغلیہ ہندوستان

سکۂ ہمایون۔ شکل مدور خط طغرا۔

عبارت طرف اول۔ الخاقان الاعظم محمد ہمایون خلد اللہ ملکہ ضرب۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

سکۂ جلال الدین محمد اکبر۔ شکل مدور خط ثلث۔

عبارت طرف اول۔ ناصر الدنیا والدین جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی ابو الفتح۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بحکم ابابکر عمر عثمان علی رضی اللہ عنہ۔

ایضاً۔ شکل مدور۔ خط ثلث ۹۶۳ھ

عبارت طرف اول جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی خلد اللہ۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ۔ محمد رسول اللہ۔

ایضاً۔ شکل مدور خط ثلث ۹۶۶ھ

عبارت طرف اول۔ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

ایضاً۔ شکل مدور خط ثلث ۹۸۴ھ

عبارت طرف اول جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ضرب جونپور۔

ایضاً۔ شکل مدور۔ خط ثلث طغرائی سنہ ۹۷۶ھ

عبارت طرف اول۔ سلطان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

ایضاً۔ شکل مدور سنہ ۹۷۳ھ خط ثلث طغرائی سنہ ۹۷۳ھ

عبارت طرف اول سلطان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و چند حرف ناگری۔

ایضاً۔ شکل مدور خط ثلث طغرائی سنہ ۹۷۳ھ

عبارت طرف اول سلطان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابی بکرؓ و عدل عمرؓ آزرم عثمانؓ علم علیؓ

ایضاً شکل بیضاوی۔ خط ثلث طغرائی۔

عبارت طرف اول۔ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی ضرب۔

عبارت طرف ثانی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بحلم ابی بکر و بعدل عمر

ایضاً۔ شکل مثمن خط ثلث طغرائی سنہ ۹۸۱ھ

عبارت طرف اول جلال الدین محمد اکبر بادشاہ خلد اللہ ملکہ سلطان الاجل۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

ایضاً۔ شکل مثمن خط ثلث طغرائی۔

عبارت طرف اول۔ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ سلطان الاجل خلد اللہ ملکہ کتابت

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابا بکر بعدل عمر

ایضاً۔ شکل مسدس خط ثلث طغرائی سنہ ۹۸۱ھ

عبارت طرف اول جلال الدین محمد اکبر بادشاہ خلد اللہ دار الخلافہ۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

ایضاً۔ شکل مربع خط نستعلیق سنہ ۹۸۰ھ

عبارت طرف اول جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی خلد اللہ ضرب دار السلطنت فتحپور۔

عبارت طرف ثانی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بحیاے عثمانؓ لعبدل عمرؓ۔

ایضاً۔ شکل مربع خط نستعلیق سنہ ۹۸۴ھ

عبارت طرف اول جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی خلد اللہ تعالے ملکہ۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

ایضاً۔ شکل مربع خط نستعلیق سنہ ۹۸۹ھ

عبارت طرف اول جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی خلد اللہ تعالے ضرب دار السرور فتحپور

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد اکبر رسول اللہ۔

ایضاً۔ شکل مربع خط نستعلیق سنہ ۳۶ جلوس۔

عبارت طرف اول اللہ اکبر جل جلالہ ضرب دہلی۔

عبارت طرف ثانی ۱۵۷ مرداد الہی۔

ایضاً۔ شکل مربع خط نستعلیق سنہ ۹۹۸ھ

عبارت طرف اول جلال الدین اکبر بادشاہ

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

ایضاً۔ شکل مربع خط نستعلیق سنہ ۴۲ جلوس۔

عبارت طرف اول۔ اللہ اکبر۔

عبارت طرف ثانی۔ جل جلالہ الہی۔

ایضاً۔ شکل مربع خط نستعلیق سنہ ۱۵ جلوس۔

عبارت طرف اول۔ اللہ اکبر ضرب دہلی۔

عبارت طرف ثانی۔ جل جلالہ۔

ایضاً۔ شکل مربع خط نستعلیق سنہ ھ

عبارت طرف اول۔ جلال الدین اکبر بادشاہ غازی الف اردو ظفر۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

ایضاً۔ شکل مربع خط نستعلیق سنہ ۹۹۱ھ

عبارت طرف اول۔ جلال الدین اکبر بادشاہ غازی۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ایضاً۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ھ

عبارت طرف اول جلال الدین محمد اکبر۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

ایضاً شکل مربع خط نستعلیق سنہ ۹۸۷ھ

عبارت طرف اول۔ جلال الدین اکبر بادشاہ غازی دار السلطنت لاہور۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ لعل عمر

ایضاً۔ شکل مربع خط نستعلیق سنہ ھ

عبارت طرف اول جلال الدین اکبر بادشاہ غازی الف

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

ایضاً شکل مربع خط ثلث طغرائی سنہ ۹۷۱ھ

عبارت طرف اول۔ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ سلطان الاجل خلد اللہ ملکہ۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

ایضاً۔ شکل مربع خط نستعلیق سنہ ۹۸۹ھ

عبارت طرف اول۔ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ ضرب دار السلطنت۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

ایضاً شکل مدور خط ثلث۔ طغرائی سنہ ۹[illegible]ھ

عبارت طرف اول سلطان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابوبکر و عدل عمر آبرزم عثمان و علم علی۔

ایضاً شکل مدور خط ثلث طغرائی سنہ ۹۸۶ھ

عبارت طرف اول۔ سلطان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی ضرب فتحپور۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابوبکر بعدل عمر آبرزم عثمان و علم علی

ایضاً۔ شکل مدور۔ خط ثلث طغرائی سنہ ۹۸[illegible]ھ

عبارت طرف اول سلطان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی ضرب فتحپور۔

عبارت طرف ثانی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

ایضاً۔ شکل مدور۔ خط ثلث۔ طغرائی ۹۸۰ھ

عبارت طرف اول سلطان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ ضرب لاہور

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

ایضاً۔ شکل مدور۔ خط ثلث طغرائی ۹۸۰ھ

عبارت طرف اول۔ سلطان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی خلد اللہ ضرب جونپور

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

سکہ نورالدین جہانگیر شکل مدور خط نستعلیق

عبارت طرف اول۔ نورالدین جہانگیر شاہ اکبر شاہ

عبارت طرف ثانی۔ ضرب جہانگیر نگر ماہ فروردی الہی۔

ایضاً۔ شکل مدور خط نستعلیق ۹ سنہ جلوس

عبارت طرف اول نورالدین جہانگیر شاہ اکبر شاہ۔

عبارت طرف ثانی۔ ضرب قندہار۔ ماہ شہریور الہی۔

ایضاً۔ شکل مدور۔ خط نستعلیق۔

عبارت طرف اول۔ نورالدین جہانگیر شاہ اکبر شاہ۔

عبارت طرف ثانی۔ دہلی ماہ دی الہی۔

ایضاً۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ جلوس۔

عبارت طرف اول۔ نورالدین جہانگیر شاہ اکبر شاہ

عبارت طرف ثانی۔ ضرب قندہار ماہ مہر الہی

ایضاً۔ شکل مدور خط نستعلیق ۲۶ سنہ ھ
عبارت طرف اول۔ نورالدین جہانگیر شاہ اکبر شاہ
عبارت طرف ثانی۔ ضرب تتہ ماہ بہمن الٰہی۔
ایضاً۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ جلوس
عبارت طرف اول نورالدین جہانگیر شاہ اکبر شاہ۔
عبارت طرف ثانی۔ ضرب قندہار ماہ خرداد الٰہی
ایضاً۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۲۰ ھ
عبارت طرف اول۔ نورالدین جہانگیر شاہ اکبر شاہ
عبارت طرف ثانی۔ ضرب برہانپور فروردین الٰہی۔
ایضاً۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۲ جلوس۔
عبارت طرف اول۔ نورالدین جہانگیر شاہ اکبر شاہ
عبارت طرف ثانی۔ ضرب لاہور۔ ماہ اُردی بہشت الٰہی۔
ایضاً۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۳۳ جلوس۔
عبارت طرف اول۔ نورالدین جہانگیر شاہ اکبر شاہ۔
عبارت طرف ثانی۔ دہلی ماہ فروردی الٰہی۔
ایضاً۔ شکل مدور۔ خط نستعلیق۔
عبارت طرف اول۔ نورالدین جہانگیر شاہ۔
عبارت طرف ثانی۔ ماہ خرداد الٰہی دہلی۔

ایضاً۔ شکل مدور خط نستعلیق۔

عبارت طرف اول۔ ہمیشہ ہمچو زر مہر و ماہ رائج باد

عبارت طرف ثانی۔ بغرب و شرق جہان سکۂ الہ آباد

ایضاً۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۲ جلوس۔

عبارت طرف اول۔ نورالدین جہانگیر شاہ اکبر شاہ

عبارت طرف ثانی۔ ضرب تتہ ماہ فوردین الہی۔

ایضاً۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۱۶ جلوس سنہ ۳۱ھ

عبارت طرف اول۔ در جہانگیر شاہ اکبر شاہ روے زر در آگرہ زیافت۔

عبارت طرف ثانی۔ تصویر نیم حوت و نیم ثور

سکۂ شہاب الدین محمد شاہجہان۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۲ جلوس۔

عبارت طرف اول۔ صاحبقران ثانی شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ضرب دارالخلافہ اکبرآباد۔

ایضاً۔ شکل مدور۔ خط نستعلیق سنہ ۵ جلوس۔

عبارت طرف اول۔ صاحبقران ثانی شہاب الدین محمد شاہ جہان بادشاہ غازی۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ضرب تتہ۔

ایضاً۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۴ جلوس۔

عبارت طرف اول۔ صاحبقران ثانی شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ضرب تتہ الہی۔

ایضاً۔ شکل مدور خط نستعلیق۔

عبارت طرف اول - شاہجہان بادشاہ غازی شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی -
عبارت طرف ثانی - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ - بصدق ابوبکرؓ و عدل عمرؓ آزرم عثمان و علم علیؓ

ایضاً - شکل مدور - خط نستعلیق - سنہ ۵ جلوس -
عبارت طرف اول - صاحبقران ثانی - شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی ملتان -
عبارت طرف ثانی - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابی بکر و عدل عمر آزرم عثمان و علم علی

ایضاً - شکل مدور - خط نستعلیق -
عبارت طرف اول - صاحبقران ثانی شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی -
عبارت طرف ثانی - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ - ضرب ملتان -

ایضاً - شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۲۳ جلوس -
عبارت طرف اول - صاحبقران ثانی شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی ضرب بھکر -
عبارت طرف ثانی - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابی بکر و عدل عمر آزرم عثمان و علم علی -

ایضاً - شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۲۵ جلوس -
عبارت طرف اول صاحبقران ثانی شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی اٹک -
عبارت طرف ثانی - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابی بکر و عدل عمر آزرم عثمان و علم علیؓ

تصویر شمشیر دوسرے

ایضاً - شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۲۴ جلوس -
عبارت طرف اول - صاحبقران ثانی شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی شہریور ضرب اکبرآباد
عبارت طرف ثانی - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابی بکر و عدل عمر آزرم عثمان و علم علی

ایضاً۔ شکل مدور خط نستعلیق۔

عبارت طرف اول شاہجہان بادشاہ غازی شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی خلد اللہ ملکہ ضرب برہانپور

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابی بکر و عدل عمر آبزرم عثمان علم علی

ایضاً۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۴۱ جلوس۔

عبارت طرف اول۔ شاہجہان بادشاہ غازی شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ۔ محمد رسول اللہ۔ ضرب احمد آباد فروردی ماہ الہی۔

ایضاً۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۳۲ جلوس۔

عبارت طرف اول۔ شاہجہان بادشاہ غازی۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابی بکر و عدل عمر آبزرم عثمان و علم علی۔

ایضاً۔ شکل مدور خط ثلث طغرائی۔

عبارت طرف اول شاہجہان بادشاہ غازی شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی ضرب اکبرآباد

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابی بکر و عدل عمر آبزرم عثمان و علم علی

ایضاً۔ شکل مدور خط ثلث سنہ ۳ جلوس ۱۰۴۰ھ

عبارت طرف اول۔ شاہجہان بادشاہ غازی شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابی بکر و عدل عمر آبزرم عثمان و علم علی۔

ایضاً۔ شکل مربع خط نستعلیق۔

عبارت طرف اول۔ شاہجہان بادشاہ غازی شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی۔

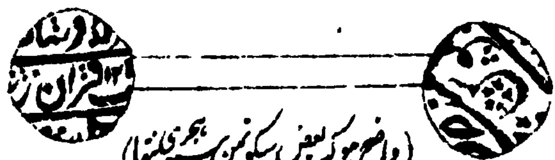
عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابی بکر و عدل عمر آئینہ رحم عثمان و علم علی

ایضاً۔ شکل مدور یک طرف نستعلیق یک طرف ثلث۔

عبارت طرف اول۔ صاحبقران ثانی شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ضرب گلکنڈہ۔

ایضاً۔ سکہ مس وزن ۹ ماشہ ایک رتی۔



(واضح ہو کہ بعض سکوں میں سنہ ہجری نہ تھا)

سکہ اورنگ زیب۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۲۷ جلوس سنہ ۵۴ھ

عبارت طرف اول۔ سکہ زد در جہان چو بدر منیر ✤ شاہ اورنگ زیب عالمگیر

عبارت طرف ثانی۔ ضرب سورت سنہ جلوس میمنت مانوس۔

(واضح ہو کہ بعض سکوں میں سنہ جلوس نہ تھا اور بعض میں سنہ ہجری نہ تھا)

ایضاً۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۳۲ جلوس سنہ ۹۱ھ

عبارت طرف اول۔ عالمگیر بادشاہ غازی ابو المظفر محی الدین بادشاہ۔

عبارت طرف ثانی۔ ضرب اکبر آباد۔

ایضاً۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ جلوس۔

عبارت طرف اول۔ شاہ عالمگیر بادشاہ غازی۔

عبارت طرف ثانی۔ ضرب جہانگیر نگر سنہ جلوس میمنت مانوس۔

ایضاً۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ جلوس۔

عبارت طرف اول - ابوالظفر محی الدنیا والدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی -

عبارت طرف ثانی - ضرب پٹنہ سنہ ۱ احد جلوس میمنت مانوس -

سکہ سلطان مراد بخش - شکل مدور خط نستعلیق -

عبارت طرف اول - محمد مراد بخش بادشاہ غازی ضرب احمد آباد

عبارت طرف ثانی - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ایضاً - شکل مدور خط نستعلیق -

عبارت طرف اول محمد مراد بخش بادشاہ غازی ضرب سورت -

عبارت طرف ثانی - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابی بکر و عدل عمر آزرم عثمان علم علی

ایضاً - شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۱ جلوس -

عبارت طرف اول ابوالمظفر محمد مراد بخش بادشاہ غازی -

عبارت طرف ثانی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابی بکر و عدل عمر آزرم عثمان علم علی

سکہ معز الدین جہاندار شاہ - شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۱ جلوس ۱۱۲۴ھ

عبارت طرف اول سنہ زد سکہ بر نقرہ چون مہر و ماہ ✦ ابوالفتح غازی جہاندار شاہ

عبارت طرف ثانی - سنہ احد مبارک ضرب دار الخلافہ شاہجہان آباد -

ایضاً - شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۱ جلوس ۱۱۲۴ھ

عبارت طرف اول سنہ زد سکہ بر نقرہ چون مہر و ماہ ✦ ابوالفتح غازی جہاندار شاہ

عبارت طرف ثانی - سنہ احد جلوس میمنت مانوس ضرب اٹاوہ -

ایضاً - شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۱ جلوس ۱۱۲۴ھ

عبارت طرف اول - زد سکہ بر نقرہ چون مہر و ماہ ✦ ابوالفتح غازی جہاندار شاہ

عبارت طرف ثانی ضرب احمدآباد سنہ احد جلوس میمنت مانوس۔

ایضاً۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۱ جلوس ۱۱۲۴ھ

عبارت طرف اول۔ بزد سکہ برمہ چو صاحبقران + جہاندارشہ بادشاہ جہان۔

عبارت طرف ثانی۔ سنہ احد جلوس میمنت مانوس ضرب ٹھٹہ۔

ایضاً۔ جہاندارشاہ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۱ جلوس ۱۱۲۴ھ

عبارت طرف اول۔ در آفاق زد سکہ چون مہر وماہ + ابوالفتح غازی جہاندارشاہ

عبارت طرف ثانی۔ سنہ احد جلوس ضرب دارالخلافہ شاہجہان آباد۔

(واضح ہو کہ بعض سکون مین سنہ ہجری نہ تھا)

سکہ فرخ سیر۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۶ جلوس ۱۱۲۹ھ

عبارت طرف اول۔ سکہ[1] زد از فضل حق بر سیم وزر + بادشاہ بحر وبر فرخ سیر +

عبارت طرف ثانی۔ ضرب دارالخلافہ شاہجہان آباد سنہ جلوس میمنت مانوس۔

(واضح ہو کہ بعض سکہ مین سنہ ہجری نہ تھا)

سکہ رفیع الدرجات۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۱ جلوس۔

عبارت طرف اول۔ زد سکہ بہند با ہزاران برکات + شاہنشہ بحر وبر رفیع الدرجات +

عبارت طرف ثانی۔ ضرب دارالسلطنت لاہور سنہ جلوس میمنت مانوس۔

ایضاً۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۱ جلوس۔

عبارت طرف اول۔ زد سکہ بہند با ہزاران برکات + شاہنشہ بحر وبر رفیع الدرجات۔

[1] جعفر زٹلی نے فرخ سیر کا سکہ یہ کہا ہے ؎

سکہ زد برگندم و موٹھ ومٹر + بادشاہ پتہ کش فرخ سیر

عبارت طرف ثانی ضرب دارالخلافہ شاہجہان آباد جلوس میمنت مانوس۔

سکہ شاہجہان ثانی ۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۱ جلوس ۱۱۳۱ھ

عبارت طرف اول۔ شاہجہان ثانی۔

عبارت طرف ثانی۔ سنہ احد جلوس میمنت مانوس ضرب۔

سکہ محمد شاہ ۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ جلوس۔

عبارت طرف اول سکہ مبارک محمد شاہ بادشاہ غازی۔

عبارت طرف ثانی۔ ضرب مستقر الخلافت سنہ جلوس میمنت مانوس۔

سکہ محمد شاہ ۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۲۲ جلوس۔ ۱۱۵۳ھ

عبارت طرف اول۔ سکہ مبارک صاحبقران ثانی محمد شاہ بادشاہ غازی۔

عبارت طرف ثانی۔ ضرب دارالخلافت شاہجہان آباد۔

(واضح ہو کہ بعض سکوں میں سنہ ہجری نہ تھا)

سکہ احمد شاہ بن محمد شاہ ۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۶ جلوس۔

عبارت طرف اول۔ سکہ مبارک احمد شاہ بہادر بادشاہ غازی۔

عبارت طرف ثانی ضرب دارالخلافہ شاہجہان آباد سنہ جلوس میمنت مانوس۔

ایضاً ۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۲ جلوس ۱۱۶۲ھ۔

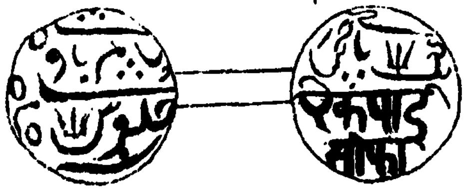
عبارت طرف اول۔ سکہ مبارک احمد شاہ بہادر بادشاہ غازی۔

عبارت طرف ثانی۔ سنہ جلوس میمنت مانوس۔

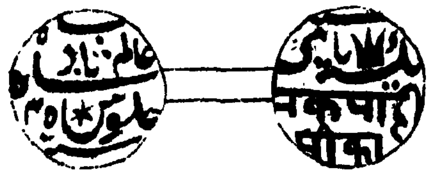
(واضح ہو کہ بعض سکوں میں سنہ ہجری نہ تھا)

(۱) سکہ عزیز الدین عالمگیر ثانی - شکل مدور خط نستعلیق سنہ جلوس -
عبارت طرف اول - سکہ مبارک عالمگیر بادشاہ غازی -
عبارت طرف ثانی - ضرب بریلی سنہ احد جلوس میمنت مانوس -
ایضاً - شکل مدور خط نستعلیق سنہ جلوس ۲ ۱۱۶۸ھ
عبارت طرف اول - سکہ مبارک عالمگیر بادشاہ غازی -
عبارت طرف ثانی ضرب مراد آباد سنہ جلوس میمنت مانوس -
ایضاً - شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۲ جلوس
عبارت طرف اول - ابو العدل - عزیز الدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ وسلطانہ
عبارت طرف ثانی - ضرب دار الخلافہ شاہجہان آباد سنہ جلوس میمنت مانوس -
ایضاً - شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۲ جلوس -
عبارت طرف اول ابو العدل عزیز الدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ وسلطانہ
عبارت طرف ثانی - ضرب دار الخلافہ شاہجہان آباد سنہ جلوس میمنت مانوس -
ایضاً - شکل مدور خط نستعلیق ۵ سنہ جلوس ۱۱۷۱ھ
عبارت طرف اول -
سکہ زد بر ہفت کشور ہمچو تابان مہر و ماہ ؛ شہ عزیز الدین عالمگیر غازی بادشاہ
عبارت طرف ثانی - ضرب دار الخلافہ شاہجہان آباد سنہ جلوس میمنت مانوس -
(واضح ہو کہ بعض سکہ میں سنہ ہجری نہ تھا)

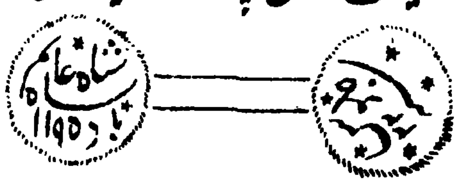
سکہ مس شاہ عالم - وزن ساڑھے چھ ماشہ



ایضاً وزن ساڑھے چھ ماشہ



ایضاً وزن چھ ماشہ ایک رتی



سکہ شاہ عالم شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۳۷ جلوس سنہ ۱۲۱۰ھ

عبارت طرف اول - سکہ صاحبقرانی زد ز تائید الہ ۔ حامی دین محمد شاہ عالم بادشاہ

عبارت طرف ثانی - سنہ جلوس میمنت مانوس و تصویر کیشار

ایضاً - شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۴۴ جلوس سنہ ۱۲۱۷ھ

عبارت طرف اول - سکہ صاحبقرانی زد ز تائید الہ ۔ حامی دین محمد شاہ عالم بادشاہ

عبارت طرف ثانی - ضرب دار الخلافت شاہجہان آباد سنہ جلوس میمنت مانوس -

ایضاً - شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۲۳ جلوس -

عبارت طرف اول سنہ سکہ صاحبقرانی زد ز تائید اله ✦ حامی دین محمد شاہ عالم بادشاہ

عبارت طرف ثانی - سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب بریلی و تصویر مچھلی و کنارہ حرف میم و نقطہ قطع -

ایضاً - شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۱۲۱۵ھ

عبارت طرف اول سنہ سکہ صاحبقرانی زد ز تائید اله ✦ حامی دین محمد شاہ عالم بادشاہ

عبارت طرف ثانی - سنہ جلوس میمنت مانوس - ضرب بریلی و تصویر مچھلی کنارہ رسول

ایضاً - شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۳ جلوس سنہ ۱۱۸۳ھ

عبارت طرف اول - سکہ مبارک شاہ عالم بادشاہ غازی -

عبارت طرف دوم - سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب مرادآباد

ایضاً - شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۱۴ جلوس سنہ ۱۱۸۶ھ

عبارت طرف اول - سکہ مبارک شاہ عالم بادشاہ غازی -

عبارت طرف ثانی - سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب محمدآباد بنارس مع تصویر مچھلی -

ایضاً - شکل مدور خط نستعلیق -

عبارت طرف اول - سکہ مبارک شاہ عالم بادشاہ غازی -

عبارت طرف ثانی - سری مہاراجہ جودھپور

ایضاً - شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۳۰ جلوس

عبارت طرف اول - سکہ شاہ عالم بادشاہ غازی -

عبارت طرف ثانی - ضرب عظیم آباد سنہ جلوس -

ایضاً - شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۱۲۰۳ھ

عبارت طرف اول - سکہ شاہ عالم بادشاہ غازی -

عبارت طرف ثانی - ضرب دار الخلافۃ شاہجہان آباد سنہ مبارک

ایضاً - شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۱۲۰۳ھ

عبارت طرف اول - سکہ شاہ عالم بادشاہ غازی

عبارت طرف ثانی - ضرب دار الخلافت شاہجہان آباد سنہ مبارک -

ایضاً - شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۴۵ جلوس -

عبارت طرف اول سے سکہ زد بر ہفت کشور سایہ فضل الہ + حامی دین محمد شاہ عالم بادشاہ

عبارت طرف ثانی - جلوس میمنت مانوس ضرب صوبہ اودہ دار الامارۃ ونقوبہ

ایضاً - شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۱۳ جلوس سنہ ۱۲۱۳ھ

عبارت طرف اول - شاہ عالم بادشاہ غازی -

عبارت طرف ثانی - سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب فرخ آباد -

ایضاً - شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۲۵ جلوس -

عبارت طرف اول - سکہ مبارک صاحبقران ثانی شاہ عالم بادشاہ غازی -

عبارت طرف ثانی - سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب اٹاوہ -

ایضاً - شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۶ جلوس -

عبارت طرف اول - سکہ مبارک شاہ عالم بادشاہ غازی -

عبارت طرف ثانی - سنہ جلوس میمنت مانوس - ضرب دار السرور برہانپور

ایضاً۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۱۳ جلوس سنہ ۱۱۸۵ھ

عبارت طرف اول سکہ زد بر ہفت کشور سایۂ فضل الہ ❖ حامی دین محمد شاہ عالم بادشاہ

عبارت طرف ثانی۔ ضرب محمد نگر بانڈا سنہ جلوس میمنت مانوس۔ روپیہ شاہ عالم

وزن ۲ درام ڈھائی اسکروپل۔

(واضح ہو کہ شاہ عالم کے بعض سکون مین صرف سنہ جلوس تھے اور بعض مین سنہ ہجری اور اکثر مین دونون سنہ)

سکۂ شاہ بیدار بخت۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۱ جلوس سنہ ۱۲۰۲ھ

عبارت طرف اول بزر سکہ زد دالی تاج و تخت ❖ محمد جہان شاہ بیدار بخت

عبارت طرف ثانی۔ ضرب دار الخلافہ شاہجہان آباد سنہ احد جلوس میمنت مانوس

سکہ معین الدین اکبر ثانی۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۱۵ جلوس سنہ ۱۲۳۵ھ

عبارت طرف اول سکہ مبارک صاحبقران ثانی محمد اکبر بادشاہ غازی۔

عبارت طرف ثانی۔ ضرب برج اندرپور سنہ جلوس میمنت مانوس وتصویر کٹار۔

ایضاً۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۱ جلوس سنہ ۱۲۲۲ھ

عبارت طرف اول۔ سکہ مبارک صاحبقران ثانی محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی۔

عبارت طرف ثانی۔ ضرب سوائی جے پور سنہ احد جلوس میمنت مانوس وتصویر جھاڑ۔

ایضاً۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۲ جلوس سنہ ۱۲۲۴ھ

عبارت طرف اول سکۂ مبارک صاحبقران ثانی محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی وتصویر چتر

عبارت طرف ثانی۔ ضرب دار الخلافہ شاہجہان آباد سنہ جلوس میمنت مانوس۔

ایضاً۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۱۹ جلوس۔

عبارت طرف اول۔ سکہ مبارک صاحبقران ثانی محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی و تصویر چتہ۔

عبارت طرف ثانی۔ ضرب نرکا و تصویر مار پیچان۔

ایضاً۔ شکل مدور۔ خط نستعلیق سنہ ۱۱ جلوس۔

عبارت طرف اول۔ اکبر شاہ بادشاہ غازی۔

عبارت طرف ثانی۔ جلوس میمنت مانوس۔

ایضاً۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۲۶ جلوس۔

عبارت طرف اول۔ سکہ مبارک محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی۔

عبارت طرف ثانی۔ جلوس میمنت مانوس ضرب فرخندہ بنیاد حیدر آباد۔

سکہ سراج الدین محمد ابو ظفر بہادر شاہ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۲۰ جلوس سنہ ۱۲ھ

عبارت طرف اول۔ محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی۔

عبارت طرف ثانی۔ سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب سوائی جے پور

ایضاً۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۹ جلوس ۱۲۶۳ھ

عبارت طرف اول۔ سکہ مبارک محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی۔

عبارت طرف ثانی۔ سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب سوائی جے پور و تصویر جھاڑ۔

واضح ہو کہ اکثر سلاطین مغلیہ کے متعدد سکے تھے جنمین ایک ہی عبارت تھی صرف مقام ضرب علیحدہ علیحدہ تہا اس لئے سب سکے اس کتاب مین درج نہین کئے گئے۔ فقط وہ سکے داخل کتاب ہذا کئے گئے جنکی عبارت مین ایک دوسرے سے فرق تھا۔ بعض سلاطین کے سکے اس لئے مکرر درج کئے گئے ہین کہ سکہ ہائے مندرجہ قبل مین صرف ایک طرف کی عبارت تھی اِن سکون مین دونون جانب کی عبارت مرقوم ہے۔

سکہ ہای دیگر سلاطین ہند

سکہ علاء الدین مسعود غوری شکل مدور خط ثلث

عبارت طرف اول۔ السلطان الاعظم علاء الدنیا والدین ابوالمظفر مسعود شاہ السلطان۔

عبارت طرف ثانی۔ فی عہد الامام المستعصم امیر المومنین۔

سکہ ناصر الدین محمود غوری۔ شکل مدور خط ثلث

عبارت طرف اول۔ السلطان الاعظم ناصر الدنیا والدین ابوالمظفر محمود بن السلطان۔

عبارت طرف ثانی۔ فی عہد الامام المستعصم امیر المومنین۔

سکہ غیاث الدین بلبن۔ شکل مدور خط ثلث۔

عبارت طرف اول۔ السلطان الاعظم غیاث الدنیا والدین ابوالمظفر بلبن السلطان ضرب ہذہ الفضۃ بحضرۃ دہلی۔

عبارت طرف ثانی الامام المستعصم امیر المومنین۔

سکہ سید محمد شاہ۔ شکل مدور خط ثلث۔

عبارت طرف اول۔ السلطان الاعظم ابوالمحامد محمد شاہ ابن فرید شاہ ابن خضر شاہ سلطان

عبارت طرف ثانی۔ امیر المومنین خلدت خلافتہ فی دار الامن۔

سکہ شیر شاہ۔ شکل مدور خط ثلث۔

عبارت طرف اول شیر شاہ السلطان خلد اللہ ملکہ وسلطانہ فرید الدنیا والدین ابوالمظفر۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ السلطان العادل ابوبکر عمر عثمان علی۔

ایضاً۔ شکل مدور خط ثلث وناگری سنہ ۹۴۷ھ ۔ عبارت طرف اول۔ شیر شاہ

السلطان خلد اللہ ملکہ وسلطانہ فرید الدنیا والدین ابو المظفر سری شیر شاہ بخط ناگری۔

عبارت طرف ثانی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ السلطان العادل ابو بکر عمر عثمان علی۔

ایضاً شکل مدور خط ثلث و ناگری ۹۴۸ھ

عبارت طرف اول۔ شیر شاہ السلطان خلد اللہ ملکہ ابو المظفر فرید الدنیا والدین السلطان العادل سری شیر شاہ بخط ناگری۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر و عمر و عثمان و علی۔

ایضاً۔ شکل مدور خط ثلث و ناگری ۹۴۸ھ

عبارت طرف اول۔ شیر شاہ سلطان خلد اللہ ملکہ ابو المظفر فرید الدنیا والدین ضرب آگرہ۔ سری شیر شاہ بخط ناگری۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ابا بکر الصدیق عمر الفاروق عثمان علی کرم اللہ تعالیٰ

ایضاً۔ شکل مدور خط ثلث و ناگری ۹۴۹ھ

عبارت طرف اول۔ ابو المظفر فرید الدنیا والدین شیر شاہ السلطان جہان شاہ خلد اللہ ملکہ سری شیر شاہ بخط ناگری۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ السلطان العادل ابا بکر عمر عثمان علی

سکہ اسلام شاہ۔ شکل مدور خط ثلث و ناگری۔

عبارت طرف اول۔ سلطان اسلام شاہ بن شیر شاہ خلد اللہ ملکہ سری اسلام شاہ بخط ناگری

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

ایضاً۔ شکل مدور خط ثلث و ناگری ۹۵۳ھ

عبارت طرف اول۔ سلطان اسلام شاہ بن شیر شاہ خلد اللہ ملکہ سری اسلام شاہ بخط ناگری

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ۔ محمد رسول اللہ۔ السلطان العادل۔

ایضاً۔ شکل مدور خط ثلث طغرائی و ناگری۔

عبارت طرف اول۔ سلطان اسلام شاہ بن شیر شاہ خلد اللہ ملکہ سری اسلام شاہ بخط ناگری

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ابو بکر صدیق۔ عمر فاروق۔

سکہ محمد عادل شاہ۔ شکل مدور خط ثلث۔

عبارت طرف اول۔ محمد عادل شاہ خلد اللہ ملکہ۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

سکہ جات مختلف سلاطین و والیان اسلام

دینار ہارون الرشید

عبارت سنہ ۱۸۶ھ ست وثمانین ومائۃ ضربتہ ہارون الرشید۔

(واضح ہو کہ ہارون الرشید عباسی کے وزیر جعفر برمکی نے خالص سونے کا سکہ جاری کیا تھا اور وہ سونا اوسوقت زر جعفری کہلاتا تھا بلکہ عرب میں ابتک خالص سونے کو زر جعفری کہتے ہیں)

دینار امین ابن ہارون رشید۔ عبارت سنہ ۱۹۵ھ خمس وتسعین ومائۃ ضربتہ الامین بن ہارون الرشید۔

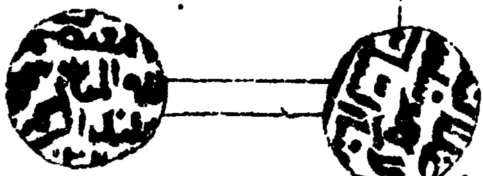
دینار۔ مامون بن ہارون رشید۔ عبارت سنہ ۲۰۹ھ تسع ومائتین۔ المامون بن ہارون الرشید۔

ایضاً۔ المتوکل بن معتصم۔ عبارت سنہ ۲۳۲ھ ماتین وثلثین المتوکل بن المعتصم۔

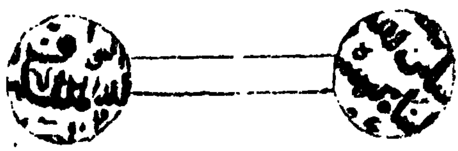
ایضاً۔ مکتفی بن معتضد عباسی عبارت سنہ ۲۹۵ھ خمس وتسعین ومائتین المکتفی

بن المعتضد العباسی کل ذالک ضربۃ بغداد۔

سکہ مس معتصم باللہ خلیفہ بغداد ۔ وزن ایک تولہ چار ماشہ



سکہ مس واثق باللہ خلیفہ بغداد ۔ وزن ساڑھے سات ماشہ



ربع دینار۔ سیف الدولۃ الہمدانی ضرب فی حلب سنہ ۳۲۵ سنۃ ثلثمائۃ وخمس وعشرین

سکہ الحاکم بامر اللہ الفاطمی والی مصر۔ عبارت سنہ ۳۹۵ سنۃ خمس وتسعین ضربۃ الحاکم بامر اللہ الفاطمی بمصر۔

ایضاً۔ شکل مدور خط نسخ۔

عبارت طرف اول فی زمان الامام امیر المومنین الحاکم بامر۔

عبارت طرف ثانی۔ اللہ ابو العباس احمد خلد ملکہ

ایضاً۔ شکل مدور خط ثلث۔

عبارت طرف اول۔ الحاکم بامر اللہ۔

عبارت طرف ثانی۔ ابو العباس احمد

سکہ الحافظ لامر اللہ الفاطمی۔ عبارت سنہ ۵۲۶ خمس مائۃ وست وعشرین الحافظ لامر اللہ الفاطمی۔

سکہ احمد شاہ درانی کابلی۔ شکل مدور خط نستعلیق۔

عبارت طرف اول ۔ سکہ زن بر سیم و زر از اوج ماہی تا بماہ + حکم شد از قادر بیچون باحمد بادشاہ۔

عبارت طرف ثانی۔ ضرب احمد نگر فرخ آباد سنہ جلوس میمنت مانوس۔

ایضاً۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۱۴ جلوس ۱۱۷۴ھ

عبارت طرف اول ۔ سکہ زن بر سیم و زر از اوج ماہی تا بماہ + حکم شد از قادر بیچون باحمد بادشاہ۔

عبارت طرف ثانی۔ ضرب بریلی سنہ جلوس میمنت مانوس۔

ایضاً۔ شکل مدور طرف اول نسخ طرف ثانی نستعلیق۔

عبارت طرف اول۔ ضرب احمد شاہ السلطان۔

عبارت طرف ثانی۔ بزر و سیم فرد ز جلوس میمنت مانوس۔

سکہ تیمور شاہ بن احمد شاہ درانی۔

چرخ می آرد طلا و نقرہ از خورشید و ماہ + تا زند بر چہرہ نقش سکہ تیمور شاہ

سکہ سلطان مظفر بادشاہ گجرات۔ شکل مدور خط طغرا سنہ ۹۵۶ھ

عبارت طرف اول۔ السلطان عبد اللہ مظفر شاہ محمود۔

عبارت طرف ثانی۔ شمس الدنیا والدین ہو اللہ تعالیٰ۔

ایضاً۔ سکہ نقرئی۔ شکل مدور وزن ۷ ماشہ

المؤید لدین اللہ — السلطان مظفر محمود

سکہ مس سلطان محمود گجراتی۔ شکل مدور وزن ۷ ماشہ ۶ رتی۔

المؤید	ابوالمغازی
بنصر اللہ	محمود شاہ السلطان

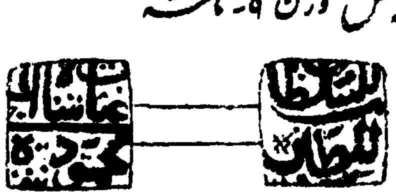
سکہ نقرئی سلطان غیاث الدین خلجی مانڈوی شاہ مالوہ۔ شکل مربع نصف روپیہ کا وزن ۵ ماشہ ۴ رتی

الخلجی بن محمود شاہ	الواثق بالملک الملتجی
السلطان خلد ملکہ	ابوالفتح غیاث شاہ

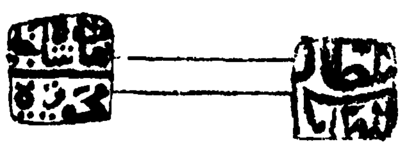
سکہ نقرئی سلطان محمود خلجی مانڈوی شاہ مالوہ شکل مربع۔ نصف روپیہ کا وزن ۵ ماشہ ۱ رتی

الخلجی ناصر الدین	الواثق بالملک القوی
بن سلطان خلد	السلطان محمود
ملکہ سنہ ۹۱۶	

ایضاً۔ سکہ مس وزن ۹۔ ماشہ



ایضاً



ایضاً۔ شکل مربع خط ثلث سنہ ۸۸۳ھ

عبارت طرف اول۔ الواثق بالملک الملتجی ابوالفتح غیاث شاہ۔

عبارت طرف ثانی۔ السلطان محمود شاہ خلد ملکہ

ایضاً۔ شکل مدور خط ثلث سنہ ۱۲۳ھ

عبارت طرف اول۔ خباش شاہ ابو الفتح ضرب بدر الملک السلطانی شادی آباد

عبارت طرف ثانی فی عہد السلطان ابن السلطان خلیفۃ الزمانی۔

سکہ حضرت عمر بن الخطابؓ۔

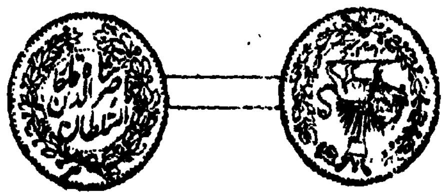
سکہ طلائی۔ لا الہ الا اللہ۔ الحمد للہ یا سورۂ قل ھو اللہ۔

(قل ھو اللہ احد والی اشرفیاں احدیہ کہلاتی تھیں)

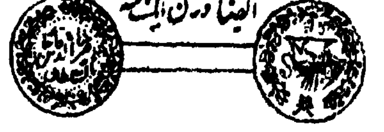
سکہ سلطان محمود غزنوی۔ جو بمقام لاہور ساتویں سال جلوس میں جاری ہوا۔

عبارت۔ یمین الدولہ محمود سلطان بن ناصر الدین سبکتگین بت شکن۔

سکہ نقرئی ناصر الدین قاچار شاہنشاہ ایران۔



ایضاً وزن ایک ماشہ



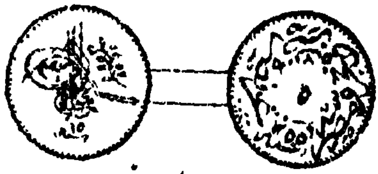
سکہ بادشاہ ایران ÷ (نام بادشاہ کا معلوم نہیں ہوا) شکل مدور خط نسخ و نستعلیق سنہ ۱۲۱۵ھ۔ عبارت طرف اول

لطف حق تا کہ در جہان باقیست ÷ سکہ صاحب الزمان باقیست

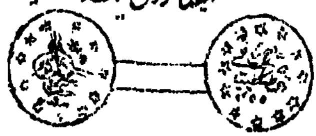
عبارت طرف ثانی۔ انا حجۃ اللہ خاصۃ بخط نسخ مصطفیٰ وسط محمد مرتضیٰ وسط علی جعفر و باہر
و موسیٰ ایک حسین و دو حسن۔

سکۂ مس سلطان عبدالمجید خان سلطان ٹرکی یعنی روم مروجہ مصر

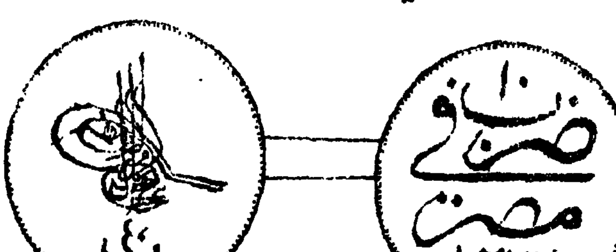
وزن ۶ ماشہ ۵ رتی۔



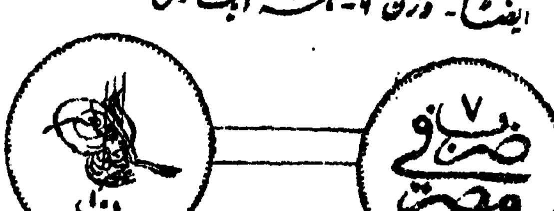
ایضاً وزن ایک ماشہ ۲ رتی



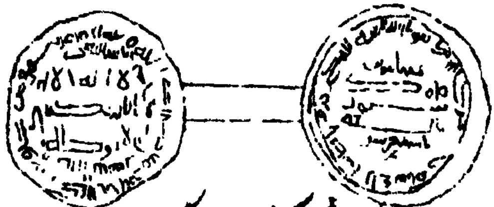
سکۂ مس سلطان عبدالعزیز خان والی روم مروجہ مصر وزن دو تولہ ایک ماشہ



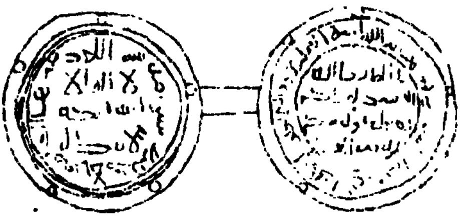
ایضاً۔ وزن ۶۔ ماشہ ایک رتی۔



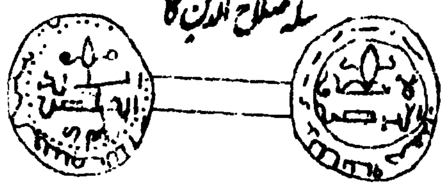
سکہ خلیفہ المامون کا سنہ ۲۱۸ھ کا



سکہ دمشق کے خلیفہ اموی کا سنہ ۱۰۱ھ کا



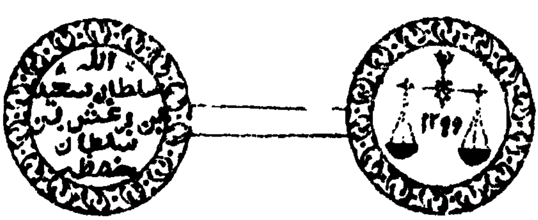
سکہ صلاح الدین کا



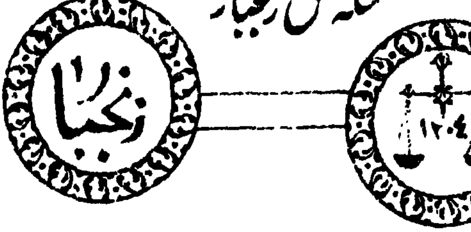
سکہ طولون کا سنہ ۱۵ھ کا



سکہ مس سلطان سعید بن سلطان برغش والی زنجبار



سکہ مس زنجبار



سکہ طلائی بخارا

عبارت طرف اول۔ مظفر الدین۔

عبارت طرف ثانی۔ ضرب بخارای شریف۔

سکہ بخارا۔ حمد شاہ معصوم والی بخارا۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۱۲ جلوس ۱۲۵ھ

عبارت طرف اول۔ رحمت باد بر معصوم غازی۔

عبارت طرف ثانی۔ ضرب بخارای شریف۔

سکہ شاہ زمان والی کابل۔ شکل مدور خط ثلث سنہ ۳ جلوس۔

عبارت طرف اول۔ شاہ زمان بادشاہ غازی محمد صاحبقران۔

عبارت طرف ثانی۔ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔

سکہ امیر شیر علیخان والی کابل۔

جمال دولت پاینده قسمت ازلی ست ✤ زلعبد و دست محمد امیر شیر علی ست

سکہ قدیم نقرئی امیر عبد الرحمن خان والی کابل

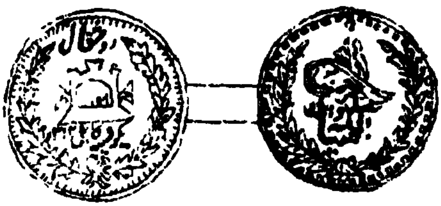


امیر عبدالرحمن خان والی کابل کا جدید سکہ جسپر امیر کی تصویر اور یہ خطاب ہے۔

امیر عبدالرحمن خان شمس الدہر ابن امیر غازی۔

امیر عبدالرحمن کا جدید روپیہ۔ پہلے اس امیر کا روپیہ مثل قدیم روپیہ کابل کے تھا یعنی ایک طرف ضرب دار الحکومت او سنہ اور دوسری طرف صرف امیر عبدالرحمن خان مگر ۲۵۔ مئی ۱۸۹۶ء بروز عید الضحیٰ جب قوم افغانستان نے امیر کو ضیا الملت والدین کا خطاب دیا اوسوقت سے سکہ پر ایک طرف یہ الفاظ اور دوسری طرف معرکہ ہوتا ہے۔

امیر عبدالرحمن کا مشین کا بنا ہوا روپیہ۔

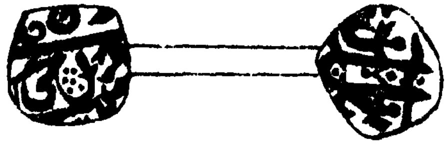


واضح ہو کہ افغانستان کا مسی سکہ پاؤ آنہ اور آدہ آنہ ہے اور نقرئی سکہ روپیہ۔ قران اور تنگا ہے۔

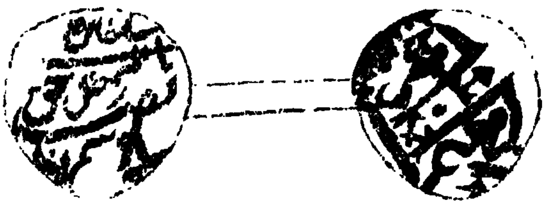
سکہ امیر حبیب اللہ خان حال والیٔ کابل۔

ایک طرف سجا تر کی امیر کے نام کا طغرا۔ اور دوسری طرف ایک مسجد نقش ہے جسکے اطراف جھنڈے اور تلوار اور توپیں قایم کی گئی ہیں۔

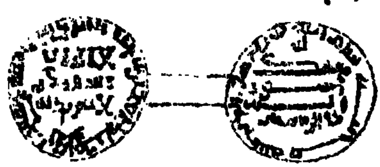
پیسہ عہد واجد علیشاہ بادشاہ اودھ۔ وزن ایک تولہ۔



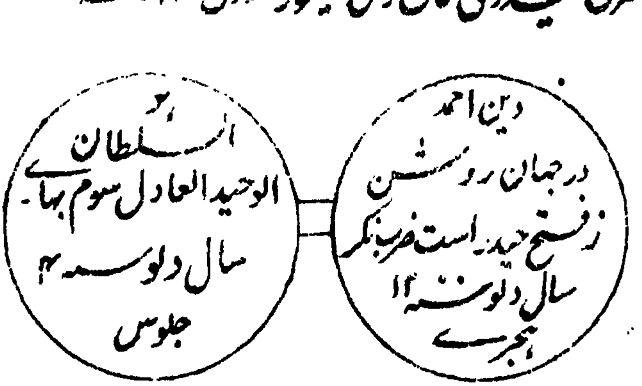
پیسہ عہد واجد علی شاہ بادشاہ اودہ۔ وزن ایک تولہ بوجہ گھسے ہونے کے بوری عبارت پڑھی نہین گئی۔



دینار طلائی۔ وزن ۴ ماشہ۔ اسکے متن مین ایک طرف لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ہے اور دوسری طرف محمد رسول اللہ پڑھنے مین آیا اور ... حاشیہ پر عبارت سکا کوئی نہیں ہے اور مین صرف ضرب ... پڑھنے مین آیا ہے۔ یہ دینار نواب صدیق حسن کے توشکخانہ مین تہا اسکو مولانا ... نقد روان مین درج کیا ہے صورت اوسکی یہ ہے۔



سکہ نقرئی حیدر علی خان والی میسور۔ وزن ۲۳ ماشہ



سکہ حیدر علی خان والی میسور۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ جلوس ۱۱۹۰ھ

عبارت طرف اول۔ دین احمد در جہان از فتح حیدر روشن است۔

ضرب پٹن سال زکی سنہ جلوسی۔

عبارت طرف ثانی۔ ہو السلطان ابو العادل حیدر سوم بہادری۔ سال زکی سنہ

سکہ ٹیپو سلطان (اصلی نام فتح علی خان ٹیپو) خلف حیدر علی خان والی میسور۔ وزن ۱۱ ماشہ

سکہ زد در جہان تا ثانی ✦ شاہ ٹیپو سکندر ثانی

ایک انگریزی مؤرخ لکھتا ہے کہ ٹیپو سلطان کے روپیہ اور اشرفی کا وزن ۲ تولہ دو رتی ہوتا تھا کم نہ تھا۔

سکہ نقرہ یعنی روپیہ نواب شاہجہان بیگم والیہ ریاست بھوپال۔ یہ سکہ سنہ [illegible] میں خالص چاندی کا انگریزی روپیہ کی برابر بنایا گیا۔ اس روپیہ پر نام [illegible] و حرف شین اور سنہ ہجری نقش کیا۔ حرف شین سے مراد شاہجہان بیگم ہے۔

سکہ خان بہادر خان باغی ایام غدر ۱۸۵۷ع۔ شکل مدور خط نستعلیق ۱۲۷۳ھ

عبارت طرف اول سے سکہ زد بر ہفت کشور سایۂ فضل الہ ✦ حامی دین محمد شاہ عالم بادشاہ

عبارت طرف ثانی۔ جلوس میمنت مانوس ضرب [illegible]

سکہ احمد اللہ شاہ عرف نقارہ شاہ باغی ۱۸۵۷ع

سکہ زد بر ہفت کشور خادم محراب شاہ ✦ حامی دین محمد [illegible] بادشاہ

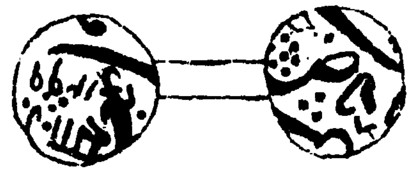
سکہ جات متفرق متعلقہ ہندوستان

سکہ فرمانروائے پنجاب۔ شکل مدور خط نستعلیق۔

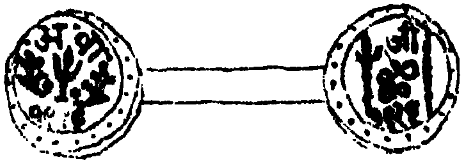
عبارت طرف اول۔ سکہ زد گورو گوبند بر دست تیغ۔

عبارت طرف ثانی۔ ست اکال۔

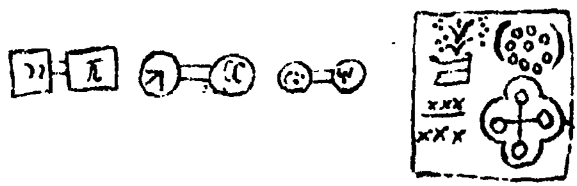
روپیہ سابق بڑودہ کا۔ وزن (۳) ماشہ



پیسہ گوالیار۔ وزن ۵ ماشہ ۷ رتی۔



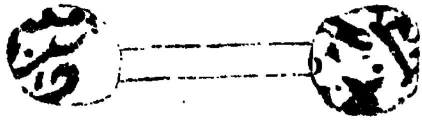
پیسے۔ جو موضع سانچی کانا کھیڑہ ریاست بھوپال مین جسکو عرصہ بیس سال کا ہوا ہوگا پائے گئے تھے انکی صورت یہ ہے۔



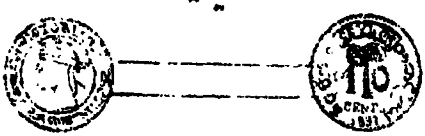
۹۔ جون ۱۸۹۶ء کو راولپنڈی لال کرتی بازار مین منشی تاج محمد کے مکان کے سامنے ایک تالاب سے سیکڑون پرانے سکے نکلے چند انمین اصلی چاندی کے تھے اور چند کانسے کے جنپر چاندی کا ملمع تہا انکے ایک طرف رامچندر اور لچھمن کی تصویرین اور دوسری طرف گورمکھی حروف مین رام نام جب لکھا ہوا تہا باقی حصہ پڑہا نہین گیا۔

سکہ راجہ کمارگپت والی گجرات - جو سنہ ۲۰۰ ع مین ہوا تھا - اس سکہ پر اوسکی تصویر پیجامہ پہنے کوٹ مین بٹن لگائے ہوئے ہے -

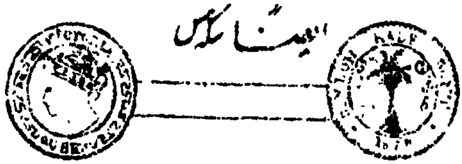
پیسہ مروجہ آگرہ - وزن ۵ - ماشہ



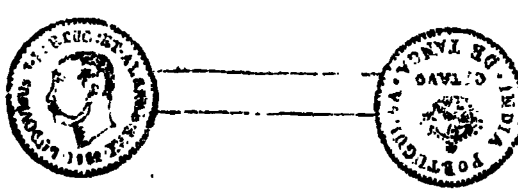
سکہ نقرئی سیلون عہد ملکہ وکٹوریہ قیصرہ ہند وزن ۷ رتی



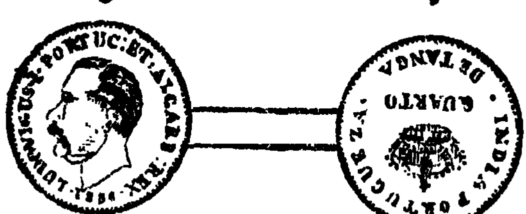
ایضاً سکہ مس



سکہ مس عملداری پرتگیز واقع ہندوستان - وزن ۳ - ماشہ



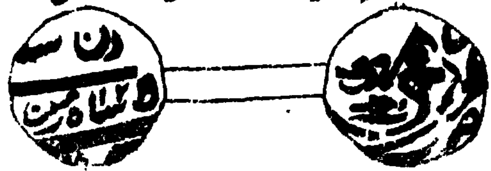
ایضاً - وزن ۶ - ماشہ ۴ رتی



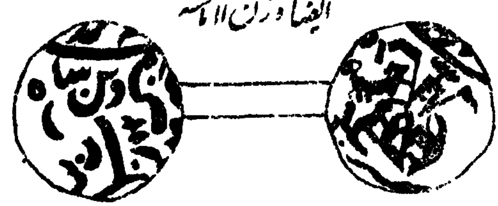
سکہ جات شاہان اودھ

قبل اس کے اسی کتاب میں عبارت سکہ جات شاہان اودھ درج ہوچکی ہے چونکہ اصل سکے بعد کو دستیاب ہوگئے لہذا انکی اشکال اس جگہ دکھلادی گئی ہیں۔

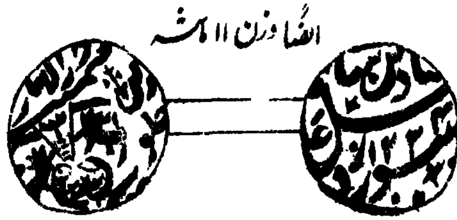
پیسہ غازی الدین حیدر بادشاہ اول اودھ - وزن ۹ ماشہ



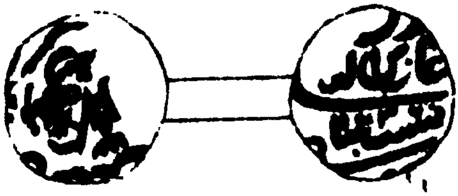
ایضاً وزن ۱۱ ماشہ



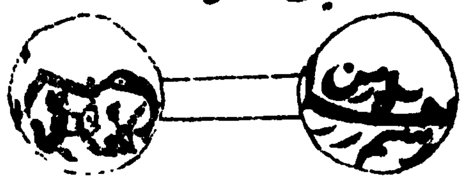
ایضاً وزن ۱۱ ماشہ



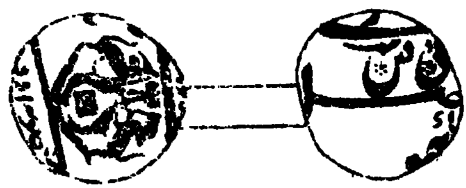
پیسہ غازی الدین حیدر۔ بادشاہ اول اودھ۔ وزن ۱۱ ماشہ



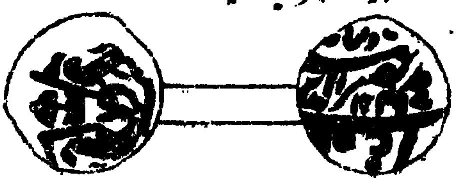
ایضاً وزن ۱۱ ماشہ



ایضاً۔ وزن ایک تولہ



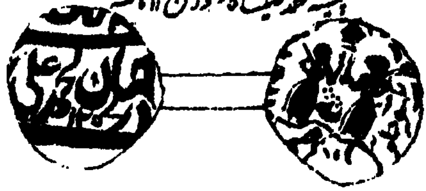
پیسہ نصیر الدین حیدر۔ وزن ۱۱۔ ماشہ



ایضاً وزن۔ ۱۱۔ ماشہ



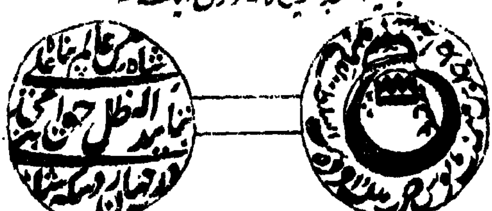
پیسہ محمد علیشاہ - وزن ۱۱ ماشہ



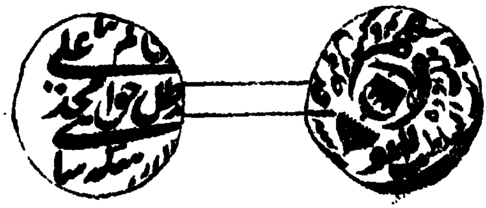
ایضاً - وزن ۱۱ - ماشہ



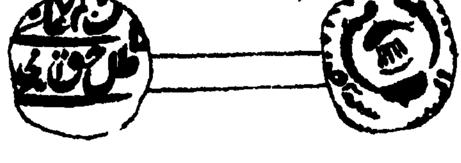
پیسہ امجد علیشاہ - وزن ایک تولہ



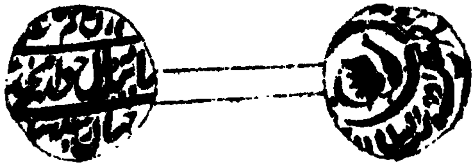
ایضاً - وزن - ۱۱ - ماشہ



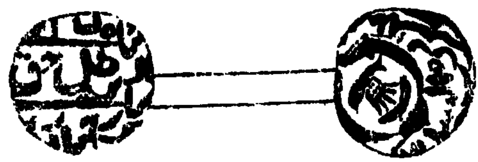
ایضاً وزن - ۱۱ - ماشہ



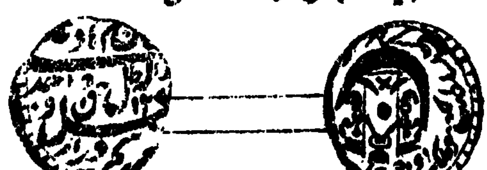
پیسہ امجد علی شاہ۔ وزن ۱۱ ماشہ



ایضاً وزن ۱۱ ماشہ



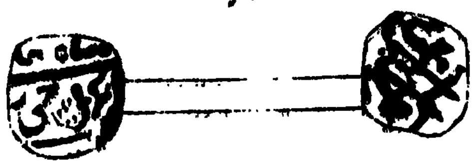
پیسہ واجد علی شاہ۔ وزن ۱۱ ماشہ



ایضاً وزن ۱۱ ماشہ

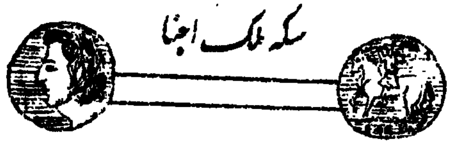


ایضاً۔ وزن ایک تولہ

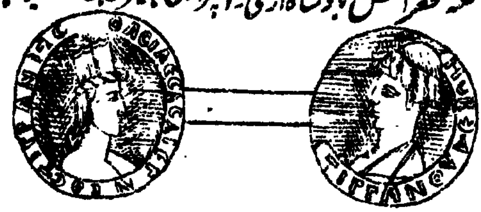


سکہ جات ممالک مختلف

سکہ ملک اجنا



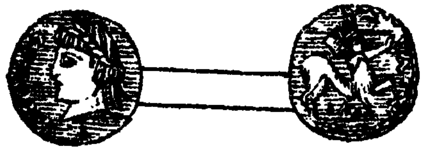
سکہ طغرانس بادشاہ ارمنی۔ اسپر اوسکی ہمشیرہ کی بھی تصویر ہے



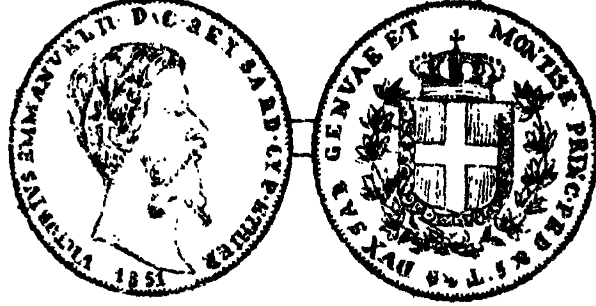
سکہ ولایت توران۔ (اسپر شبیہ ہلاکو خان کی ہے)



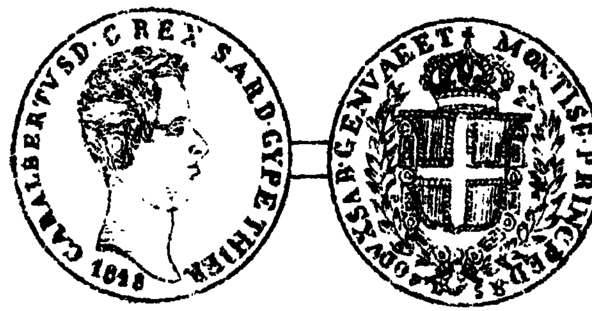
سکہ مس جولیس



سکہ نقرئی ملک جنوائی۔ وزن ۲ تولہ ایک ماشہ



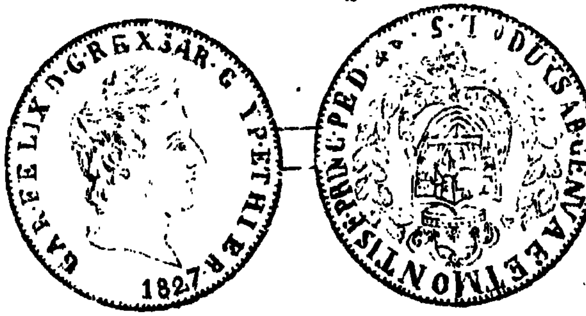
سکہ شاہ البرٹ جنیوا۔ وزن ۲ تولہ ایک ماشہ



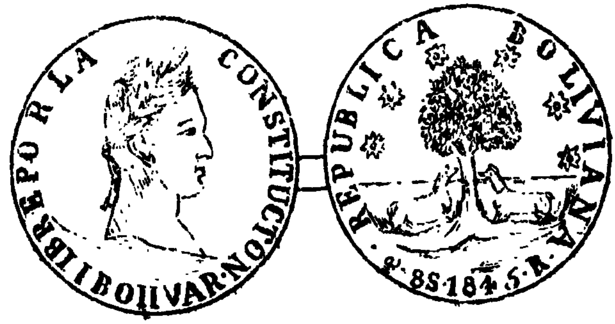
سکہ ملک ہاک۔ وزن ۲ تولہ ۲ ماشہ ۴ رتی



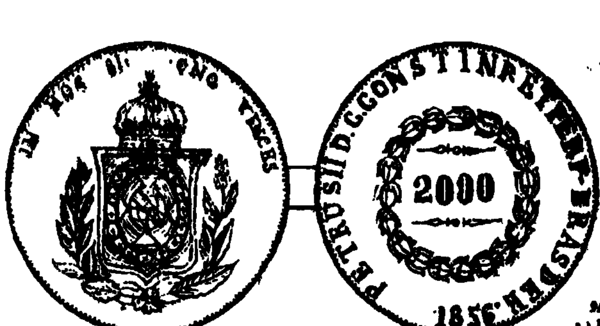
سکہ نقرئی شاہ فیلیکس - وزن ۲ تولہ - ایک ماشہ ۲ رتی



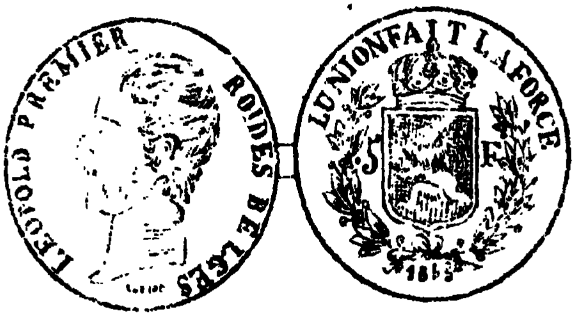
سکہ نقرئی سلطنت جمہوری بولیویانا - وزن ۲ تولہ ۴ ماشہ ۴ رتی



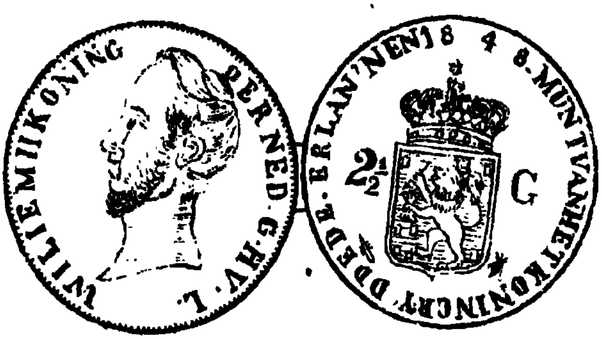
سکہ نقرئی شاہ ونسیس - وزن ۲ تولہ ۴ ماشہ ۲ رتی



سکہ نقرئی شاہ لیاپولڈ۔ وزن ۲ تولہ ۲ ماشہ



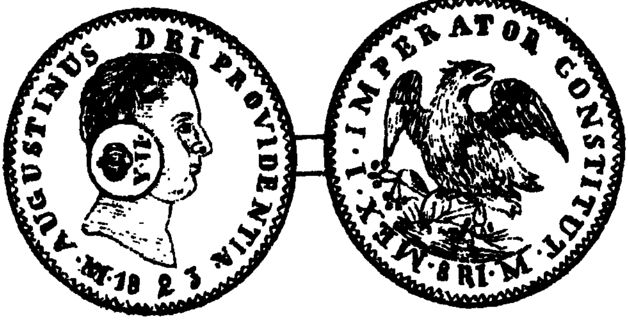
سکہ نقرئی ولیم ثانی شاہ گننگ۔ وزن ۲ تولہ ۲ ماشہ



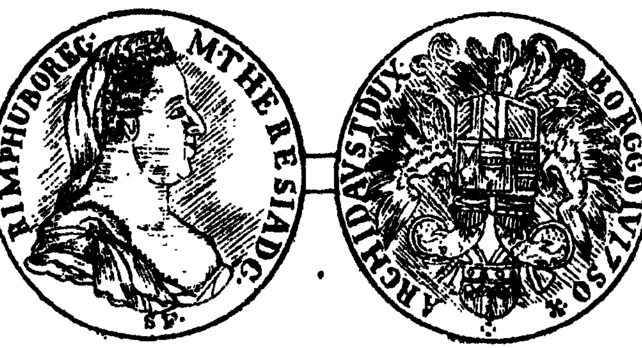
سکہ نقرئی ملک روما نیا وزن ۲ تولہ ۸ ماشہ



سکہ نقرئی ملک پراوی ڈلشیا۔ وزن ۲۔ تولہ ۳ ماشہ



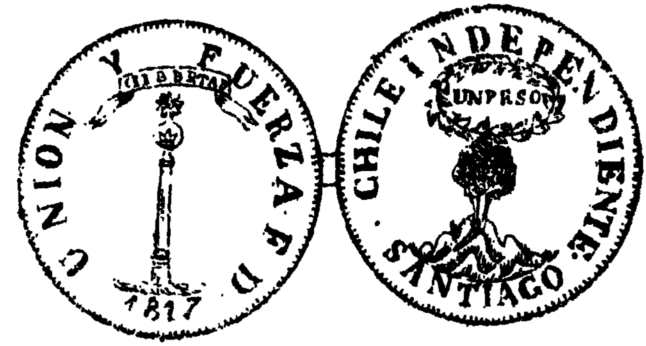
سکہ سلطنت ارچڈا اسٹریلیا ڈکسس برگ کمپنی۔ وزن ۲ تولہ ۴ ماشہ پونے دو رتی



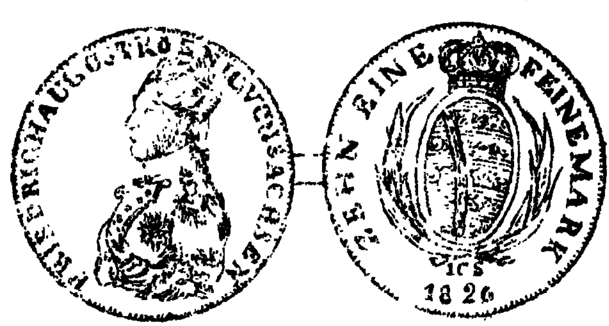
سکہ سلطنت جمہوری بولی ویانہ۔ وزن ۲ تولہ ۳ ماشہ



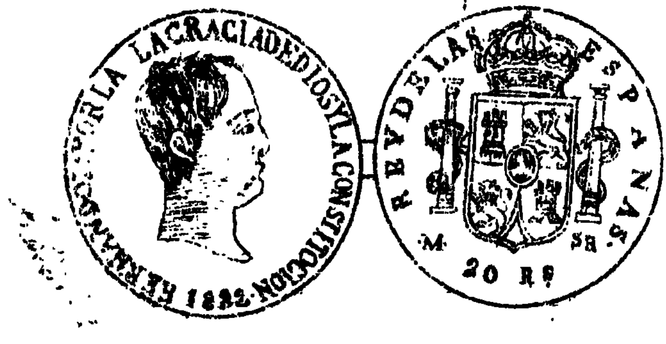
سکہ شاہ چلی سینٹیاگو۔ وزن ۲۔ تولہ ڈھائی ماشہ



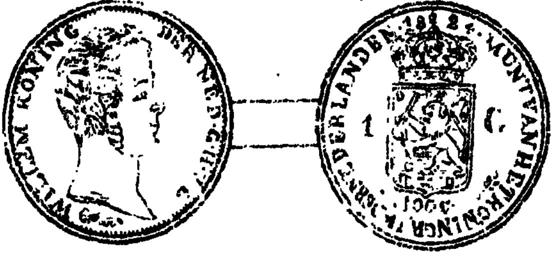
سکہ شاہ فریڈرک اگسٹ کوننگ شاہ سیکسنی۔ وزن ۲ تولہ ۳ ماشہ



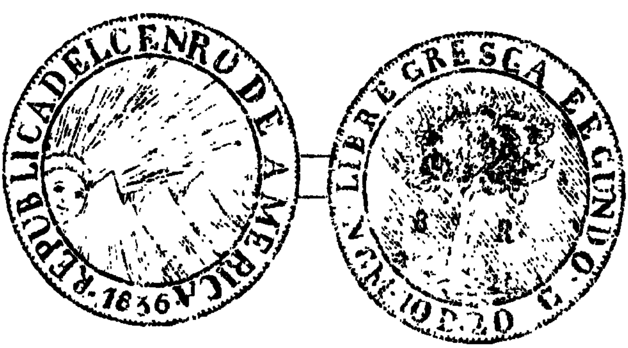
سکہ شاہ فرڈیننڈ ہفتم پرلا گریشیا۔ وزن ۲ تولہ ۳ ماشہ



سکہ شاہ ولیم کوننگ ملک نیدرلینڈ - وزن ۱۱ ماشہ



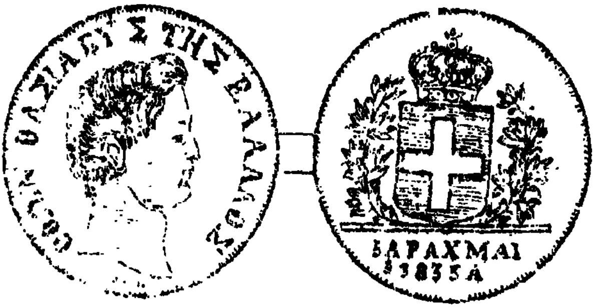
سکہ سلطنت جمہوری امریکہ شمالی - وزن ۲ تولہ ۳ ماشہ ۲ رتی



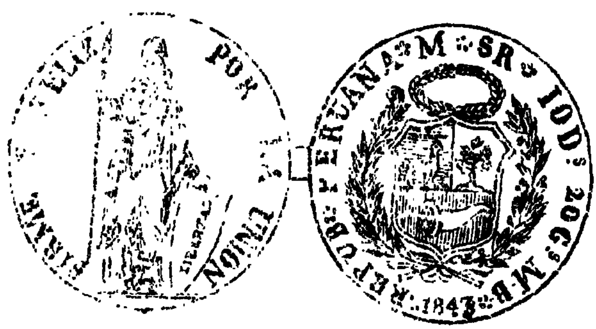
سکہ ملک مکزی کا متعلقہ امریکہ۔ وزن ۲ تولہ ۳۔ ماشہ ۲ رتی۔



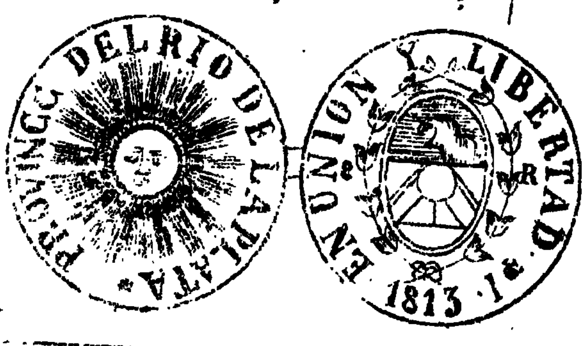
سکہ نقرئی ملک امریکہ - وزن ایک تولہ ... ماشہ



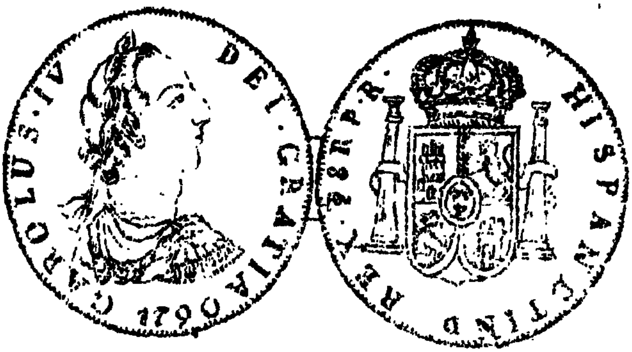
سکہ نقرئی ملک پیرو واقع جنوبی امریکہ - وزن ... تولہ ... ماشہ



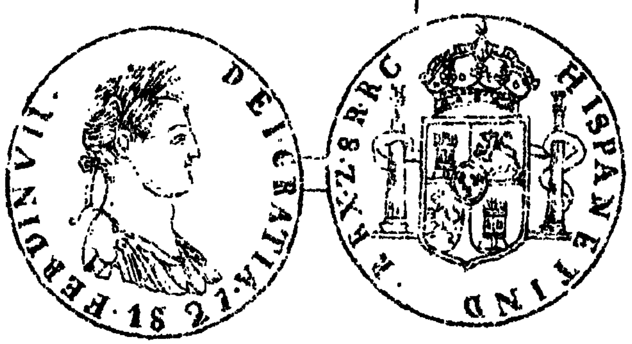
سکہ حاکم علاقہ پلاٹا متعلقہ امریکہ جنوبی - وزن ... تولہ ... ماشہ ... رتی



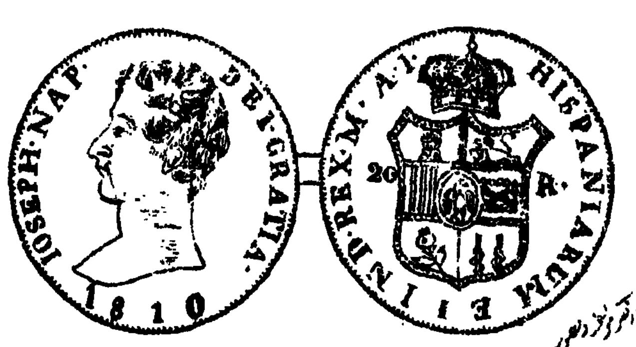
سکہ نقرئی ملک گریٹیا علاقہ امریکہ۔ وزن ۲ تولہ ۳ ماشہ



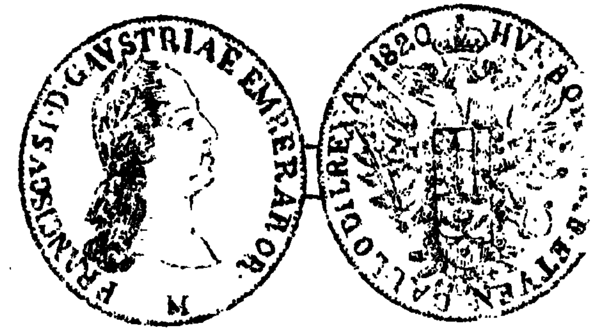
سکہ نقرئی فرڈین ہفتم شاہ گریٹیا۔ وزن ۲ تولہ۔ ۱۱۔ ماشہ



سکہ شاہ ڈوی گریٹیا۔ وزن ۱ تولہ ۳۔ ماشہ ۵ رتی



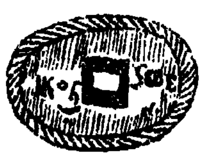
سکہ فرانسس ثانی آسٹریا ۔ وزن ۲۔ تولہ ۴۔ ماشہ



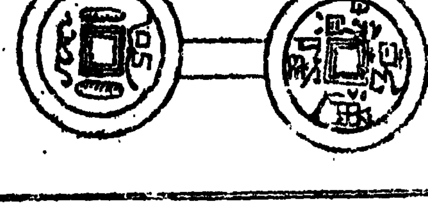


سکہ آسٹریا ہنگری

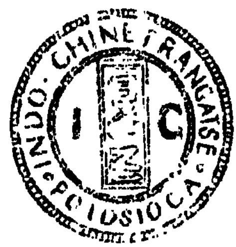
سکہ چین ۔ اسکے بیچ مین ایک سوراخ ہوتا ہے کہ اوسمین ڈورا پرو کر رکھ سکین +



ایضاً سکہ برنجی ۔ وزن ۴۔ ماشہ اسکے بیچ مین ایک مربع سوراخ ہے ۔



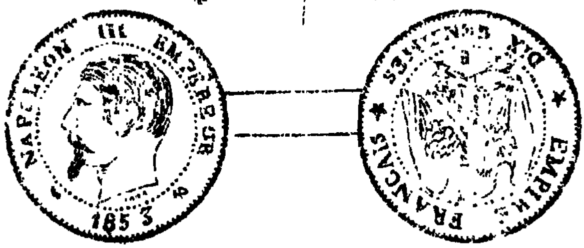
سکہ کوچین چائنا علاقہ فرانس



سکہ فرانس



سکہ مس نپولین سوم شاہ فرانس بہ وزن ۹ ماشہ



سکہ سوئٹزرلینڈ



سکہ اٹلی



سکہ یونان



سکہ پیس پرتگال - وزن ۲ ماشہ ۵ رتی



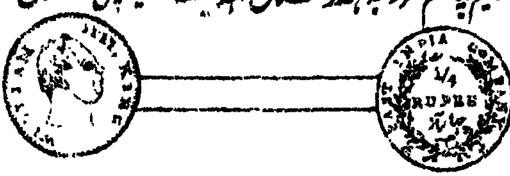
سکہ لکسمبرگ



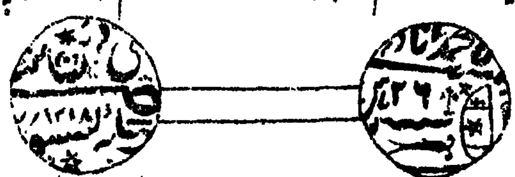
سکہ جمہوریہ ارجنٹاین



چوانی ولیم چہارم مروجہ ہندوستان عہد ایسٹ انڈیا کمپنی۔ وزن ۳ ماشہ

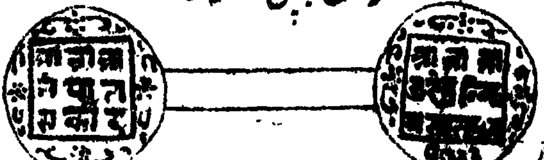


روپیہ شاہ عالم مروجہ بنارس۔ وزن ۲۔ ڈرام ۱/۲ ۲ اسکروپل

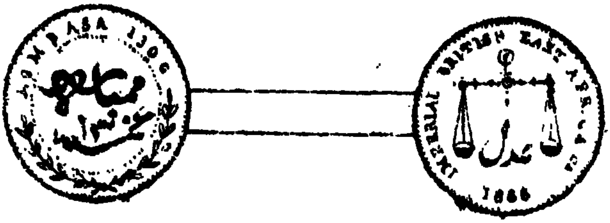


موضع مرزامراد ضلع بنارس مین سنہ ۱۳۱۲ھ مین چند پرانے سکّے ہندوؤن کے عہد حکومت کے نکلے ہین جنمین بعض سکّے دس دس روپیہ کو فروخت ہوئے۔ اسی سال جزیرہ کریٹ سلطنت ٹرکی مین ایک آثار قدیمہ جو کھودا گیا ہے اوسمین ایک سکہ نکلا ہے جسپر گریکی زبان کے حروف منقش ہین اس سکہ پر جو سنہ منقوش ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈھائی ہزار برس کا ہے۔

سکہ نیپال۔ وزن ۵ ماشہ



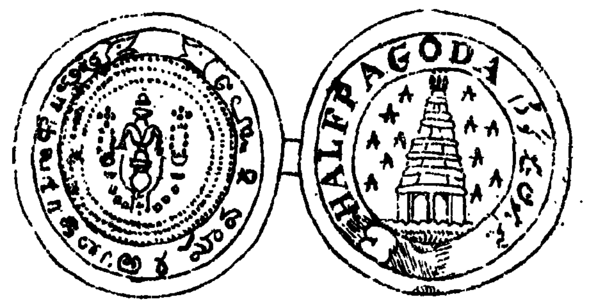
سکۂ مس ممباسہ



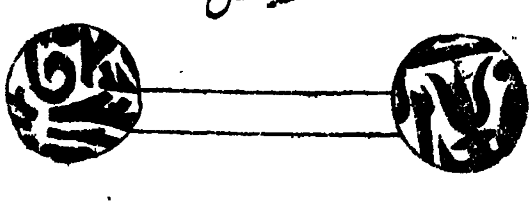
سکہ جات

کہ نام صاحبان سکہ اور ممالک کا معلوم نہیں ہوا

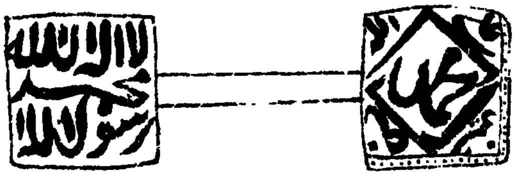
سکہ عدد ۱ نصف پیگوڈا۔ وزن ایک تولہ دس ماشہ



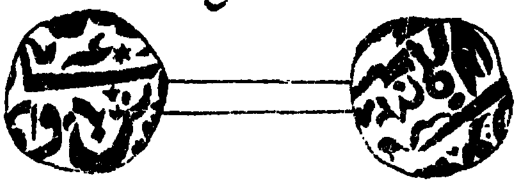
سکہ مس



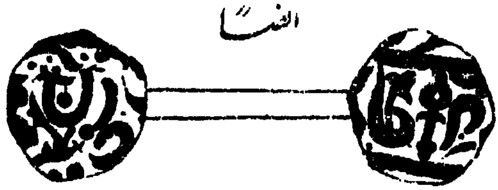
سکہ نقرئی ۔ وزن ۳ ڈرام ۶ گرین



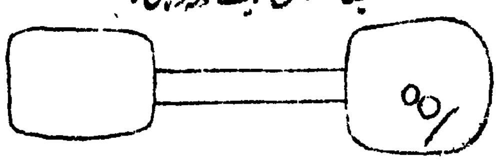
سکہ مس



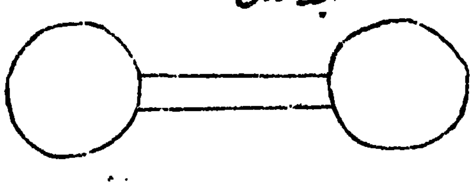
ایضاً



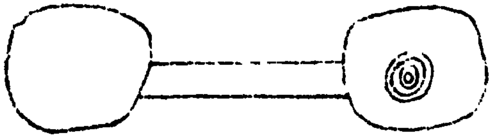
ایضاً ۔ وزن ایک تولہ ڈہائی ماشہ



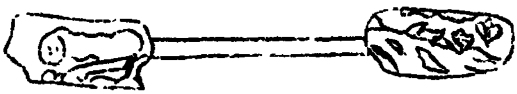
ایضاً وزن ۱۱ ماشہ



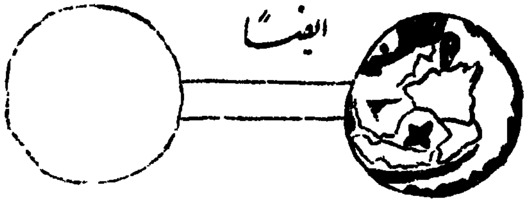
سکۂ مس۔ وزن ایک تولہ ڈھائی ماشہ



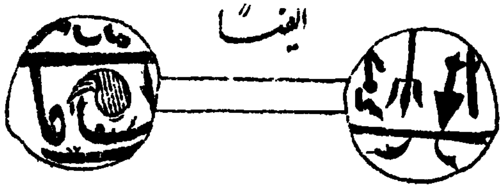
ایضاً۔ وزن۔ ساڑھے سات ماشہ



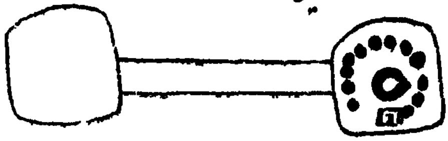
ایضاً



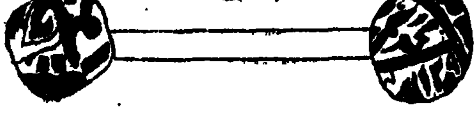
ایضاً



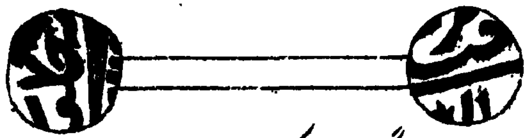
ایضاً۔ وزن ۵ ماشہ



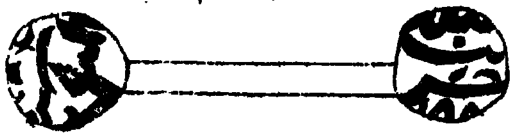
ایضاً



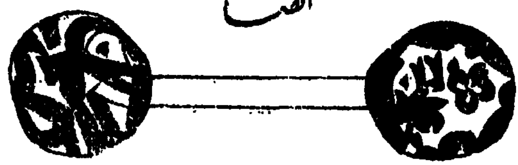
سکہ مس۔ وزن ۷ ماشہ



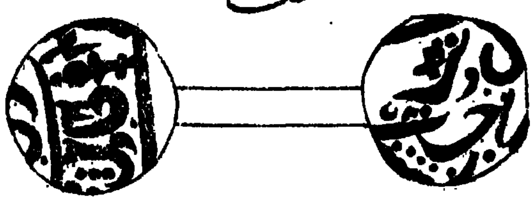
ایضاً۔ وزن ایک تولہ پونے چار ماشہ



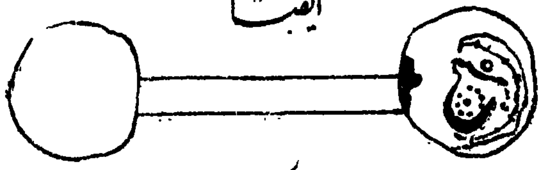
ایضاً



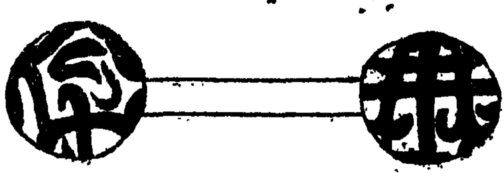
ایضاً



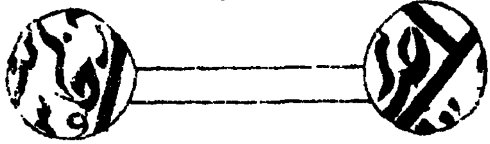
ایضاً



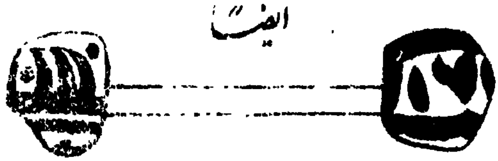
ایضاً۔ وزن ایک تولہ ۳ ماشہ



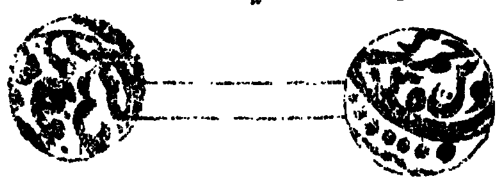
سکہ مس



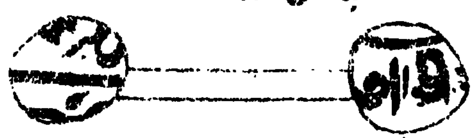
ایضاً



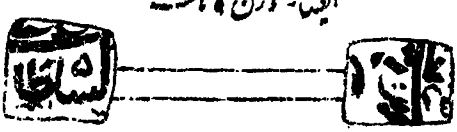
ایضاً - وزن - ایک تولہ - ۹ ماشہ



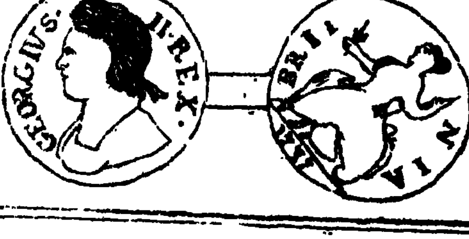
ایضاً وزن - ساڑھے آٹھ ماشہ



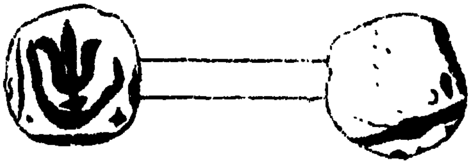
ایضاً - وزن ۵ ماشہ



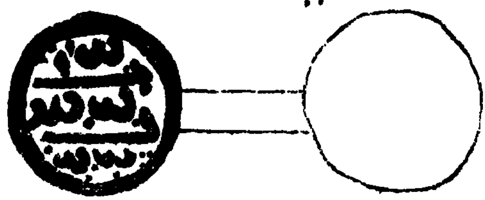
ایضاً - وزن ایک تولہ



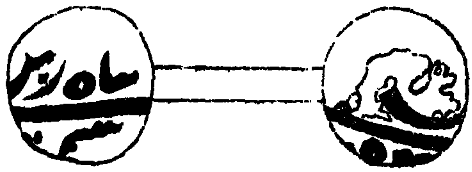
سکۂ مس - وزن ایک تولہ ۳ - ماشہ ۲ - رتی -



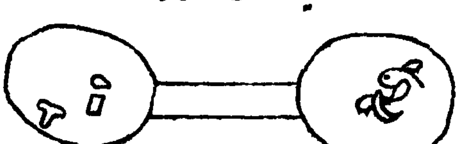
سکہ برنجی - وزن ۵ ماشہ ۱ رتی -



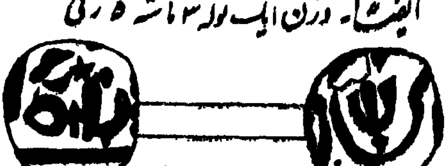
سکہ مس - وزن ساڑھے دس ماشہ



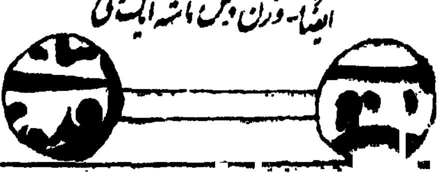
ایضاً وزن ڈھائی تولہ



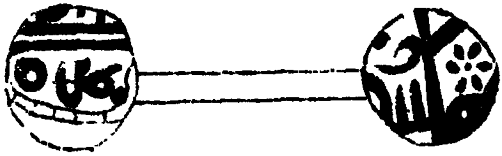
ایضاً - وزن ایک تولہ ۳ ماشہ ۵ رتی



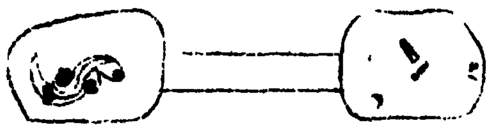
ایضاً - وزن دس ماشہ ایک رتی



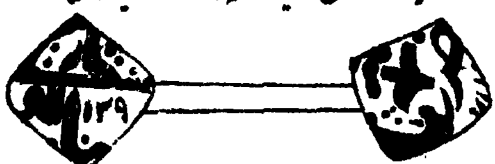
سکہ مس۔ وزن ۴ ماشہ ایک رتی



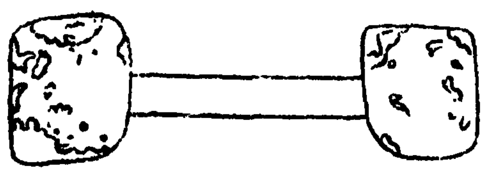
ایضاً۔ وزن۔ ایک تولہ۔ ۸ ماشہ



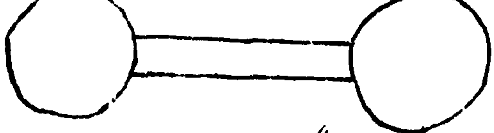
ایضاً۔ وزن۔ ایک تولہ ۲ ماشہ ایک رتی۔



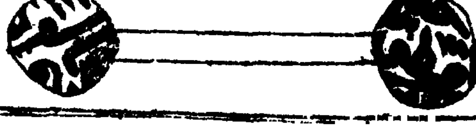
ایضاً۔ وزن دس ماشہ ۷ رتی



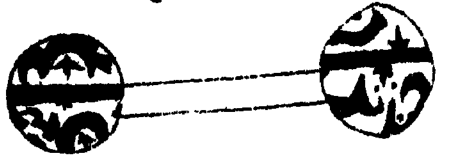
ایضاً۔ وزن ڈیڑھ تولہ۔ ۴ رتی



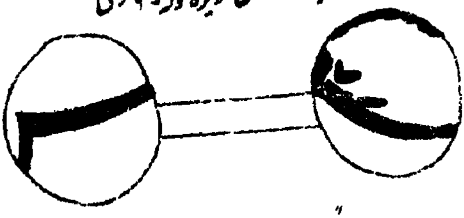
ایضاً۔ وزن۔ ۸ ماشہ



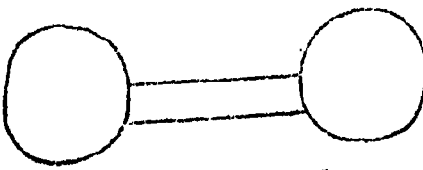
سکہ مس ۔ وزن ۔ دس ماشہ



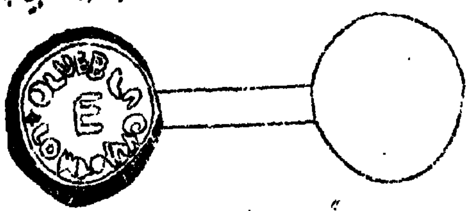
ایضاً ۔ وزن ڈیڑہ تولہ ۔ ۲ رتی



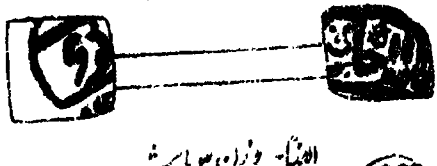
ایضاً ۔ ساڑھے ۔ دس ماشہ



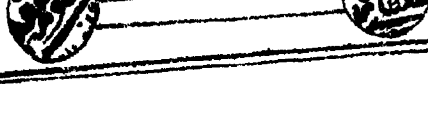
ایضاً ۔ وزن ایک تولہ ۹ ۔ رتی ۔ (اس سکہ کے حروف کھدے ہوئے ہیں ابھرے ہوئے نہیں ہیں)



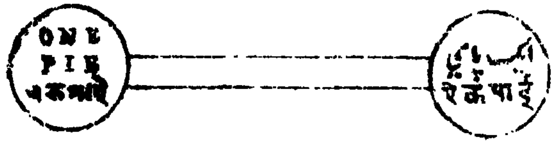
ایضاً ۔ وزن ڈیڑہ تولہ



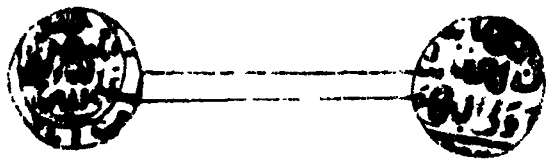
ایضاً ۔ وزن سوا ماشہ



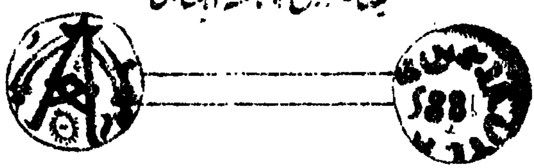
سکہ پیس۔ وزن ایک ماشہ ۵ رتی



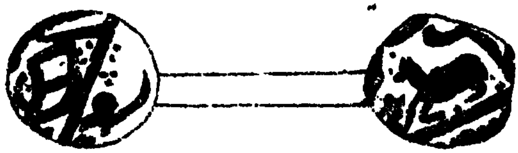
ایضاً۔ وزن گیارہ ماشہ



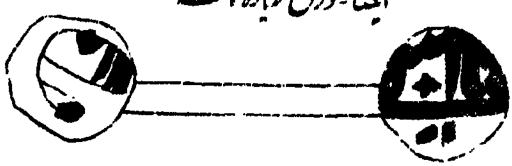
ایضاً۔ وزن ۹ ماشہ ایک رتی



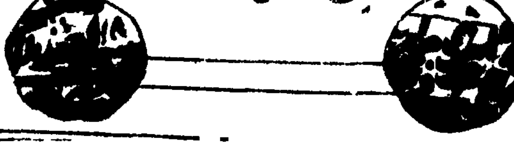
ایضاً۔ وزن سوا تولہ



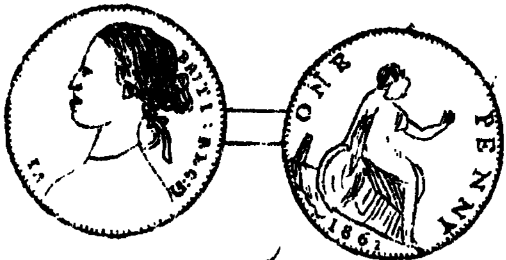
ایضاً۔ وزن گیارہ ماشہ



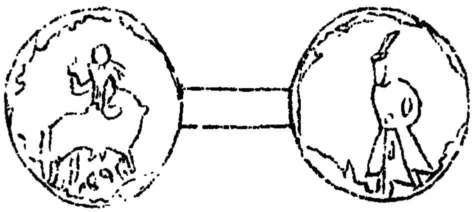
ایضاً۔ وزن ۶۔ ماشہ



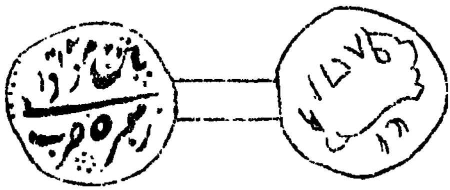
سکہ مس وزن ۹ - ماشہ



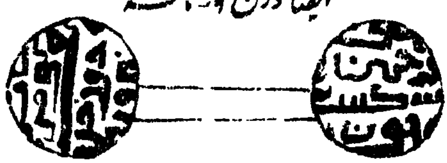
ایضاً - وزن ایک تولہ - ۳ - ماشہ



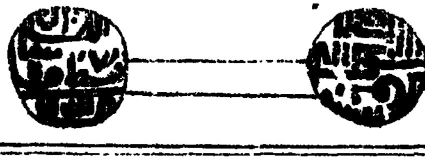
ایضاً - وزن ۵ - ماشہ



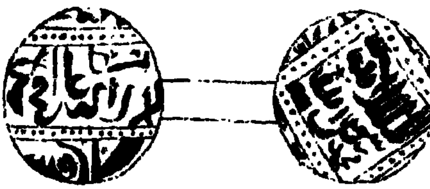
ایضاً وزن ۹ - ماشہ



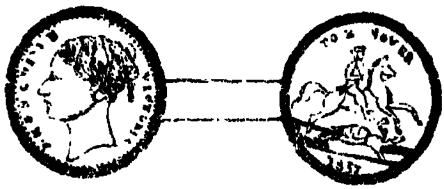
ایضاً وزن ۰ ماشہ



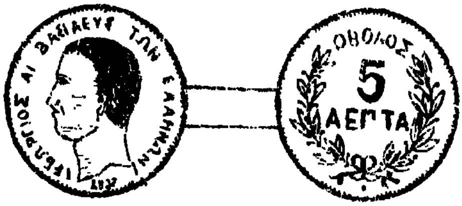
سکہ طلائی



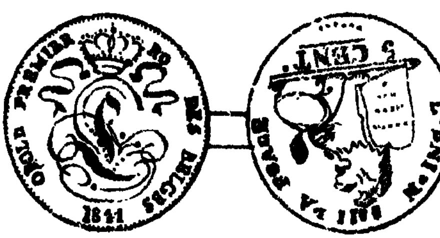
سکہ برنجی ۔ وزن ۔ ۳ ماشہ ۵ رتی ۔



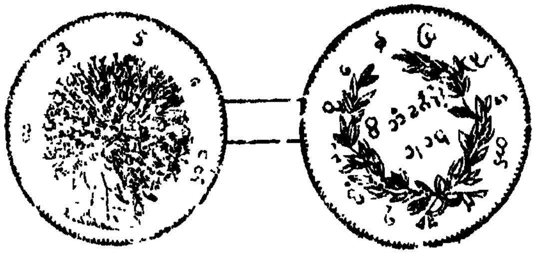
سکہ مس



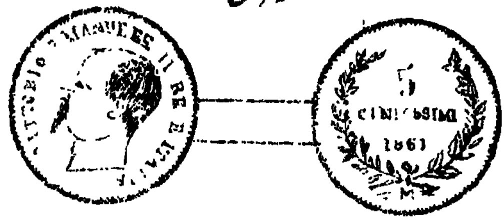
ایضاً ۔ وزن ۶ ۔ ماشہ ۴ ۔ رتی ۔



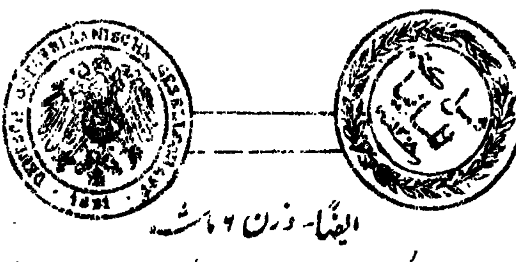
سکہ نقرئی - وزن ایک تولہ



سکہ مس

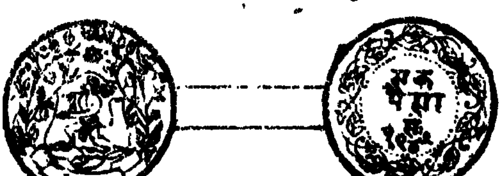


ایضاً - وزن ۸ ماشہ ۵ رتی



ایضاً - وزن ۶ ماشہ

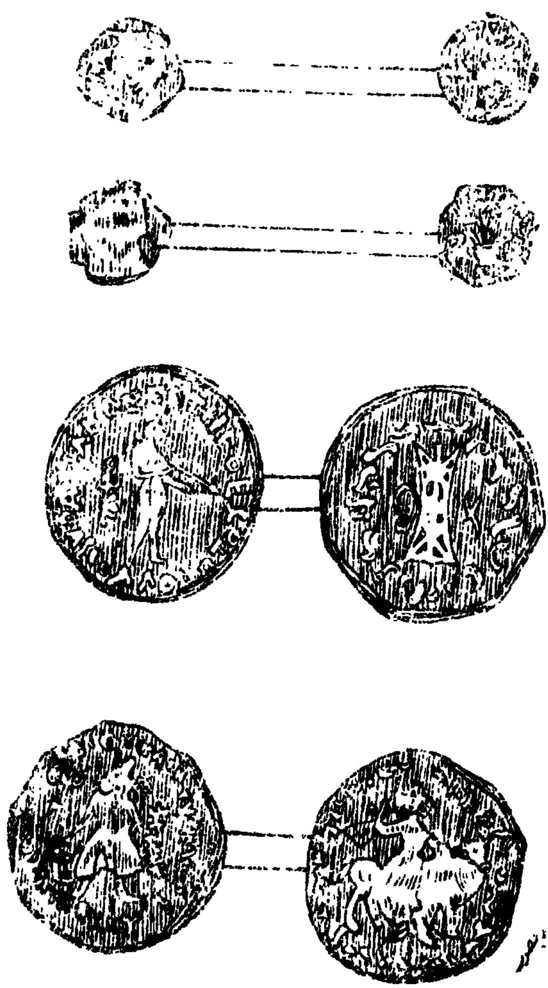
اس سکہ مین قیمت کی طرف گہرائی اور تصویر کی طرف ابھرا ہوا اور کنارہ
مثل انگریزی روپیہ کے کھردرا ہے

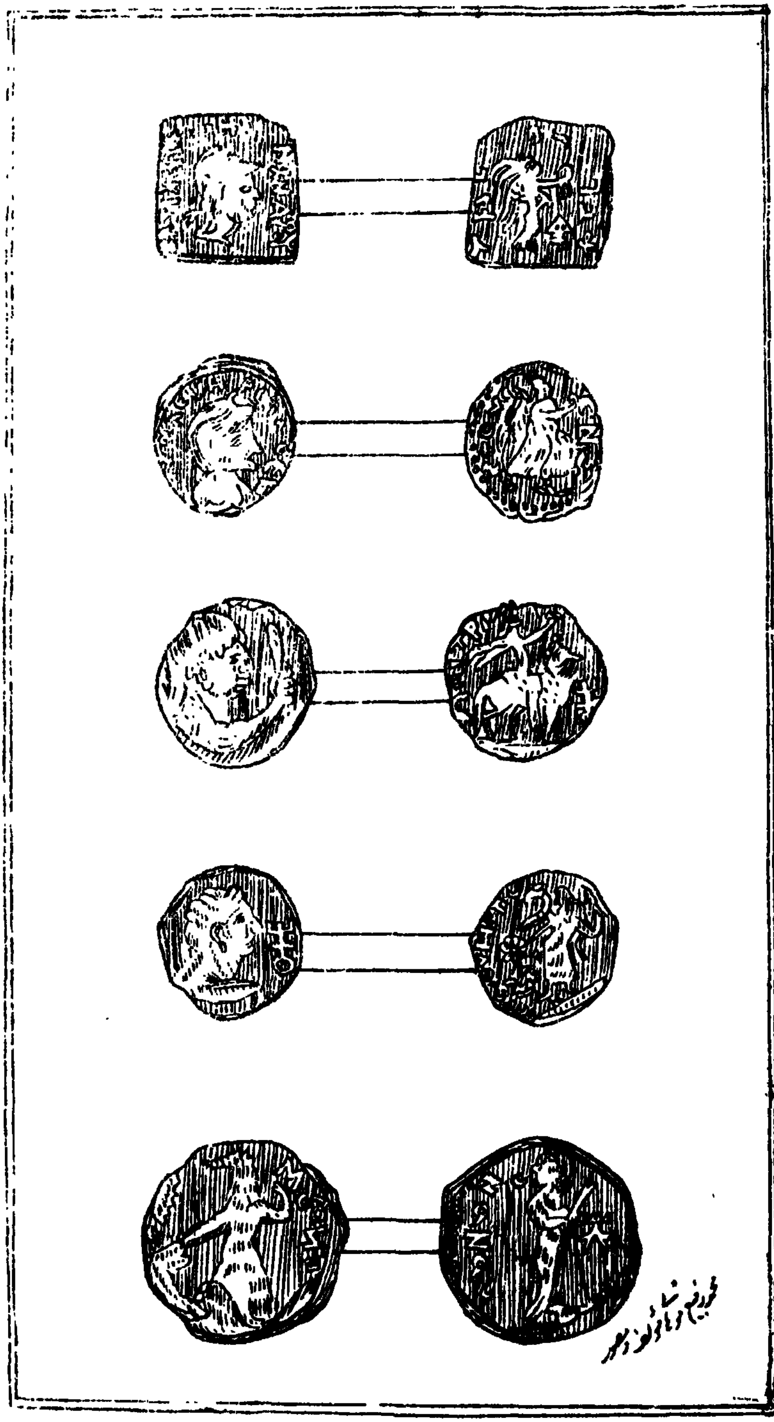


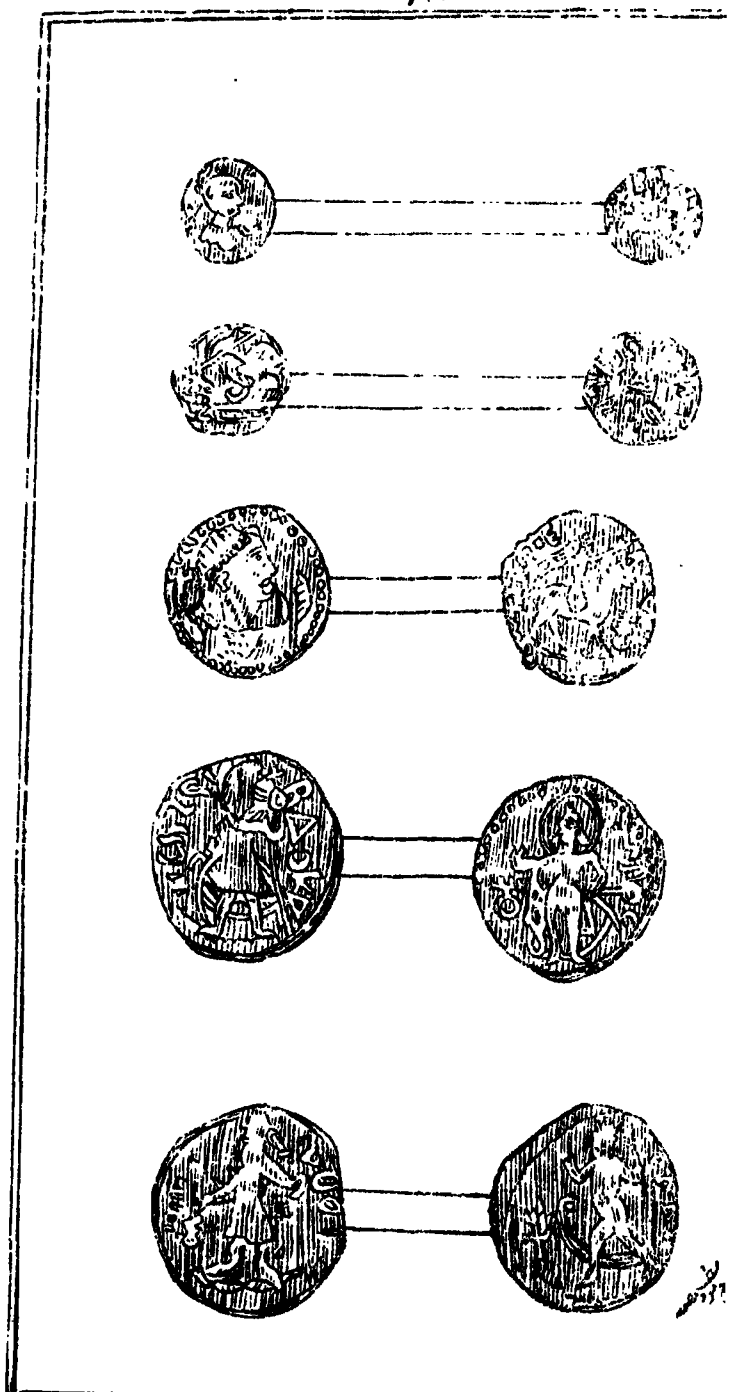
سکہ جات

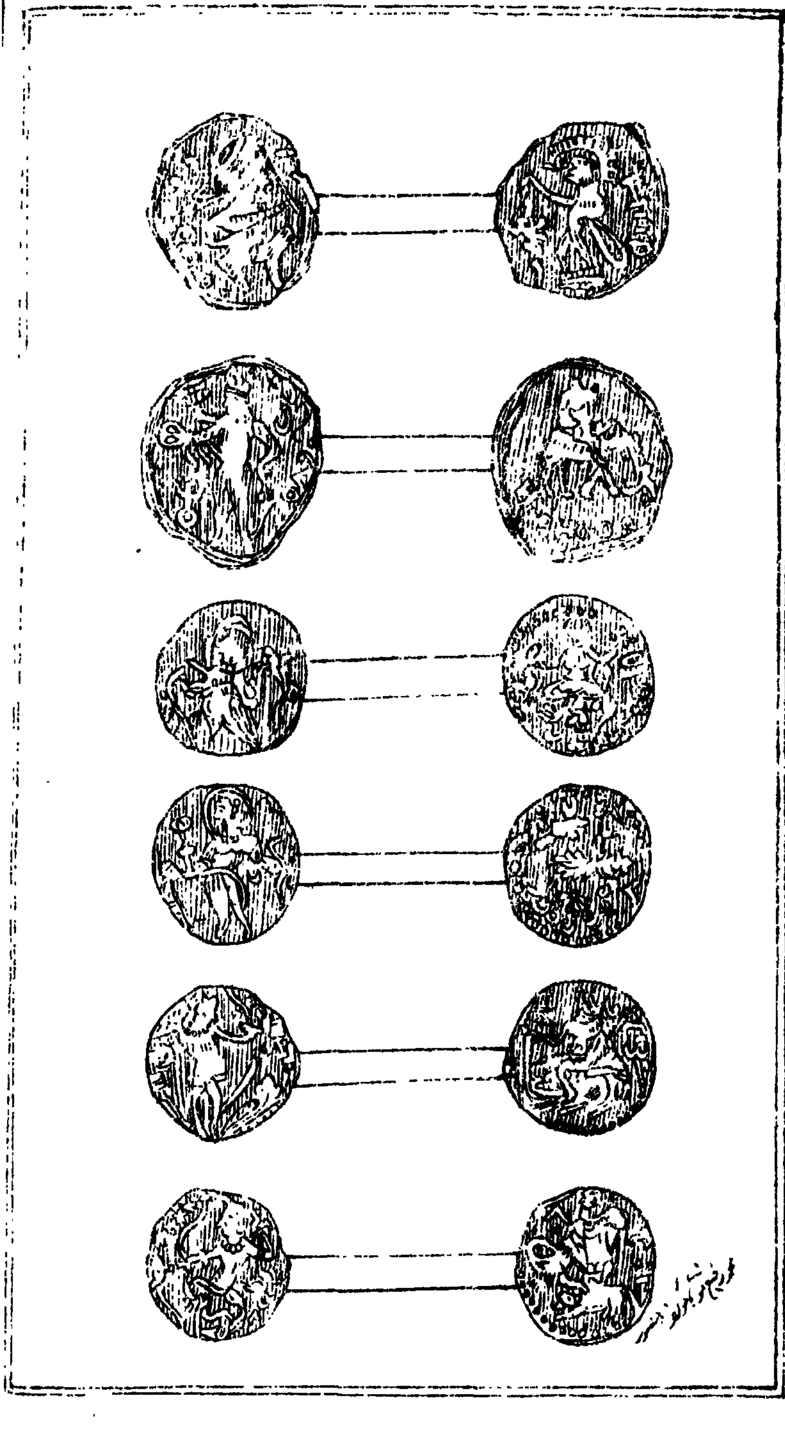
جو کھنڈرات [illegible] و دیگر شہرہاے قدیم سے برآمد ہوے

منقول از تاریخ ملتان حصہ اول









یاد داشت

دنیا کے ہر ملک مین چھوٹے سے چھوٹا مضروب سکہ عموماً تانبے کا ہوتا ہے جیسا کہ ہمارے ملک مین پیسہ یا دھیلا یا دمڑی ہوتا ہے لیکن یورپ کے ملکون مین یہ سکہ ہر چند کہ عموماً دو پیسے کی برابر ہوتا ہے جیسے کہ انگلستان کے پینی یا فرانس کا دس سنٹیم کا سکہ ہے لیکن وہ عموماً قیمت مین ہندوستان کے ایک آنہ کی برابر ہوتا ہے مگر وہان ہندوستان کے پیسے کی طرح اسکا چلن ہوتا ہے ۔ ہم اس جگہ چند ممالک کے پیسون کا ذکر کرتے ہین ۔

اٹلی کا سکہ دس سنٹیم کا ہوتا ہے ۔ اٹلی کے پیسے کے سکے فرانس مین نہین لیے جاتے

فرانس کی جمہوری سلطنت کا سکہ جو دس سنٹیم کا ہوتا ہے اور تانبے کا ہے حال مین اسکی ضرب جاری ہوئی ہے جسمین ایک طرف کی تصویر دکھاتی ہے کہ فرانس اپنے باشندون کی حفاظت کر رہا ہے ۔

سوئیٹزرلینڈ مین نکل دھات کا سکہ ہے یہ دس سنٹیم کا ہوتا ہے اسکی ساخت مین جست ٹین اور تانبا ملایا جاتا ہے ۔

اضلاع متحدہ کا تانبے کا سنیٹ انگلستان کی نصف پینی کی برابر ہے اور اسکا دوسرا سکہ نکل دھات کا ہوتا ہے جو پانچ سینٹ کا ٹکڑا کہلاتا ہے ۔

کنیڈا مین کولمبیا کی پینی رائج ہے یہ نکل کا سکہ ڈھائی سنٹو وا کہلاتا ہے ۔

یوروگوئی مین چار سنٹو وا کا سکہ رائج ہے ۔

یونان کا تانبے کا سکہ دس لیپٹا ہے جسپر شاہ جارج کا چہرہ ہے ۔

بلگیریا کا تانبے کا سکہ دس اسٹوٹنکی ہے ۔

سروِیا کا نکل کا سکہّ سادہ ہے یعنے اوسپر تصویر نہین ہے اسکی قیمت دس پارہ ہے جو ٹرکی کے پیسہ کی برابر ہے۔

رومانیا کا سکہ اسی قیمت کا نکل کا ہوتا ہے جو دس پنی کی برابر ہے۔

اسپین کا سکہّ تانبے کا دس سنٹیمو کا ہوتا ہے مگر وہان قدیم سکہّ رومی بھی رائج ہی یعنی قسطنطین اعظم ملکہ ازابیلا دوم وغیرہ بادشاہون کے سکّے ابھی تک جاری ہین۔

پرتگال کا تانبے کا سکہّ بیس ایجی کا ہوتا ہے جسپر شاہ لوئس یا کارلس کا چہرہ ہے۔

فنلینڈ کا سکہ دس پنی کا ہوتا ہے۔

جرمنی کا سکہ نکل دھات کا امپریل کہلاتا ہے اور دس فینگ کا ہوتا ہے لیکن جرمنی کی مختلف ریاستون مین بویریا۔ ورنبرگ۔ سیکسنی وغیرہ مین وہان کے والیان ریاست کے سکّے جاری ہین جسپر اونکی تصویرین ہین اور سلطنت جرمنی کی بھی۔

ہالینڈ کا تانبے کا سکہ ڈہائی سنیٹ کا ہوتا ہے۔

بلجیم کا سکہ نکل کا ہوتا ہے اور اوسکی قیمت دس سنیٹم ہے۔

جمیکا مین نپس۔ نصف پنس اور فارذنگ نکل کے ہوتے ہین جنپر ملکہ وکٹوریہ کی تصویر ہے

آسٹریا ہنگری مین نکل کا سکہّ ہے اسکی قیمت دس ہیلر ہے۔

سوئڈن اور ناروے مین تانبے کا سکہ پانچ اوُرز کا ہوتا ہے۔

جاپان کا سکہّ دو سین قیمت کا ہے جسکے ایکطرف شاہی ہتھیار کی تصویر اور دوسری طرف جاپانی تحریر مین بادشاہ کا نام ہے اور حاشیہ پر بیل ہے۔

ٹرکی مین تانبے کا سکہ دس پارہ کا ہوتا ہے۔

مصر کا سکہ نکل کا ہوتا ہے اور عشر القرش کہلاتا ہے۔

ارجنٹاین ریپبلک کا سکہ دو سینٹو ہے۔

ہندوستان کا آدھ آنہ انگلستان کی پینی کے قایم مقام ہے

چین جاپان میں تانبے کا سکہ سینٹ کہلاتا ہے جو فرانس کے سنیٹم کی برابر ہے۔

ٹرانسوال میں بھی تھوڑا عرصہ ہوا کہ پینی ڈھالی گئی جسپر سر کروگر کا چہرہ ہے اور انمین سے بعض سکے پندرہ شلنگ کو فروخت ہوئے ہیں۔

لکسمبرگ کا سکہ دس سنیٹم کا کہلاتا ہے۔

گرنسی کا سکہ آٹھ ڈبل کہلاتا ہے۔

ہندوستان میں بزمانۂ قدیم اور پھر پنجاب میں سکھوں کے عہد میں چھوٹے اور بھدے پیسے بنائے جاتے تھے اونکا رواج اب بند ہوگیا ہے۔ سکھوں کے زمانہ کے پیسوں کو نانک شاہی کہتے تھے یہ پیسے اب بھی بازار میں ملسکتے ہیں۔ علاوہ اسکے گورکھپوری۔ سفنوری اور چاندوڑی وغیرہ پیسے بھی تھے چنانچہ چاندوڑی ابتک بھی کہیں کہیں چلتے ہیں۔ انگریزی پیسہ کے ایک پیسہ کا پاؤ آنہ ہوتا ہے اور ایک روپیہ کے ۱۶ آنہ چلتے ہیں۔ اشرفی کا وزن ایک تولہ یا ۱۸۰ گرین ہوتا ہے۔ اسمین گیارہ حصہ سونا اور ایک حصہ تانبا ہوتا ہے اور یہی وزن روپیہ کا ہے اسمین گیارہ حصہ چاندی اور ایک حصہ تانبا ہوتا ہے۔ یہ سکہ ہندوستان میں انگریزون نے ۱۸۳۵ء میں جاری کیے ہیں جہان سکے بنتے ہیں اوس کو ٹکسال کہتے ہیں۔

واضح ہو کہ ہندوستان کے فارسی نویس پیسہ کو فلوس لکھتے ہیں فارسی اور عربی میں فلوس پیسہ یا کسی گول شئے کے لیے یہ لفظ مستعمل ہے دراصل یہ لاطینی زبان میں

ایک سکہ فالس ( ) نامی ہوتا تھا جسکا یہ مفرس و معرب ہے۔
دنیا بھر میں سکوں کی رگڑ سے ۱/۲ ٹن سونا اور ۰۰ ٹن چاندی سالانہ ضائع ہوتی ہے۔

مطابقت اوزان مختلف با اوزان انگریزی

وزن ہندوستانی	وزن انگریزی	وزن ہندوستانی	وزن انگریزی	وزن ہندوستانی	وزن انگریزی
ایک چھٹانک یا ۵ تولہ	۲ اونس	۲ تولہ ۲ ماشہ ۲ رتی	۷ ڈرام	۰۲ تولہ	۲ اونس
ایک سیر	۲ پونڈ	۲ تولہ ۶ ماشہ	ایک اونس ۸ ڈرام	۲ چھٹانک	۱- پونڈ ۸ اونس
ایک من	۸۰ پونڈ	۴۰ تولہ ۱۰ ار	۱۶ اونس ۱ پونڈ	۲ سیر	۴ پونڈ ۱- اونس
۵۰ تولہ - مار ۷ مار	۲۰ اونس ۱ پاینٹ	۳ سیر	۶ پونڈ ۲ اونس	۷ مار ۱۰ ماشہ	۱۵ پونڈ ۱- اونس
۴ سیر	۸ پونڈ ۴ اونس	۵۶ سیر	۱- ہنڈریڈ ویٹ	۵ سیر	۱۰ پونڈ ۴ اونس
نصف رتی	۱- گرین	۲۰ چاول	۱- گرین	۶ سیر	۱۲ پونڈ ۵ اونس
ایک ماشہ ۸ رتی	۲۰ گرین ۱ اسکروپل	[illegible] ماشہ	۱- ڈرام	۷ سیر	۱۴ پونڈ ۵ اونس
۲ ماشہ ۲ رتی	۲- اسکروپل	۳ ماشہ	۱ پینی ویٹ	۸ سیر	۱۶ پونڈ ۶ اونس
۳ ماشہ ۶ رتی	۳- اسکروپل ۱- ڈرام	۱- تولہ	۱۸۰ گرین	۹ سیر	۱۸ پونڈ ۷ اونس
۷ ماشہ ۴ رتی	۲- ڈرام	۹۶ رتی	۱۸۰ گرین	۱۱ ماشہ ۲ رتی	۳- ڈرام
۱ ماشہ	۱۵ گرین	۱۰ سیر	۲۰ پونڈ ۹ اونس	۱ تولہ ۳ ماشہ	۴ ڈرام
۱ تولہ	۳ ڈرام ۱۸۰ گرین	۲۰ سیر	۱ کوارٹر ۱۳ پونڈ ۱- اونس	۳۰ سیر	۲ کوارٹر ۵ پونڈ ۹ اونس
۱ تولہ ۲ ماشہ ۲ رتی	۵ ڈرام	۱ چھٹانک	۱۵ ڈرام = ۹۰۰ گرین	۱ تولہ ۶ ماشہ ۴ رتی	۶ ڈرام
ایک سیر	۳۰ اونس	۱- من	۲ کوارٹر ۲۶ پونڈ ۲ اونس		

وزن ہندوستانی	وزن انگریزی	وزن ہندوستانی	وزن انگریزی	وزن ہندوستانی	وزن انگریزی
٢ من	١ ہنڈرڈ ویٹ ١ کوارٹر ٢٤ پونڈ	٢٠ من	١٤ ہنڈرڈ ویٹ ٢ کوارٹر ١٠ پونڈ	٢٠٠ من	١٤٦ ہنڈرڈ ویٹ ٢ کوارٹر ١٥ پونڈ
	٤ اونس		١٠ اونس		١٠ اونس
٣ من	٢ ہنڈرڈ ویٹ ٢٤ پونڈ ٦ اونس	٣٠ من	٢٢ ہنڈرڈ ویٹ	٣٠٠ من	٢٢٠ ہنڈرڈ ویٹ
٤ من	٢ ہنڈرڈ ویٹ ٣ کوارٹر ٢٠ پونڈ	٤٠ من	٢٩ ہنڈرڈ ویٹ ١ کوارٹر ١٥ پونڈ	٤٠٠ من	٢٩٣ ہنڈرڈ ویٹ ١ کوارٹر ٩ پونڈ
	١٠ اونس		١٠ اونس		٥ اونس
٥ من	٣ ہنڈرڈ ویٹ ٢ کوارٹر ١٠ پونڈ	٥٠ من	٣٦ ہنڈرڈ ویٹ ٢ کوارٹر ١٥ پونڈ	٥٠٠ من	٣٦٦ ہنڈرڈ ویٹ ٢ کوارٹر ١٥ پونڈ ١٠ اونس
	١٠ اونس		١٠ اونس	٦٠٠ من	٤٤٠ ہنڈرڈ ویٹ
٦ من	٤ ہنڈرڈ ویٹ ١ کوارٹر ١٦ پونڈ	٦٠ من	٤٤ ہنڈرڈ ویٹ	٧٠٠ من	٥١٣ ہنڈرڈ ویٹ ١ کوارٹر ٩ پونڈ ٥ اونس
	١٢ اونس	٧٠ من	٥١ ہنڈرڈ ویٹ ١ کوارٹر ٩ پونڈ	٨٠٠ من	٥٨٦ ہنڈرڈ ویٹ ٢ کوارٹر ١٥ پونڈ
٧ من	٥ ہنڈرڈ ویٹ ١٤ پونڈ ١٤ اونس		٥ اونس		١٠ اونس
٨ من	٥ ہنڈرڈ ویٹ ٣ کوارٹر ١٢ پونڈ	٨٠ من	٥٨ ہنڈرڈ ویٹ ٢ کوارٹر ١٥ پونڈ	٩٠٠ من	٦٦٠ ہنڈرڈ ویٹ
	١ اونس		١٠ اونس	١٠٠٠ من	٧٣٣ ہنڈرڈ ویٹ ١ کوارٹر
٩ من	٦ ہنڈرڈ ویٹ ٢ کوارٹر ١١ پونڈ	٩٠ من	٦٦ ہنڈرڈ ویٹ		٩ پونڈ ١٥ اونس
	٣ اونس				
١٠ من	٧ ہنڈرڈ ویٹ ١ کوارٹر ٩ پونڈ	١٠٠ من	٧٣ ہنڈرڈ ویٹ ١ کوارٹر ٩ پونڈ		
	٥ اونس		٥ اونس		

انگریزی اوزان کا مقابلہ بازاری اوزان سے

انگریزی اوزان				بازاری اوزان		
ٹن	ہنڈریڈویٹ	کوارٹر	پونڈ	من	سیر	چھٹانک
۱	۰	۰	۰	۲۷	۱۷	۱۴
۲	۰	۰	۰	۵۴	۲۱	۱۳
۳	۰	۰	۰	۸۱	۳۲	۶
۴	۰	۰	۰	۱۰۹	۳	۱۰
۵	۰	۰	۰	۱۳۶	۱۴	۸
۶	۰	۰	۰	۱۶۳	۲۵	۷
۷	۰	۰	۰	۱۹۰	۳۶	۵
۸	۰	۰	۰	۲۱۸	۷	۴
۹	۰	۰	۰	۲۴۵	۱۸	۲
۱۰	۰	۰	۰	۲۷۲	۲۹	۱
۲۰	۰	۰	۰	۵۴۵	۱۸	۲
۴۰	۰	۰	۰	۱۰۹۰	۳۶	۵
۶۰	۰	۰	۰	۱۶۳۶	۱۴	۸
۸۰	۰	۰	۰	۲۱۸۱	۳۲	۱۱
۱۰۰	۰	۰	۰	۲۷۲۷	۱۰	۱۴
۲۰۰	۰	۰	۰	۵۴۵۴	۲۱	۱۳
۵۰۰	۰	۰	۰	۱۳۶۳۶	۱۴	۴
۱۰۰۰		۰	۰	۲۷۲۷۲	۲۹	۱

ہندوستانی اوزان

ایک جَو کے ۲ چاول
۸ خشخاس کا ۱ چاول
۸ رتی کا ۱ ماشہ
۱۲ ماشہ کا ۱ تولہ
۵ تولہ کی ایک چھٹانک
۴ چھٹانک کا ۱ پاؤ
۴ پاؤ کا ۱ سیر
۵ سیر کی ۱ پنسیری
۴ پنسیری کی ۱ دھون
۲ دھون یا ۴۰ سیر کا ۱ من۔

ہندوستانی عطارونکے اوزان

۶ رتی کا ۱ دانگ
۳۰ ماشہ کا ۱ درم
۴۰ ماشہ کا ۱ مثقال
۴ ماشہ کا ۱ ڈرام

ہندوستانی جوہریونکے اوزان

۱۰۰ ذرہ کرون کا ۱ آنہ
۱۶ آنون کا ۱ چو
۱۴ چوکی ۱ رتی
۲۴ رتی کا ۱ ٹانک
۶ رتی = ۴ گیہون اور ایک گیہون = ۴ چاول

انگریزی اوزان

۱۶ ڈرام کا ۱ اونس
۱۶ اونس کا ۱ پونڈ
۱۴ پونڈ کا ۱ اسٹون
۲ اسٹون یا ۲۸ پونڈ کا ۱ کوارٹر
۴ کوارٹر کا ۱ ہنڈریڈ ویٹ
۲۰ ہنڈریڈ ویٹ کا ۱ ٹن۔

انگریزی عطارون کے اوزان

۲۰ گرین کا ۱ اسکروپل
۳ اسکروپل کا ایک ڈرام
۸ ڈرام کا ۱ اونس
۱۲ اونس کا ۱ پونڈ

انگریزی جوہریونکے اوزان

۲۴ گرین کا ۱ پینی ویٹ
۲۰ پینی ویٹ کا ۱ اونس
۲۰ اونس کا ۱ پونڈ

ایک پونڈ ٹرائی = ۵۷۶۰ گرین یا ۲۰۰ تولہ کے۔ ایک پونڈ ایورڈوپائز = ۷۰۰۰ گرین یا ۱/۹ ۳۸ پونڈ کے۔

اوزان عرب

[illegible] تولہ کا	۱ من شرعی
۵۶ تولہ کا	۱ من طبی۔
۷۵ تولہ کا	۱ من مکی
۴۴ تولہ کا	۱ من مصری
۸۲ تولہ کا	۱ من سکندری
۴۰ تولہ کا	۱ من قطری
[illegible] تولہ کا	۱ من تبریزی

۵ شعیر کا	۱ قیراط
۲۰ قیراط کا	۱ مثقال
۴ مثقال کا	۱ استار
۴۰ استار کا	۱ رطل
۲ رطل کا	۱ من

(شعیر جو کی برابر ہوتا ہے رطل کا ایک [illegible] تیار ہی ہوتا ہے)

وزن سابق ہندوستان

۷ تولہ کا	۱ سیر شاہجہان پوری
۷۷ تولہ کا	۱ سیر عالمگیری
۸ تولہ کا	۱ سیر خراسانی
۷۵ تولہ کا	۱ سیر کابلی۔
۶۲ تولہ کا	۱ سیر جہانگیری
۶۴ تولہ کا	۱ سیر اکبری
۱۰۰ تولہ کا	۱ سیر مرادآبادی

وزن عہد علاء الدین خلجی

۱ من کا	۱۲ سیر انگریزی
۱ سیر کا	۲۸ تولہ
۲ سیر کا	[illegible]
۵ سیر کا	۱۰ مار

اوزان مختلف

۱ قیراط	=	۴ جو
۱ سیر	=	۲۰۰ ٹانک
۴ ماشہ	=	۱ ٹانک

۱ رطل بغدادی	=	۱/۴ ۵ رطل ۰ نی
صاع عراقی	=	۸ رطل یعنی ۴ من اور
ہر من ۴۰ استار اور		
ہر استار ۴. مثقال		
۱ اوقیہ	=	۲ تولہ ۳ ماشہ ۶ رتی
۱ خروار	=	۲ من۔
ایک سیر انگریزی	=	۸۰ روپیہ انگریزی
ایک روپیہ انگریزی	=	۱ تولہ
ایک مان	=	۴ سیر
۴ من	=	۱ مانی
۱۰ مانی	=	۱ منّاسہ
۱۰ مناسہ	=	۱ کنّاسہ
۱ کیاس	=	۲۴ تولہ
۴ کیاس	=	۱ من
ایک قنطار	=	۵۰ سیر
دام پختہ	=	۲۱ ماشہ
دام خام	=	۱۱ ماشہ
۱ من سیستانی	=	۲ سیر انگریزی

۱ درہم	=	۱/۴ ۳ ماشہ
۱ سیر کابل	=	۸ سیر ہندوستان
۱ رطل مکہ	=	۲۰۲ مہر
۱ حقہ	=	۱/۲ ۱ رطل
۱۲ اوقیہ	=	۱ رطل
صاع نزد ابوحنیفہ و محمد	=	۸ رطل عراق
و نزد ابو یوسف	=	۵ رطل
۱ سیر شاہ دری	=	۱/۲ ۱ سیر انگریزی

ہندوستان کے سکوں کی تقسیم

ایک پائی	=	
۳ پائی یا ۲ دہیلہ	=	ایک ڈبل پیسہ یا پاؤ آنہ
۴ پیسہ یا ۱۲ پائی	=	ایک آنہ
۱۶ آنہ	=	ایک روپیہ
۱۵ یا ۲۰ روپیہ	=	ایک مُہر
دہیلہ	=	۱/۲ پائی
ادھنّا	=	۲ پیسہ
دوانی	=	۲ آنہ
چوانی یا پاولی	=	۴ آنہ

مصری پونڈ انگریزی پونڈ کے ۱۵ روپیہ سے بقدر ۶ آنہ بڑا ہوتا ہے۔

اٹھنی یا دہیلی ۸ آنہ
(پائی ـ دھیلہ ـ پیسہ تانبا ہے ـ دوانی ـ چوانی
اٹھنی روپیہ چاندی اور اشرفی سونا ہے)

روپیہ کی تقسیم

۴ کوڑی کا	ایک گنڈہ
۲ گنڈے کی	۱ ادھی
۲ ادھی کی	۱ دمڑی
۲ دمڑی کا	۱ دھیلا
۲ دھیلے یا ۶۴ کوڑی کا	ایک پیسہ
۲ پیسے کا	ایک ٹکہ یا ادھنا
۲ ٹکے یا ۴ ادھنونکا	ایک آنہ
۱۶ آنہ یا ۶۴ پیسونکا	ایک روپیہ
۲ آنہ کی	ایک دوانی
۲ دوانی کی	ایک چوانی
۲ چوانی کی	ایک اٹھنی۔
۲ اٹھنی یا ۱۶ آنہ کا	ایک روپیہ
۱۵ یا ۲۰ روپیہ کی	ایک مہر یا اشرفی
۳ پائی یا ۲ دھیلے کا	ایک ڈبل یا انگریزی پیسہ یا ۱/۴ آنہ۔

انگریزی سکے

۲ فاردنگ کی	۱/۲ پینی
۴ فارذنگ کی	۱ پینی
۱۲ پنس کا	۱ شلنگ
۲۰ شلنگ کا	۱ پونڈ
۱/۲ ۱ پونڈ	ہاف گنی
۲۱ شلنگ کا	ا گنی
۱/۲ ۲ شلنگ کا	ہاف کراؤن
۵ شلنگ کا	۱ کراؤن

انگریزی سکے تانبے کے

۱/۲ فارذنگ	=	۱ پائی
۱ فاردنگ	=	۲ پائی
۴ پنس	=	۸ پائی

چاندی کے سکے

تھری پنس	=	۲ آنہ
فورپنس	=	۲ آنہ ۸ پائی
سکس پنس	=	۴ آنہ
شلنگ	=	۸ آنہ
فلورن	=	۱ روپیہ

ہاف کراون	=	۱ روپیہ ۴ آنہ
کراون	=	۲ روپیہ ۸ آنہ
شلنگ	=	۴ آنہ
مارک	=	۶ روپیہ ۱۰ آنہ

سونے کے سکے

ہاف سورن	=	۵ روپیہ
۱ سورن یا پونڈ	=	۱۰ روپیہ
ہاف گنی	=	۵ روپیہ ۴ آنہ
گنی	=	۱۰ روپیہ ۸ آنہ
مونڈر	=	۱۳ روپیہ ۸ آنہ

فرانس کے عشری سکے

۱۰ ملس	کا	۱ سینٹ
۱۰ سینٹ	کا	۱ فلورن
۱۰ فلورن	کا	۱ پونڈ یا سوورن

سکۂ عہد علاءالدین خلجی

½ جیتل	=	۰۲ آنہ انگریزی
½۴ جیتل	=	۱- آنہ چار پائی
۵ جیتل	=	۱ آنہ ۸ پائی۔
۳ جیتل	=	۱ آنہ
۲ جیتل	=	۸ پائی
نصف جیتل	=	۲ پائی
ایک جیتل	=	۴ پائی

ایران کے سکے

ایک ایران یا فارس یا عجم کا قدیمی اور مشہور سکہ قران ہے پہلے اسکا وزن ۲۸ نخود تھا مگر ناصرالدین شاہ مرحوم نے ۲۴ نخود رکھا۔

سونے کے سکے ¼ تومان ½ تومان ۱ تومان ۲ تومان ۵ تومان ۱۰ تومان جنکو دیگر ممالک میں مُہر یا اشرفی کہتے ہیں

ایک تومان دس قران کا ہوتا ہے۔

ایک قران ایک ہزار دینار کی برابر سمجھا جاتا ہے

اور ایک شاہی برابر پچاس دینار کے۔

نقشہ جات ایران بمقابلہ انگلستان

نام سکہ ایران	دھات	سکہ انگریزی
پول (یہ پیسہ ہیں)	تانبا	½ پنس اور ایک قرش کے ۴ یا ۵ ہوتے ہیں
شاہی ۲ پول	ایضاً	¼ پنس
۴ شاہی ۱ عباسی	ایضاً	۱ پنس
۵ شاہی	چاندی	۱¼ پنس
۱۰ شاہی = ½ قران	چاندی	۲½ پنس
۱ قران[ف] = ۲۰ شاہی	؍؍	۵ پنس یا ۴½ آنہ۔ ایک روپیہ کے ۳½ ملتے ہیں۔
۵ قران	؍؍	۱ شلنگ ۸ پنس
۱ صباحی	تانبا	۱ پنس

ف یہ ایرانی سکہ بلحاظ نرخ سیم گھٹتا بڑھتا رہتا ہے آجکل (۱۳۲۱ھ) ایک قران چوبیس شاہی (ایرانی) کا ہوتا ہے ۴٫۸ پنس انگریزی یا ہندوستان کے پونے پانچ آنہ کی برابر ہے۔ دس شاہی ۲٫۴ پنس کی برابر چاندی کا سکہ ہوتا ہے مگر ایک شاہی جو دو پول یا ہندوستان کے ایک یا سوا پیسہ کی ہوگی تانبہ کی ہوتی ہے۔

مختلف سکّے

ایک ہون = ۵ یا ۶ روپیہ[1]	۱۰۰ کوپک روسی = ۱ روبل نقرئی
۱ پینی = ۱۰ ہنا ڈبل	۱ روبل = ۳ شلنگ ۲ پینی یا روپیہ ۹ آنہ ۳ پائی
۱ ڈالر = ½۲ روپیہ	۱ ڈالر = ۱۰ آنہ
۸ آنہ = ۱ شلنگ	۱ پگوڈا[2] = ۱ ہون
۴ آنہ = ½ شلنگ	۱ شلنگ = ۱۲ آنہ
۱ سینٹ = پاؤ آنہ یہ تانبے کا سکہ ہے	۱۵ غرش = ½۲ شلنگ
چوانی = ۶ پینی	½۳ درہم = ۱۴ آنہ ہندوستان
۱۰ دینار = ۱ تومان	۱ دینار = ۵ روپیہ
۱ تومان = ۸۰۰ دام	۱۴ کرور دام = ۲۵ لاکھ روپیہ
تومان خراسانی = ۳۰ روپیہ	۱ شاکی = ۶ پنس
تومان عراقی = ۴۰ روپیہ	۱ کیلو گرام = ۲ پونڈ
۴۰ دام = ۱ روپیہ	۱ تنکہ = آدھا یا دو تہائی روپیہ (سکے)
منا دون یہ قدیم سکہ ہے جو مصر میں بعہد نبوت حضرت یعقوبؑ چلتا تھا یہ سکہ بقدر ایک روپیہ کے سمجھنا چاہئے۔	۳ لاکھ مظفری = ½۱ لاکھ تنکہ
	۱ لمین = ۱۰ ہزار لیرہ یعنی گنی
	طلائی فی لیرہ یعنی اشرفی = ۱۰ روپیہ چہرہ شاہی
۱ لیرہ یہ طلائی سکہ ہے = ۱۰ روپیہ	۱ قرش یا غرش = ۲ آنہ ہندوستان
۱ روبل جو روسی سکہ ہے = ۲ روپیہ ۱۰ آنہ	۱ مجیدی = ۲ روپیہ ۱۰ آنہ
۱ تومان = ½۱۰ شلنگ یا ۸ روپیہ ۱۲ آنہ	۱ تومان = ۴ روپیہ

[1] یہ سکہ دکن میں چلتا تھا اب بھی شاید دکن کی ریاستوں میں رائج ہے ۱۲ [2] اسکو یورپ میں مروج چاپ شدہ

نوٹ - یہ یونانی سکہ ہے زیادہ حال معلوم نہیں ہوا

۱- فیلک = ۱۰ قمری

۱- قران عجمی = ۹ قمری

۱- کرون = ۴ شلنگ

۱- ڈالر چینی = ۱ شلنگ ۱۱ پنس

۲- شلنگ ۳ پنس = ۱- روپیہ ۲ آنہ

۱- قران = ۲۰- پیسہ

۲- قران = ۱- روپیہ ۸ پیسہ

۳- لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ عثمانی یعنی ترکی = ۲۵ لاکھ روپیہ۔

۱- قرش = ۲ روپیہ ہندوستان مروجہ حال

۱/۴ اینس = ۵ پیسہ

۱- درہم = ۵ پنس

۵۰ ہزار ریال = ۱/۲ ۱۲ لاکھ پونڈ یا ایک لاکھ ۱/۲ ۲۶ ہزار روپیہ

۲۲ شاہی = ۵ آنہ

۱۵۰ مارکس سکہ جرمنی = ۱۰۰ روپیہ انگریزی مروجہ ہندوستان

۱- ریال = ۱۲ قرش مگر ۲۰ ۔۔۔ ۱۳۲۴ھ میں عبد الحمید خان ثانی سلطان روم حال کے حکم سے یمن کے سکہ ریال کی قیمت بجائے ۱۲ قرش کے ۱۰ قرش رکھی گئی ہے

۲ سن = ۱/۲ حصہ ایک پینی کا

۵۰ ہزار ہسپانوی ڈالر = ۱/۲ لاکھ روپیہ

۱ ساورن = ۱/۲ ۵ روپیہ

۱/۲ ملین فرینک = ۱۰ لاکھ

۱- فرانک = ۱۰- آنہ

۱- ساورن (طلائی سکہ ہے) = ۱۰ روپیہ

۱۰۰ سینٹیم = ۱ فرینک

۱- فرینک = ۶ آنہ ۶ پائی

۱- ڈالر = ۲ روپیہ ۳ آنہ ۶ پائی

۵ - پارہ = پاؤ آنہ

ترکی سکے

۱ مجیدی سفید = ۲۰ غرش یا قرش یا پیاسٹر

۱ غرش = ۴۰ پارہ

۲- مجیدی سفید = ۱ لیرہ

۱- لیرہ = ۹ یا ۱۰ تومان یا روپیہ

سکۂ عربستان

۵ - پارون	کا	ایک خمسہ
۲ - خمسون	کا	ایک عشرہ
۲ - عشرون	کا	ایک عشریق
۲ - عشریق	کا	ایک قروش
۲۰ قروش	کا	ایک ریال

اس کتاب مین اوزان و سکہ جات ہندوستان و ممالک غیر اسیاٹ درج کردیے گئے ہین کہ ناظرین کو ہر ملک کے اوزان اور سکہ جات کے ادراک مین آسانی ہوجائے - ساتھ اس اطلاع کے یہ التماس بھی ہے کہ اگر اوزان یا سکہ جات کی ساوات مین جو کتاب ہذا مین دکھائی گئی ہے غلطی پائی جائے تو مولف کو اطلاع دیجانے کہ اوسکو درست کرلے +

قطعات تاریخ طبع کتاب گنج شائگان معروف بہ ٹکسال

قطعۂ تاریخ از نتیجۂ طبع سید شبیر حسن صاحب محسن فوٹوگرافر برادر کوچک مؤلف کتاب ہذا

چھپا یہ نسخۂ بے مثل و نادر + جسے ہے میر عالی نے لکھا خوب

کہی تاریخ مین نے اسکی محسن + بسا زیبا بسا تحفہ بہا خوب

قطعۂ تاریخ مصنفہ سید محمد احسن صاحب آحسن برادر خرد مؤلف

جناب عالی عالی رقم نے + لکھے سکے یہ ہین کیا ہی خوش اسلوب

ہوئی تاریخ کی جب فکر مجھکو	کہا ہاتف نے لکھدو - گنج مرغوب

قطعۂ تاریخ از سید علی اکبر حسن اکبر برادر زادہ مؤلف

کتاب سکّہ ہے عالی نے لکھی	خدایا ہووے یہ مشہور عالم
اگر تاریخ کی ہے فکر اکبر	سر ہجبت سے لکھدو فیض اعظم

قطعۂ تاریخ از قلم جادو رقم منشی ابو محمد چراغ دین صاحب لائق لاہوری مؤلف تقویم السلطانی وغیرہ اہلکار مطبع سرکاری بھوپال

مشفقی عالی کی ہین تالیف مین	سکّہ ہاے خاص شاہانِ زمان
دیکھنا کیا ہوسنے تک بھی نہین	ہوگئے اسکی بدولت سب عیان
تھی یہ عالی ہی کی عالی ہمتی	چھان ڈالا سب زمین او آسمان
اپنا خود سکہ بٹھایا آپ نے	ذہن ہی انکا ہے گنج شائگان
ابتدا سے انتہا تک سب کے سب	جو چلے سکّے لکھے ہین بیگمان
سال تاریخ اسکا لائق کر رقم	مختلف سکّو نکی ہے یکسان بیان

۶۱۹

قطعۂ تاریخ از نتائج طبع سلیم ابو الانوار منشی سید نور الحسن صاحب نسیم سابق مہتمم اخبار عمدہ بھوپال

گردانشا چون رفیع نیک ذات	این کتاب سکّہ جات مختلف
بہر تاریخش این گفتہ نسیم	گو ہزاران سکّہ جات مختلف

۶۱۹

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی احسانہ کہ کتاب نادر جہان الموسوم بہ گنج شائگان نامی مطبع مطلع العلوم واخبار نیر اعظم مرادآباد مین چھپکر فیضیاب شمس اہل البصیرت ہوئی

تمت

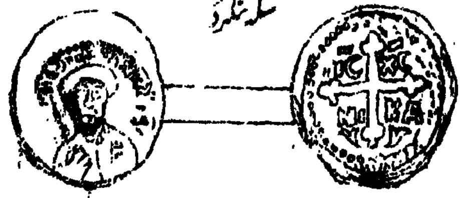
ضمیمہ گنج شائیگان معروف بہ تحجبال

سکہ جات مندرجہ ذیل وبیان سکہ داوران دو قطعات
تاریخ کتاب ہذا درج دیر ہے ولیکن تصاویر نہ تھا جو بہم پہنچے
کے بذریعہ ضمیمہ شامل کتاب کی گئیں

ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کا سکہ جو تبت میں مضروب ہوا



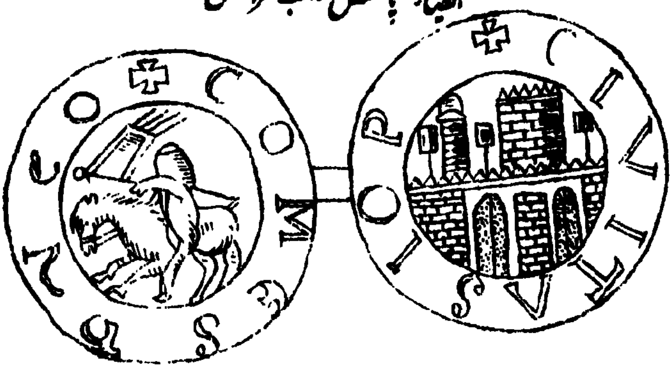
سکہ تنگرڈ



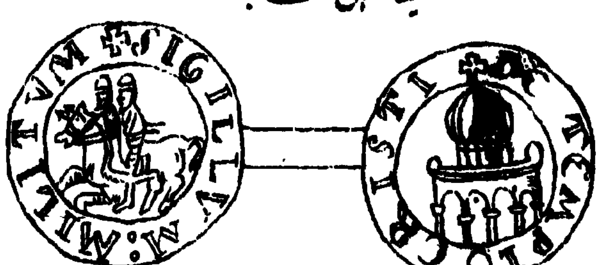
سکۂ طلائی نوی ہشتم



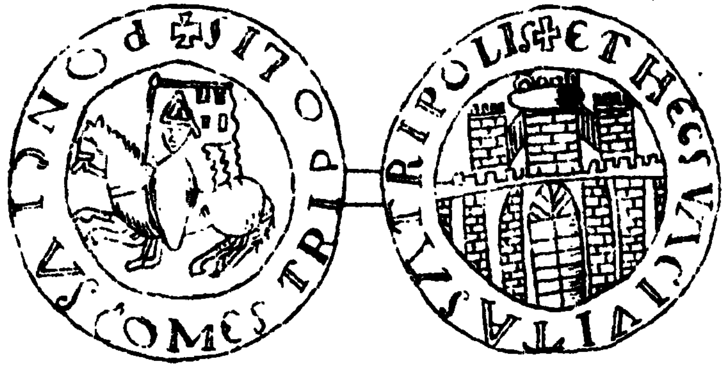
ایضاً پانسں نواب طرابلس



ایضاً اہل معابد



سکہ طلائی ہیونغ نواب جافا



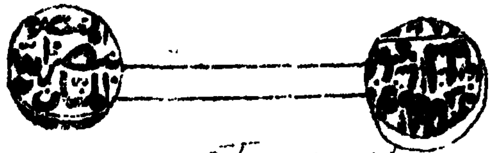
ایضاً۔ ہاسپٹلرس



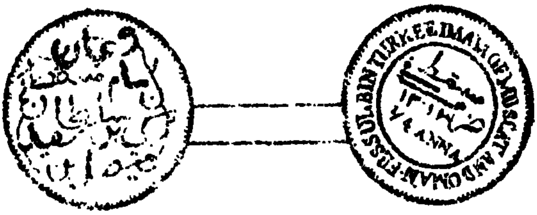
سکہ نقرئی (ایک ڈالر) وزن ۲ تولہ ۴ ماشہ



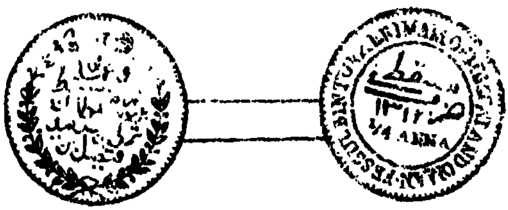
سکہ مس سلطان ابوالمغازی - وزن ۷ ماشہ



سکہ مس سلطان والی مسقط - وزن ۶ ماشہ



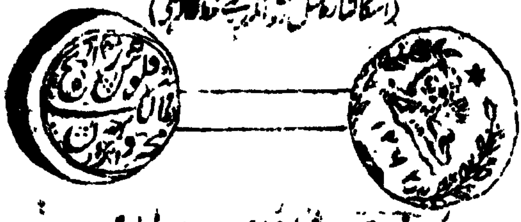
ایضاً وزن ۶ - ماشہ



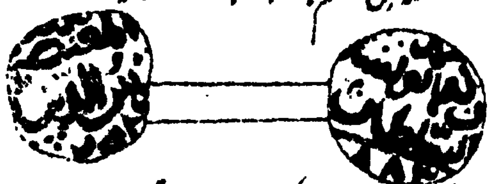
طرسوس واقع علاقہ قونیہ مین سنہ ۱۳۱۲ھ مطابق سنہ ۱۸۹۴ء کو اوسکے گرد کے کھنڈرات سے چند پرانے سکے برآمد ہوئے ہین جنکے ایک طرف ایک دیوہیکل بت کی تصویر ہے - اس سکہ پر عجیب قسم کے نقش ہین اور حروف ایسی زبان کے ہین کہ پڑھے نہین جاتے -

سکۂ مس سلطنت ایران ۔ وزن دس ماشہ

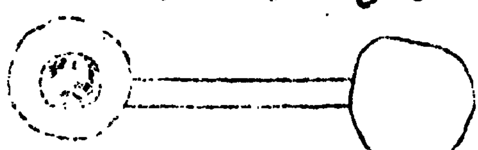
(اسکا شمارہ مثل تو انگریزی پیسہ کا ہے)



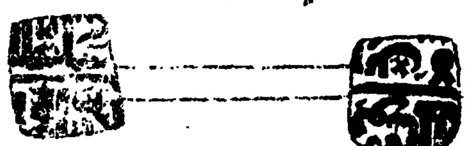
سکۂ مس معتصم باللہ ایضاً بغداد ۔ وزن ڈیڑھ تولہ



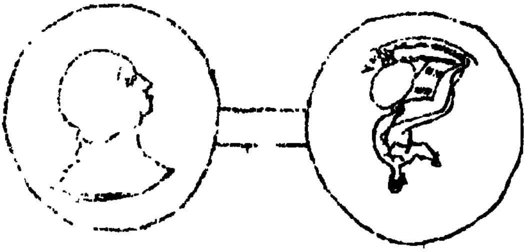
سکۂ مس ۔ وزن ایک تولہ ساڑھے تین ماشہ



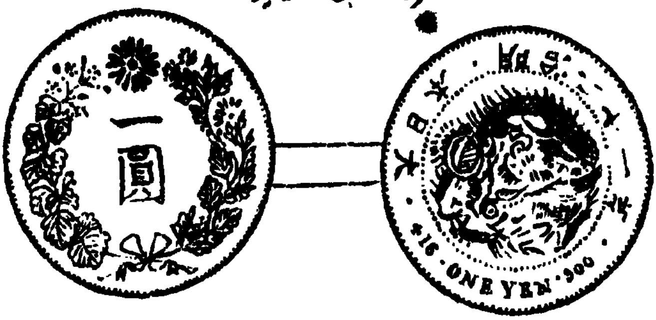
ایضاً وزن ۷ ماشہ



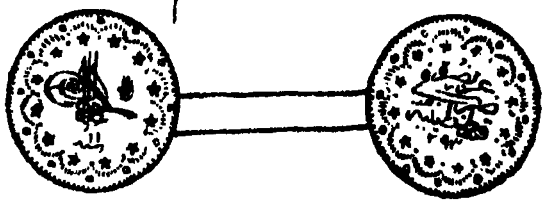
ایضاً ۔ وزن ساڑھے گیارہ ماشہ



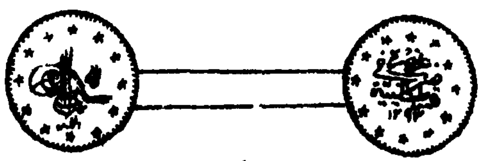
سکۂ نقرئی - وزن ۲ تولہ ڈیڑہ ماشہ



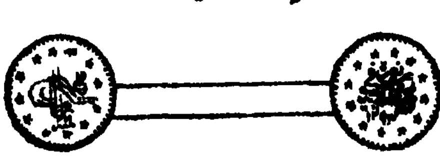
سکۂ نقرئی - سلطان روم - وزن ۵ ماشہ



ایضاً - وزن ڈھائی ماشہ



ایضاً وزن ایک ماشہ سہ رتی



بیان سکّہ جات

جینہ مصری — لیرہ مصری — ۱۵ روپیہ

۱۰۰ قروش — صاغ مصری — سوا آنہ

جینہ انگلیزی — لیرہ انگلیزی

½ ۹۷ قروش — صاغ مصری

½ ۱۳۴ قروش شامی — پندرہ روپیہ ہوتا ہے۔
۱۵ +

جینہ عثمانی — لیرہ عثمانی

½ ۰۰ قروش صاغ مصری — آٹھ آنہ

½ ۱۲۱ قروش شامی — تیرہ روپیہ
۱۳ + ½

جینہ فرنساوی — لیرہ فرنساوی

¾ ۷۷ قروش صاغ مصری۔ ۱۰۷ قروش شامی۔ گیارہ روپیہ چودہ آنہ
۱۱ — ۱۴ ر

ریال مصری۔ ۲۰ قروش صاغ مصری۔ تین روپیہ سوا آنہ۔ ۳ ½۱

ریال مجیدی — ½ ۱۶ قروش صاغ مصری / ½ ۲۲ قروش شامی — دو روپیہ آٹھ آنہ
۲ — ½

روپیہ انگلیزی

½ ۶ قروش صاغ مصری

۹ × قروش شامی

ایک غرش صاغ مصری — ڈھائی ½ ۲

ایک قرش شرک مصری ۔ د قرش دارجہ مصری ۔ سوا آنہ ۱/۴ ۱

ایک قرش شامی ۔ ڈیڑھ آنہ کچھ کم

ہر ایک قرش چالیس پارہ کا ہوتا ہے ۔

ایک ملیم قریب ایک فلوس ڈبل (۳ پائی)

دس ملیم ایک قرش صلاغ مصری ۔

ایک قرش حجازی صاغ اور ایک قرش شامی اور ترکی حساب مین برابر ہوتا ہے ایک لیرہ فرنساوی بیس فرنک ہے ۔

پانچ ملیم ۔	ایک قرش شرک مصری
ایک فرنک	ایک سو سانتیم ۔ چار قروش صاغ مصری ۔ آٹھ قروش شرک مصری
ایک لیرہ فرنساوی ۔	بیس فرنک
ایک شلین ۔	بارہ پنس ۔
ایک لیرہ انگریزی ۔	بیس شلین (شلنگ ۔ عالی)
ایک شلین	بارہ آنہ ۔ پانچ قروش صاغ مصری کچھ کم
ایک فرنک ۔	دس آنہ ۔ چار قروش صاغ مصری ایک پنس ۔ آدھ انہ (۶ پائی)

بیان اوزان

ایک اوقہ اسلام ۔	۲۰۰ ۳ درہم ۔	چھیانوے روپیہ کی برابر ۔	
ایک رطل مصری	۱۴۴ درہم ۔	چالیس روپیہ کی برابر ۔	

ایک رطل حجازی اور ایک رطل مصری ۔ وزن مین برابر ہے ۔

ایک اقہ ۴۰۰ درہم ۔ ۱۲۰ روپیہ ۔

ایک قنطار مصری ۱۰۰ رطل شامی - ایک رطل شامی ۸۰۰ درہم - ۲۴۰ روپیہ - ایک قنطار شامی ۱۰۰ رطل شامی - ایک سو رطل مصری ۳۶ - اقہ - ایک اوقیہ شامی ۶۶ درہم - ۱۲ اوقیہ شامی - ایک اقہ - دو اقہ - ایک رطل شامی - بارہ اوقیہ - ایک رطل شامی - ۲ ۱۰ - ایک کیل - ایک صاع - چار مد - ایک اردب مصری - ۴۸ صاع مصری - ایک قیراط - مسبیں دانہ گندم - ایک درہم - تین قیراط - فقط

قطعات تاریخ طبع کتاب ہذا

قطعہ تاریخ مصنفہ حافظ سید ممتاز علی صاحب تخلص حافظ سررشتہ دار عدالت منصفی فوجداری بھوپال مولف تاریخ کعبہ

خوبی مضامین تعیا دیر کے باعث | ہے دلکش و دلچسپ نژاد مرقع
حافظ کہو مصرع تاریخ ہی تبیان | سکوں کا بنا خوب طبع اود مرقع
۱۲ ۲۱

دیگر

سفر عجیب عالی دارا گہر نوشت | با داینہ معانی در سفت مو بمو
ای حافظ زن بادہ بر تبہ بہر سال | ارژنگ سکہای نقود شہان گو
۱۲ ۲۱

قطعہ تاریخ از نتائج گہر سلک منشی سید حامد حسین صاحب رئیس قصبہ داعی پور ضلع فرخ آباد مقیم بھوپال

کہ تم بھی عال عجب چیز ہو | نہیں تم سا کوئی خلف کی قسم
انوکھی وہ لکھی ہے تمنے کتاب | بڑا اصل سے بھی ہے نقش درم
بس اب منعلسی میں نہیں ہو تم امیر | ہوئی آج تاریخ سکہ رقم
۱۲ ۲۱

دیگر

چو کردم سیر گنج شائگان | عجب آمد مرا زین تماشا
ہمہ امسد او اندر ذات دیدم | ازین گنج و ازان افلاس دنیا
بسال ہجری ہاتف ندادم | گزشتہ سکہ شاہان بیکجا
۲ ۰ ۶۱۹

دیگر

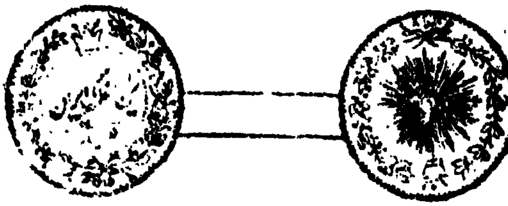
آپکی فکر کا کیا کہنا جناب عالی
مہر شمشیر کا ہے شیشہ قلم سے توڑا
چمکتے کے سکہ سے تاریخ میں ہے ذکر نظام
واقعہ ہی تمہیں بتلائیگا سال سے فصلے

بادشاہان زمانہ کا مٹا یا سکہ
کیا تالیف سے سب اپنا پلایا سکہ
منشی میں آپ تو کاغذ کا چلایا سکہ
جمع سکوں کو کیا تمنے بٹھایا سکہ
۱۲ ف ۱۰

اعلان

سکہ جات جو درج ہونے سے رہ گئے تھے

سکہ مس ایران وزن ۶ ماشہ



سکہ طلائی امیر عبدالرحمن خان والی کابل جو سنہ ۱۸۹۱ء کو جاری ہوا۔ وزن ساڑھے چار ماشہ۔ جانب اول نقشہ مسجد کعبہ شریف۔ جانب ثانی کلمۂ طیبہ اور امیر کے خطاب وغیرہ۔

سکہ جلال الدین محمد اکبر۔ منقشہ شریف مہدی چوکی نویس مروجہ الہ آباد۔

ہمیشہ چون زر خورشید و ماہ رائج باد
بشرق و غرب جہان سکہ الہ آباد

سکہ نورالدین جہانگیر مروجہ بدایون۔

در بدایون سکہ زد سلطان گردون بارگاہ
شاہ نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ

سکہ جات نقرئی محمد شاہ بہمنی والی دکن جو چار طرح کے تھے اور اونکا وزن ۶ ماشہ سے ۲ تولہ تک تھا۔ ایک طرف کلمۂ طیبہ اور چار یارون کے نام اور دوسری جانب بادشاہ کا نام اور سنہ اور تاریخ وقت اسکا مسکوک تھے۔

غلطنامہ گنج شائگان معروف بہ ٹکسال

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۹	الراقم	
〃	۱۰	محمد رفیع رضوی متوطن قصبہ	
〃	۱۱	موہان ضلع اناؤ	
۳	۳	پشتہ کے ہیں کتب تواریخ	پیشتر کے ہیں۔ بعض مورخین کا بیان ہے کہ تانبے کا سکہ سب سے پہلے ملک چین میں جاری ہوا ۱۱۱۶ برس قبل مسیح سے چینگ وانگ صغر سنی میں تخت نشین ہوا تھا اوسکا چچا چو کنگ وزارت کا کام کرتا تھا اس وزیر کے مرنے کے بعد دوسرا وزیر مقرر کیا گیا۔ اس نئے وزیر نے تانبے کا پیسہ ایجاد کیا۔
۱۱	۲	رواج پائے	رواج پائی وقال مصعب کتب عبد الملک علے الدینار قل ہو اللہ احد وفی وجہ الآخر لا الہ الا اللہ وطوقہ بطوق فضۃ وکتب فیہ ضرب بمدینۃ کذا وکتب خارج الطوق محمد رسول اللہ ارسلہ بالہدی ودین الحق۔
۱۴	۱	شاہان قدیم ایران	شاہان ایران۔
۴۰	۴	سکہ طلائی سی و دوم	سکہ طلائی اشک سی و دوم
۴۳	۳	سیکے از والی روم	سلطان عبد العزیز خان والی روم
۴۴	۱	〃	سلطان محمود خان والی روم
۴۷	۱۲	غیاث الدین تغلق	غیاث الدین تغلق۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۴	۱۷	سنہ ۶۲۱ھ	سنہ ۶۲۷ھ
۷۶	۱۷	شمس الدین آتش	شمس الدین التمش
۷۷	۱۵	روپیہ مدور سکہ	روپیہ مدور برابر سکہ
//	۱۸	سکہ سلاطین تیموریہ	سکہ سلاطین تیموریہ وغیرہ۔
۷۸	۱۸	السلطان العالی	السلطان الغالی
۹۰	۱	نقد سمین	نقد سیمین
//	۸	لیارہ ماشہ	گیارہ ماشہ
//	۸	ایل طرف	ایک طرف
۹۲	۱۴	حوز زرین	حوز زین
۹۴	۷	آگرہ	اگرہ
۹۹	۸	آبزر روی	ابد روی
۱۰۰	۶	زبر روی	ابد روی
۱۰۴	۴	سکہ برمہرے دوصد زر	سکہ بر مہر دوصد مہری
//	۷	دن تازہ	دین تازہ
۱۰۵	۸	معہ	مع
۱۰۶	۸	باشاہ	بادشاہ۔
۱۰۷	۵	چنگیز فانی	چنگیز خانی۔
۱۰۸	۴	بزر زدہ	بزر زد
۱۰۹	۲	ایک ماشہ	
//	۳	ساڑھے چھ ماشہ	چھ ۶ ماشہ
//	۴	ایضاً پیسہ	ایضاً پیسہ۔ وزن ایک تولہ۔
۱۱۰	۱	//	//
//	۲	//	//
//	۳	سوا تین ماشہ	تین ماشہ
//	۴	//	//

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۳	۲	ساڑھے چھ ماشہ	چھہ ماشہ	۱۴۵	۱۰	ہذہ القصتہ	ہذہ الفضتہ
۱۱۴	۹	از فضل ذوالمنن	از فضل رب ذوالمنن	۱۵۲	۲	وموسی	و موسیٰ
۱۱۵	۱۱	ایضا ایضا	ایضا۔ وزن گیارہ ماشہ	"	۵	ایک ماشہ	ایک ماشہ ۲ رتی
"	۱۳	روپیہ	ایضا۔ روپیہ	۱۵۴	۱۰	محمد الرسول الله	محمد رسول الله
۱۱۹	۴	۲ تولہ چھہ ماشہ ۴ رتی	۲ تولہ ۸ ماشہ	۱۵۵	۵	سنہ ۹۶	سنہ ۱۰۹۶
"	۵	ایکتولہ ۳ ماشہ ۲ رتی	ایک تولہ ۴ ماشہ	"	۹	اور تنگاز	اور تنگار
"	۶	۷ ماشہ ۵ رتی	~~۸ ماشہ~~	۱۵۶	در سکہ حیدر علی		نو
۱۲۰	۱	ایکتولہ ۶ ماشہ	~~ایک تولہ~~	۱۵۹	۱	السلطان کمار گیت	السلطان کمار گیا
"	۳	۶ ماشہ ۳ رتی	۶ ماشہ	"	"	اونکی تصویر	اونکی تصویر
"	۵	۶ ماشہ ۴ رتی	۶ ماشہ	"	۴	قیصر ہند	قیصرہ ہند
۱۲۱	۱	گائیکوار	گائیکوار	۱۶۰	۳	لہذا وانکی	لہذا اونکی
۱۲۲	۲	تخت سنگھ	تخت سنگ	۱۶۴	۴	اُبہری ہوی نتین	اُبہرے ہوئے نہین
۱۲۳	۹	عیسی گڑہ	عیسیٰ گڑہ	۱۹۳	۱۱	سوئیزرلینڈ	سوئیٹزرلینڈ
"	۱۶	جہالاوار	جہالاواڑ	"	۱۵	کہلاتا ہے	کہلاتا ہے اسکو عزنی کی جمہوریت نے برسکہ ڈہلوایا تھا۔
۱۲۵	۹	بحکم اباباک	بحکم ابا بکر	۱۹۴	۴	رائج تھے	رائج ہے
۱۲۶	۵	شکل مدور سنہ ۹	شکل مدور	"	۱۲	ایک شاہی	ایک طرف شاہی
۱۲۷	۱۲	محمد الرسول الله	محمد رسول الله	۱۹۵	۸	ڈبل کہلاتا ہے	ڈبل کہلاتا ہے مگر اسکو جزائر چینین سے با[illegible]
۱۳۱	"	اردی بہشت	اُردی بہشت	۱۹۶	۱	ایک سکہ فاس	ایک سکہ فالس پر
۱۳۷	۱۹	موٹھ مٹر	موٹھہ و مٹر	۲۰۰	۲	یا ۹ ۴۸ پونڈکے	یا ۹ ۴۸ پونڈکے
۱۴۱	۱۶	جونپور	جودہپور	۲۰۱	۱۰	ایک پائی =	
۱۴۲	۲ و ۳	روپیہ شاہ عالم وزن ۲ ڈرام ڈہائی اسکروپل		"	۱۸	چونی	چوانی
"	۸	و: ی	والی	۲۰۳	۱۱	فرانس عشری	فرانس کے عشری
"	۱۲	بژنج	برنج	۲۰۴	۱	نقشہ جات	نقشہ سکہ جات
۱۴۴	۱۱	ضرب سوائی	ضرب سوائی جے پور	"	۱۰	"	تانبا
				۲۰۵	۲	ایک ہون = ۵ یا ۷ روپیہ	ایک ہون = روپیہ۔ [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

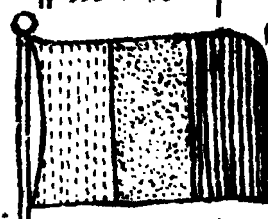
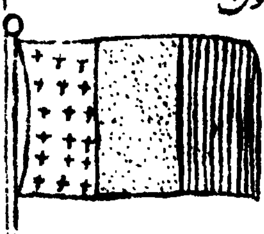
[illegible]

(فقط)

غلطنامہ کتاب تاج ونشان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
لوح	۳	معروف بہ تاج الملوک	
؍؍	۶	اناو	اوناؤ
؍؍	۷	میرٹھہ	ایٹہ
۱	۹	اناوٗ	اوناوٗ
۲	۴	بنایا تہا	بنایاتہا لیکن مؤلف کتاب طلائع المقدور من مطالع الدہور نے لکھا ہی کہ نمرود جسکا نام طہماسفان تہا سب سے پہلے تاج کو پہنا
؍؍	۷	پتلی لوچدار	پتلی اور لوچدار
؍؍	۹	اہل	اوس
؍؍	۱۰	سہسواری	شہسواری
؍؍	۱۲	کرلیتا تہا	کرلیتا تہا چنانچہ یونانیون مین یہ دستور تہا کہ جو لوگ کوئی بڑا معرکہ مار کرتے تھے وہ کھجور کی شاخ اپنے سر پر لگاتے تھے
۳	۲۱	حکمرانون تاج بہت قدیمی ہے	حکمرانون مین تاج بہت قدیمی ہی چنانچہ ایران کا شاہی تاج جو نہایت قدیمی ہے پھولون کے گملے کی صورت کا ہی اسکے مرکز مین ایک ناتراشیدہ بیش قیمت ہیرا مرغی کے انڈے کی برابر لگا ہوا ہے ۔
۶	۱۵	نہین بنا	نہین بنا۔ روما کا تاج شاہی پیتل کا ہی لیکن اسکی خاص خوبی یہ ہی کہ اسمین کم سے کم باسٹھ ایسی توپون کے دہانے لیکر لگائی گئی ہین جو میدان جنگ مین غنیم سے چھینی گئی ہین ۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۱۶	خلاصہ یہ اسوقت	خلاصہ یہ کہ اس وقت
۔	۱۳	ہے۔	ہے۔ ریاست بھوپال کے معززین بھیلیان ہیں غالباً یہ بھیلی و یہ جرگہ نواب جہانگیر محمد خان کے وقت سے جاری ہوا ہوگا کیونکہ نواب موصوف نے سرکار شاہ اودہ کو اپنا مربی بنایا تھا اور وہیں سے ماہی مراتب منگوایا تھا جو اب تک ریاست بھوپال کا ماہی مراتب ہے۔ اس ماہی مراتب کا حال سید کریم علی نے تاریخ مالوہ میں لکھا ہے
۸	۴	جیساکہ امیر	جیساکہ مجوسی شاہان ایران کے اکثر سلاطین پر آتشدان کا سکہ بنا ہے یا کہ امیر
۱۱	۱	وبقولے برادر	وبقولے پسر
۱۸	۲	شہنشاہ پارس	شہنشاہ پارسی
۲۰	۱	سلطان مراد خان	تاج سلطان مراد خان رابع۔
״	״	سلطان مصطفیٰ خان اول	تاج سلطان مصطفیٰ خان اول
״	״	سلطان عثمان خان ثانی	تاج سلطان عثمان خان ثانی
۲۱	۳	تاج رچارڈ اول شاہ جان	تاج رچارڈ اول و شاہ جان
۲۲	۸	دام ملکہم	دام ملکہ
״	۶	الگزنڈر	الگزنڈرا
۲۳	۱	تاج ایڈورڈ دوم	تاج ایڈورڈ دوم
۲۵	۴	شاہ پروس	شاہ پروشس
۲۸	۳	تاج واجد علی	تاج واجد علی شاہ
۳۳	۲	محمد بابر	محمدؐ بابر
۳۳	۲	ایضاً	تاج محی الدین اورنگ زیب عالمگیر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۳	۳	محمد بہ	تاج محمد معظم ملقب بہادر شاہ۔
″	۴	ایضاً	تاج معزالدین جہاندار شاہ
۴۴	۳	روشن اختر ابوالفتح	روشن اختر ابوالفتح محمد شاہ
۳۰	۳	حیات النساء بیگم	فنات النساء بیگم۔
۴۰	۳	مثل بادشاہ نجھو	مثل بادشاہوں تک کے۔
″	۴	انکے نام درج	انکے تاج درج
″	۶	ٹیپو سلطان	ٹیپو سلطان
۴۱	۳	تاج سیرین	تاج سیریا
″	″	یہ بادشا	یہ بادشاہ
۴۳	۵	تاج عبد ربان	تاج عبید ربان
۴۸	۱	تاج ہنسو	تاج ننواہنسو
۵۰	۵	متعدد صورتوں	متعدد صورتوں
۵۸	۴		
۶۴	۲	آی نین نونس	آیونین نونس
۸۰	۱	یہ نشان ریاست بھوپال ہی بیگم	یہ بھی نشان ریاست بھوپال بیگم
۹۲	۶	مسعو میرز	مسعود میرزا
۹۳	۲	ایسٹ انڈیا شاہی	ایسٹ انڈیا کمپنی شاہی
۹۴	۱۰	عالی جیب	عالی کی جیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے پایان اُس سلطان دو جہان کو شایان ہے جسکے قبضۂ قدرت مین زمین و آسمان ہے اور جو ایک دم مین کسی کو تاج شاہی دیتا۔ نشان امارت عطا فرماتا۔ کسی کو تختِ سلطنت سے خاکِ ذلت پر گراتا ہے۔ اور لائق درود وہ سرور کائنات مفخر موجودات رسول عالی درجات والا مقام ہے جسنے کفر و بت پرستی کو مٹا کر علم اسلام کو بلند فرمایا گمراہون کو راہ راست پر لایا اور دوازدہ امام نائب رسولِ انام برگزیدۂ خالقِ علام پر سلام مدام ہو۔

امّابعد محمد رفیع غالی بن جناب مغفرت مآب سید محمد وصی صاحب رضوی متوطن قصبۂ موہان ضلع اناؤ ملک اودھ بخدمت قدردانان و ہنرشناسان زمان عرض رسا ہے کہ جب مین تحریر گنج شائگان معروف بہ ٹکسال سے فارغ ہوا تو عزیزا زجان سعید زمن سید علی اکبر حسن سلمہ رب ذوالمنن نے خواہش ظاہر کی کہ مین ایک ایسی کتاب مرتب کرون جنمین شاہان زمان کے تاج اور والیان ملک کے نشان درج ہون بنا برآن مین نے یہ کتاب موسوم تاج و نشان کو مرتب کیا۔ اسمین شاہنشاہون۔ شاہون۔ شاہزادون۔ شاہزادیون اور بیگمات شاہی کے تاج اور تمام روے زمین کے فرمانرواؤن اور ہندوستانی والیان ملک و رؤسائے عظام اور مشاہیر کے اعلام درج کئے خداوند کریم مطبوع انام اور مقبول خواص و عوام فرمائے آمین۔

چونکہ اس کتاب مین تاج و نشان مندرج ہین لہذا تاج و نشان کے

مختصر تاریخی حالات بھی قلمبند کیئے گئے تاکہ ناظرین کی دلچسپی کا باعث ہو۔

تاج

تاج بادشاہی ٹوپی ہے۔ نظامی گنجوی نے سکندر نامہ میں لکھا ہے۔ ع
کلاہ از کیومرث آفاق گیر + یعنی تاج کو اولاً کیومرث نے بنایا تھا۔ اگلی تصاویر سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان میں جسوقت پورا لباس پہننے کا رواج شروع ہوا تھا اوسوقت بھی سر پر تاج کا نشان موجود تھا۔ یعنی جو گروہ محض وحشیانہ زندگی بسر کرتا تھا اوسکے تمام افراد کسی درخت کی پتلی لوچدار شاخ کا حلقہ بناکر سر میں پہن لیتے تھے۔ اور جس شخص کے حلقہ کی شاخ میں پتیاں اور پھول شامل ہوتے تھے وہ اہل قوم کا سردار مثل بادشاہ کے سمجھا جاتا تھا۔
پہلے زمانہ میں تاج بہادری۔ اخلاق۔ گاوزوری۔ ڈاکہ زنی اور شہسواری وغیرہ طریقوں سے حاصل ہوتا تھا اور جس شخص کو کسی گروہ پر تفوق حاصل ہوتا تھا وہ اپنے لباس میں کوئی امتیازی نشان ضرور قایم کرلیتا تھا۔
پھر اس تاج کی حالت میں تبدیلی شروع ہوئی یعنے پہلے جو تاج درختوں کے پتوں سے بنتا تھا وہ مصنوعی بیل بوٹوں سے بنایا جانے لگا۔ بعد جسقدر سلطنتیں زیادہ ہوتی گئیں تاج میں اور بھی ترقیاں ہوتی گئیں۔ اور مختلف صورتوں کے تاج بننے لگے۔
یونان کے زمانۂ عروج میں جو تاج باوقعت تھا وہ صرف ایک حلقہ تھا جو زمانہ کی ترقی کے ساتھ پرتکلف ہوتا گیا۔ گر درخت کی ایک مصنوعی شاخ معلوم ہوتا تھا اس تاج پر اون لوگوں کو استحقاق حاصل ہوتا تھا جو گھوڑدوں اور جسمانی ورزشوں میں فتح نمان حاصل کرتے تھے۔
سکندر اعظم کا تاج صرف ایک سادہ پٹی سونے کی تھی جسمیں بعد فتح ایران مینڈھے کے دو سینگ بھی شامل کرلیے گئے تھے۔
عرب میں پہلے سلطنت نہ تھی لیکن جب اسلام نے عربوں میں حکومت کی بنیاد ڈالی تو اوس کے ابتدائی فرمانرواؤں میں تاج کا استعمال نہیں تھا گر جب عرب

کی سلطنت ترکون مین آئی تو اونکے عہد سے بتدریج تاج کی صورت ہوتے گئے۔

ترک قبل از اسلام خود پہنتے تھے اور اونکا شاہی خود ایک منقش پٹی تھا جسپر کلغی لگی ہوئی تھی جب عربون کی سلطنت ترکون کے تصرف مین آئی اور بعدہٗ ترکی حکمران اپنا قدیمی مذہب ترک کرکے مسلمان ہوتے گئے تو اونھون نے اپنی قدیمی وضع مین بھی ترمیم کی اور خود کے اوپر عمامہ باندھنا اختیار کیا۔

اسی ترکی خاندان مین ایک خاندان چغتائیہ تھا جسنے ہندوستان مین حکومت قایم کرلی تھی۔ جو مغلیہ کے نام سے اسوقت تک مشہور رہی۔ جب اس خاندان مین جلال الدین محمد اکبر بادشاہ ہوا تو اوس نے اپنے تاج کی صورت نئی کردی جیسے زمانۂ سابق مین مہاراجگان ہندوستان کھڑکی دار پگڑی پر ایک سرپیچ جسپر کلغی بنے ہوئے تھے بطور تاج کے استعمال کرتے تھے اکبر نے اوسی طرز کو تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ جاری رکھا۔

خاندان سلجوقیہ نے جو ترکون کی ایک شاخ ہے اوس نے اپنا تاج اسطرح بنایا تھا کہ خود مین جواہرات کے پھول لگائے تھے اور اوس کے اوپر عمامہ باندھکر اوس مین موتیون کی چند لڑیان لگادی تھین۔

بایزید یلدرم نے جب سلطان کا لقب اختیار کیا تو پہلے سلجوقی تاج کو اپنے خاندان مین جاری کیا تھا۔ یہ تاج اگرچہ اب استعمال نہین کیا جاتا مگر موجود ہے۔

صوبۂ اودھ کے صوبہ دار نواب غازی الدین حیدر کو جب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی نے ۱۸۱۹ع ۱۲۳۵ھ مین لقب شاہی دیا تو اوس کے لئے ایک نئی وضع کا تاج شاہی بنایا گیا۔ اس سے پیشتر جلال الدین محمد اکبر والی مندیل استعمال کیجاتی تھی

ایران و مصر اور بابل کے حکمرانون تاج بہت قدیمی ہے۔

روما کے زمانۂ عروج مین تاج کی وہی شکل قایم رہی تھی جو درخت کی مصنوعی شاخ سے بنایا گیا تھا۔ مگر بعد کو اوس مین ظاہری شان و شوکت بھی ظاہر کی گئی۔

قسطنطین کے زمانہ مین تاج پر تکلف ہوکر مرصع ہوا اور ایک اونچی ٹوپی کی

چوڑی پٹی کے حلقہ مین لے کر سنہری نصف محراب کی شکل بنایا گیا
اور محراب پر ایک کرہ قایم ہوا۔ شاہ جسٹی نین نے اوس کرہ پر صلیب
بنوائی یہ وضع ایسی مرغوب ہوئی کہ یورپ کی تمام عیسائی سلطنتون نے اسکی
تقلید کی۔

پوپ چونکہ دنیا۔ آخرت اور مذہب تینون کے اختیارات حاصل ہین اس لیے
اوس نے اپنے تاج کو ان تینون اختیارات کا نمونہ ثابت کرنے کے لئے
تین درجہ کا اوپر نیچے بنایا ہے۔

انگلستان مین جو تاج بنایا گیا وہ حضرت داؤد کے تاج کی نقل تھا جسمین سونے
کی متعدد نوکدار میخین لگی ہوئی تھین اور کھوپڑی کی طرف کھلا ہوا تھا۔

ولیم اول نے اپنے تاج مین صرف چار میخین رہنے دین۔ میخین سے برگ پھول
بڑھا کر خوبصورت کردیا۔ جس سے وہ کسی قدر اونچا بھی ہو گیا۔

ہنری اول نے اپنے تاج کے حلقہ کو جواہرات سے مزین کرکے اوس مین خوشنمائی
اور زیادہ کردی۔

ہنری دوم۔ رچارڈ اول اور شاہ جان کے زمانہ مین اور ترقی ہوئی۔

ہنری سوم کا تاج صرف ایک حلقہ تھا جو چند پتیون یا گنبدون سے کسی قدر
بلند کردیا گیا تھا۔

ایڈورڈ سوم نے سب سے اچھے کام سے تاج کو خوبصورت بنایا جسمین چار بڑے اور
چار چھوٹی پتیان خوبصورت دائرہ مین نظر آتی تھین۔ حلقہ مرصع تھا جس سے
آٹھ پھول ظاہر ہوتے تھے۔ رچارڈ دوم نے بھی تاج کی یہی شکل اختیار کی تھی۔

ہنری چہارم نے تاج کو موتیون سے رونق دی اور اوسکی پتیان جواہرات سے
مرصع کین۔

ہنری پنجم نے سب سے پہلے تاج مین محرابی شکل قایم کی۔ اس تاج کے بالائی حصہ
پر کرہ زمین اور صلیب بنائی گئی جو روما کے تاج سے اخذ کی گئی تھی۔ یہ تاج
انگلستان مین پسند ہوا۔

ہنری ششم کے تاج مین محرابین تھین۔

ایڈورڈ چارم کے تاج مین نیم نصف محرابین تھین۔
رچارڈ سوم کے لئے جو تاج بنایا تھا وہ ہنری پنجم کے تاج سے مشابہ تھا۔
صرف اسکی پتیان اور صلیب اوسکی نسبت زیادہ خوشنما اور موزون تھین۔
ہنری ہفتم نے اپنے تاج کو شاہان سابق سے زیادہ بلند کیا اور اوس مین دو محرابین قایم کین اور اوس کے حلقہ کو چار محرابون اور چار صلیبون سے اونچا لیا۔
ہنری ہشتم کے وقت مین یہ ایجاد زیادہ ہوئی کہ اسوقت تک جتنے تاج بنائے گئے تھے سب کے پہننے سے سر کھلا رہتا تھا۔ ہنری ہشتم نے اپنے تاج کے بیچ آسمانی مخمل کی ٹوپی داخل کی۔
ملکہ الزبتھ کا تاج ہنری ہشتم کے تاج سے مشابہ تھا۔
جیمس اول اور چارلس اول نے تاج مین چار محرابین بنائین یہ تاج سونے کا بنایا گیا تھا جسکا وزن سات پونڈ چھ اونس اور قیمت گیارہ ہزار ایکسو روپیہ تھی۔
یہ تاج ۱۶۴۹ء مین پارلیمنٹ کی رائے سے تلف کردیا گیا۔
چارلس دوم کا تاج سینٹ ایڈورڈ کی تاج کے مانند تھا۔
جارج سوم کی تاجپوشی کے وقت جو تاج تیار کیا گیا تھا اوسکی محرابون مین پہلے تاجونکی محرابون سے کچھ زیادہ خوبصورتی ظاہر کی گئی تھی۔ یہی تاج ولیم چہارم کی تاجپوشی کے وقت بھی سرپر رکھا گیا تھا۔
ملکہ معظمہ وکٹوریہ کا تاج سینٹ ایڈورڈ کے تاج سے مشابہ بنایا گیا تھا جو شاہان گزشتہ کے تاجون سے زیادہ قیمتی تھا اور وزن صرف اُنتالیس اونس اور قیمت تین لاکھ ساٹھ ہزار پونڈ[1] تھی۔ یہ تاج سراپا جواہرات سے مرصع تھا۔
موجودہ شہنشاہ حضور ملک معظم ایڈورڈ ہفتم دام اقبالہ کے تاج کے دائرے مین بیس ہیرے لگے ہین جنمین سے ہرایک کی قیمت پندرہ سو پونڈ ہے اس تاج کے وسط مین اوپر کی طرف دو بڑے ہیرے جڑے ہین جو ہرایک دو ہزار پونڈ قیمت کا ہے۔ اول الذکر بیس ہیرون کے زاویون پر چودہ چھوٹے

---

[1] اوزان کا مفصل بیان میری کتاب گنج شائگان معروف بہ ٹکسال مین درج ہے۔ مولف

ہیرے نصب کئے گئے ہین اور ہر ایک کی قیمت سو پونڈ ہے۔ تاج کے گرد صلیبین ہین ہر صلیب مین بیس ہیرے بارہ ہزار پونڈ کے ہین۔ صلیب کے بالائی حصہ پر چار بڑے ہیرے قیمتی چار ہزار پونڈ کے ہین۔ بارہ ہیرون کا ایک پھول دس ہزار پونڈ کا ہے جسمین اٹھارہ چھوٹے ہیرے جڑے ہین جنکی قیمت دو ہزار پونڈ ہے محرابون پر موتی اور ہیرے لگے ہین انکی قیمت دس ہزار پونڈ ہے اور جابجا اکتالیس چھوٹے ہیرے پندرہ ہزار پونڈ قیمت کے ہین۔ اور تاج کے علاوہ مین موتیون کی دو قطارین ہین ان سب کی قیمت تین ہزار پونڈ ہے۔ کل جواہرات۔ سونا چاندی ملاکر اس تاج کی قیمت ایک لاکھ پونڈ ہے۔

حضور ملکہ الگزنڈرا کا تاج جو جواہرات سے سراپا مرصع ہے اسمین چار صلیب ہین۔ سامنے صلیب مین کوہ نور نامی ہیرا جڑا ہے اور باقی تین صلیبون مین تین ہیرے جو قدرین قریب قریب کوہ نور کے ہین جڑے ہین۔ آٹھ نشانہ دار محرابین نکلی ہین جنمین تہری قطار جواہرات کی ہے۔ بالائی صلیب سے لیکر نیچے کے حصہ تک ہر جگہ جواہرات سے پُر ہے۔ اسمین ہیرون کی تعداد تین ہزار چھ سو اٹھاسی ہے وزن اس تاج کا بائیس اونس ہے۔ اتنا ہلکا تاج اس وقت تک کوئی نہین بنا۔

خلاصہ یہ اسوقت دنیا کی سلطنتون مین مختلف قسم کے تاج کا استعمال ہے مگر سب کی اصل کسی درخت کی شاخ ہی سے پائی جاتی ہے۔ جوکہ زمانہ کی ترقی کے ساتھ تبدیل ہوکر دوسری صورتون مین ہوگئی۔

معرکہ

معرکہ صرف شناخت کے لئے ہے تاکہ معلوم ہو کہ یہ چیز فلان سلطنت یا ریاست کی سرکاری چیز ہے۔

معرکہ ابتدائً ہر سلطنت اور ریاست مین کسی وجہ خاص سے اختراع کیا گیا ہے مثلاً اودھ کا نشان شاہی مچھلی تھا یعنی بادشاہت اودھ کی سرکاری چیز پر مچھلی

کی تصویریں بنی ہوئی تھی۔ چنانچہ قیصر باغ جو شاہی محل تعمیر کردۂ واجد علیشاہ مرحوم آخر بادشاہ اودھ ہے اوسکی دیوارون اور پھاٹکون پر اسوقت تک مچھلی دار معرکہ بنا ہوا ہے۔

گو کہ اس معرکہ مین شاہ مرحوم نے اسقدر ایجاد اور کردی تھی کہ اوپر کا جسم انسانی اور نیچے کا مچھلی کا بنایا ہے۔

اودھ سلطنت کے شاہی نشان مین مچھلی ہونے کا اصلی سبب یہ ہے کہ جب سید محمد امین مخاطب بہ نواب سعادت خان برہان الملک صوبہ دار اودھ مقرر ہوکر اودھ مین آیا اور براہ دریاے گومتی بذریعہ کشتی لکھنؤ مین آتا تھا کہ ایک چھوٹی مچھلی دریا سے اوچھلکر اوسکی گود مین آگئی۔ نواب سعادت خان نے اوس مچھلی کو فال نیک خیال کرکے رکھ لیا اور معرکہ مین مچھلی کی شکل بنوائی۔ اور اس ریاست کی ماتحت ریاستون بنارس اور رامپور نے بھی اپنے معرکون مین مچھلی ہی کا معرکہ رکھا جو اسوقت تک موجود ہے اور جنمین کچھ اور اضافہ کرکے خوبصورتی بڑھا دی گئی ہے۔

سلطنت اودھ کا مچھلی دار معرکہ جسکو نواب برہان الملک نے جاری کیا تھا آخر سلطنت اودھ تک قایم رہا گو کہ اس معرکہ مین وقتاً فوقتاً خوبصورتی کا اضافہ ہوتا رہا مگر مچھلی کی شکل ہمیشہ ضرور رہی۔ اور اوس مچھلی کی ہڈیان جسکو نواب برہان الملک نے رکھ لیا تھا اونکا جڑاؤ مرصع ڈبیہ مین عہد واجد علی شاہ تک خزانۂ شاہی مین موجود تھین۔

اسی طرح نظام اول صوبہ دار حیدرآباد دکن جو کسی جنگ پر جاتا تھا اوس کو کسی فقیر نے ایک روٹی دی۔ نظام نے اوس روٹی کو باعث برکت سمجھ کر اپنے تمام لشکر مین پھرایا اور معرکہ مین روٹی کی شکل بنائی۔ جو ابتک ریاست حیدرآباد دکن کا معرکہ ہے گو کہ اوسمین شیر کی تصویرین وغیرہ زیادہ کردی گئی ہین۔

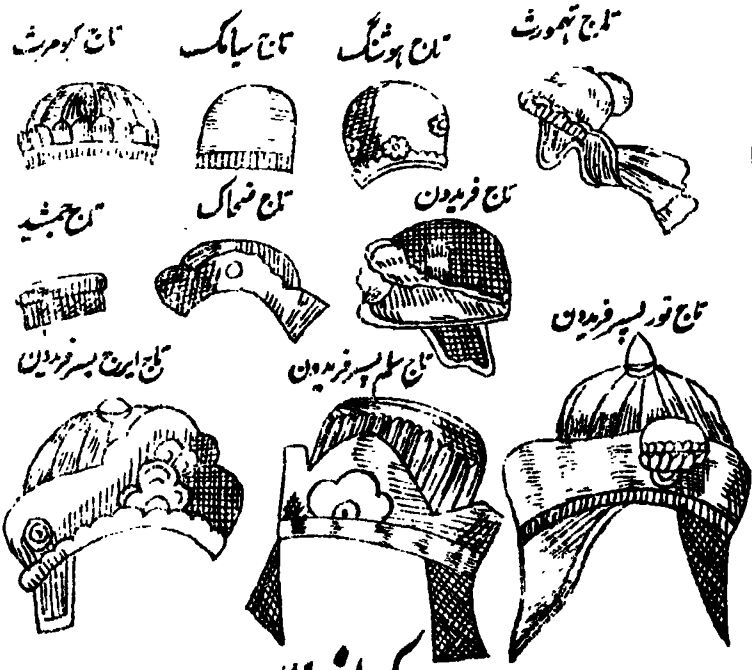
ریاست گوالیار مین سانپ اور سورج کا معرکہ ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گوالیار کا کوئی راجہ سوتا تھا منہ پر دھوپ آگئی۔ ایک سانپ نے آکر منہ پر پھن کا سایہ کردیا۔ جب راجہ اوٹھا تو سانپ کو اپنے چہرہ پر سایہ افگن دیکھا کہ دھوپ

اپنے بھن سے روکے ہوئے ہے۔ پس معرکہ ریاست میں سانپ اور سورج
کی تصاویر داخل کیں۔ جو ابتک موجود ہیں۔

بعض معرکوں میں کوئی مذہبی چیز اس کی بزرگی کے سبب سے بنائی گئی ہے
جیسا کہ امیر عبدالرحمن خان والی کابل نے اپنے روپیہ میں مسجد کا نقشہ منقش
کیا ہے اور یورپ اور عیسائی سلطنتوں کے تاج میں اور معرکوں کے اندر صلیب
بنی ہے۔

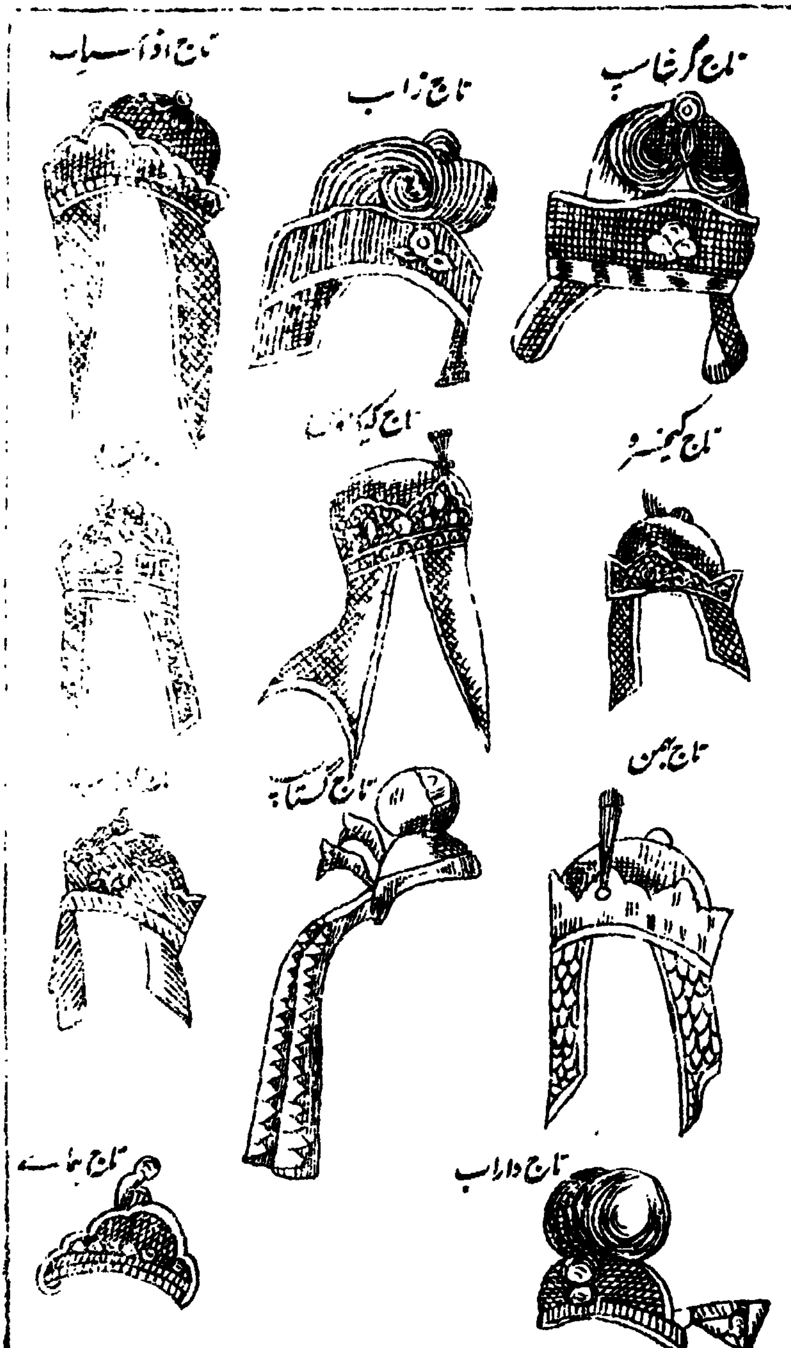
تاج شاہان ایران

پیشدادیان

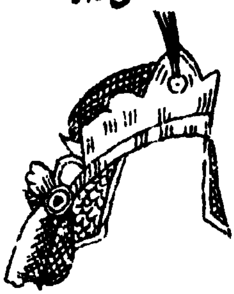


کیانیان



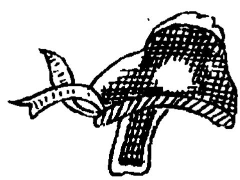

تاج گرشاسپ
تاج زاب
تاج افراسیاب
تاج کیخسرو
تاج بہمن
تاج گشتاسپ
تاج داراب
تاج ہماے

تاج دارا



ساسانیان

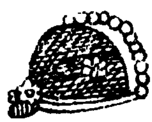
تاج هرمز پسر شاپور



تاج شاپور پسر اردشیر



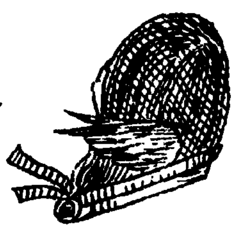
تاج اردشیر



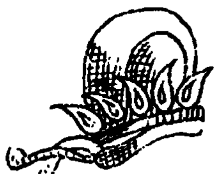
تاج مادر بهرام دوم



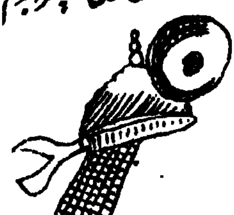
تاج بهرام دوم



تاج بهرام اول



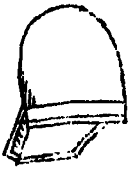
تاج نرسی - پسر بهرام دوم



تاج بهرام سوم



تاج زوجهٔ بهرام دوم




تاج اردشیر پسر شاپور و بقولے برادر ہمشیرۂ شاپور
تاج شاپور پسر ہرمز
تاج ہرمز پسر نرسی
تاج یزدگرد پسر بہرام چہارم
تاج بہرام پسر بہرام چہارم
تاج شاپور پسر شاپور
تاج ہرمز پسر یزدگرد دوم
تاج یزدگرد دوم
تاج بہرام (مشہور بہرام گور) پسر یزدگرد
تاج قباد برادر بلاش
تاج بلاش
تاج فیروز پسر یزدگرد دوم
تاج خسرو پرویز
تاج ہرمز پسر نوشیروان
تاج نوشیروان

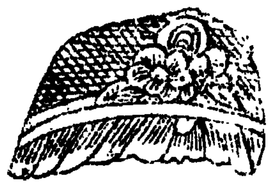
تاج اردشیر پسر شیرویہ



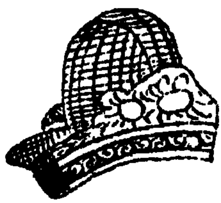
تاج شیرویہ



تاج پوران دخت



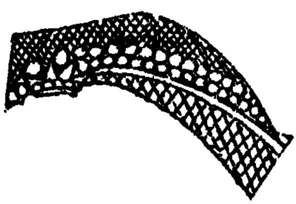
تاج شہر آزاد



تاج فرخ زاد



تاج آزرمیدخت



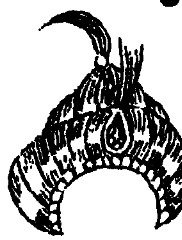
تاج یزدگرد



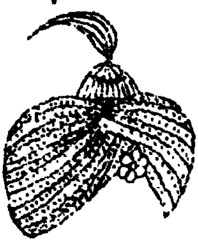
(یزدگرد کے وقت میں مسلمانوں نے ایران کو فتح کیا تھا)

سامانیان و غزنویان

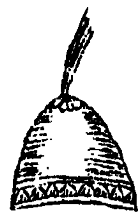
تاج سبکتگین غزنوی



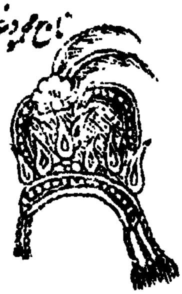
تاج نوح بن منصور سامانی



تاج مسعود غزنوی

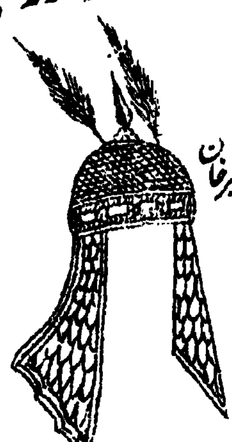


تاج محمود غزنوی

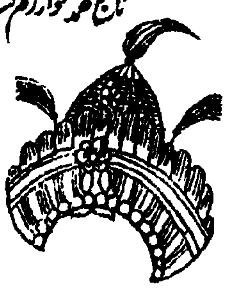


خوارزمیان و چنگیزیان

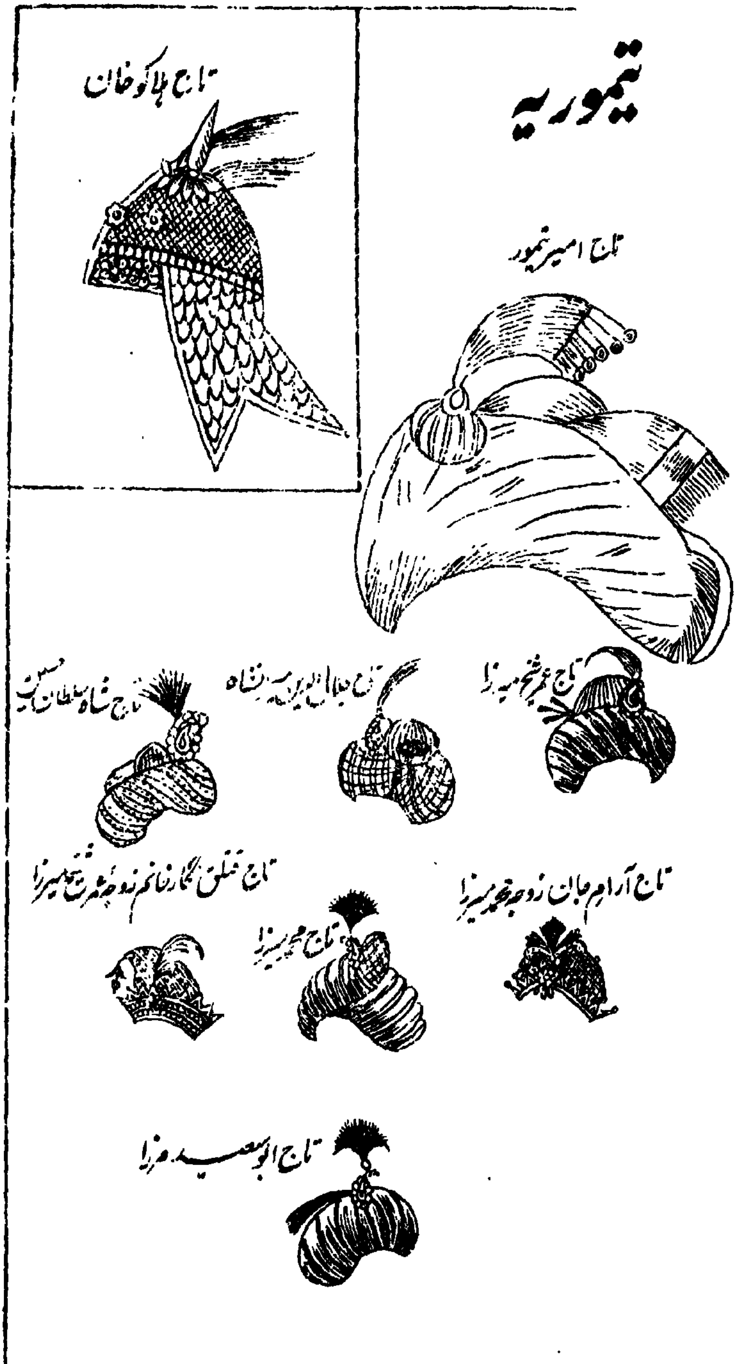
تاج چنگیز خان



تاج محمد خوارزم شاه



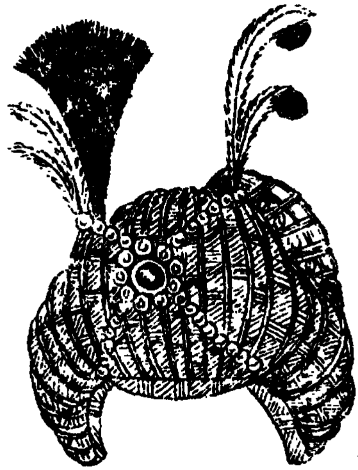
تیموریه



تاج هلاکو خان
تاج امیر تیمور
تاج عمر شیخ میرزا
تاج جلال الدین میرانشاه
تاج شاه سلطان
تاج قتلق نگار خانم زوجه عمر شیخ میرزا
تاج آرام جان زوجه محمد میرزا
تاج محمد میرزا
تاج ابو سعید میرزا

صفویہ

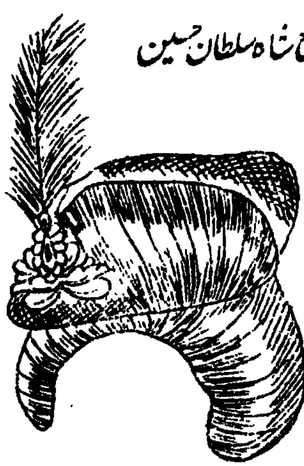
تاج شاہ طہماسپ



تاج شاہ عباس



تاج شاہ سلطان حسین

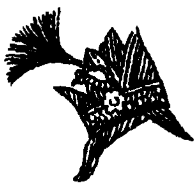


افشاریان

تاج نادرشاه

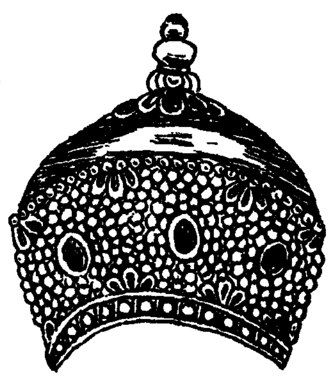


تاج نادرشاه

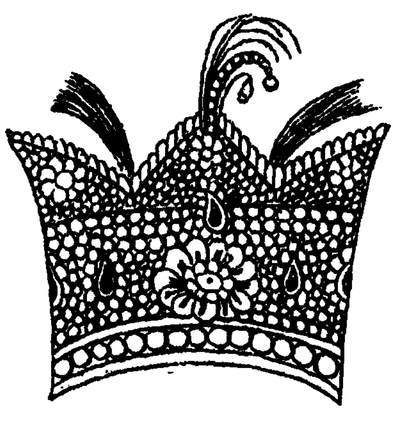


قاجاریان

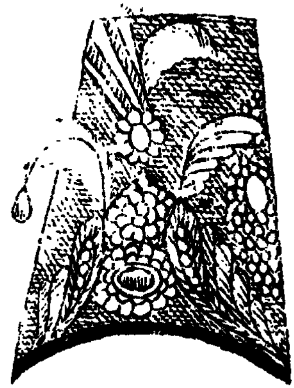
تاج آقا محمد خان



تاج محمد حسن خان



تاج محمد شاه



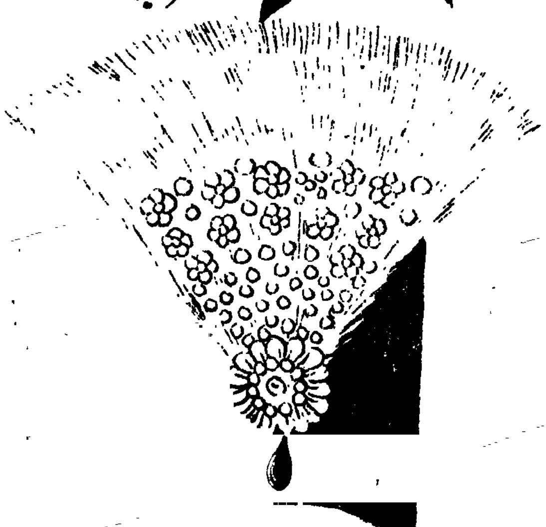
تاج فتحعلی شاه



تاج ناصرالدین شاه



تاج مظفرالدین شاه خلد الله ملکه و سلطنته



تاج مظفرالدین حال شهنشاه ایران خلد الله ملکه و سلطنته



تاج شاہان روم (ٹرکی) قبل از اسلام

تاج شہنشاہ سی ۔ ری ۔ ای ۔ لیس



تاج شہنشاہ ملینیا



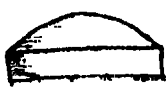
تاج شہنشاہ مارسس



تاج تھیوسیس ۔ (۲۲۰۰ سنہ قبل مسیح کے پیدا ہوا تھا)



تاج بادشاہ درایس

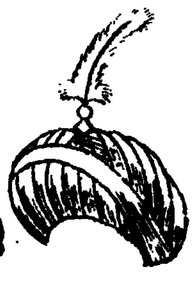


سلاطین عثمانیہ

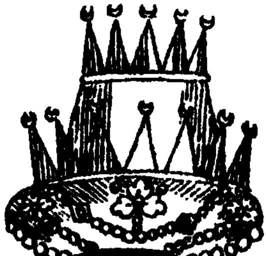
تاج سلطان آرخان

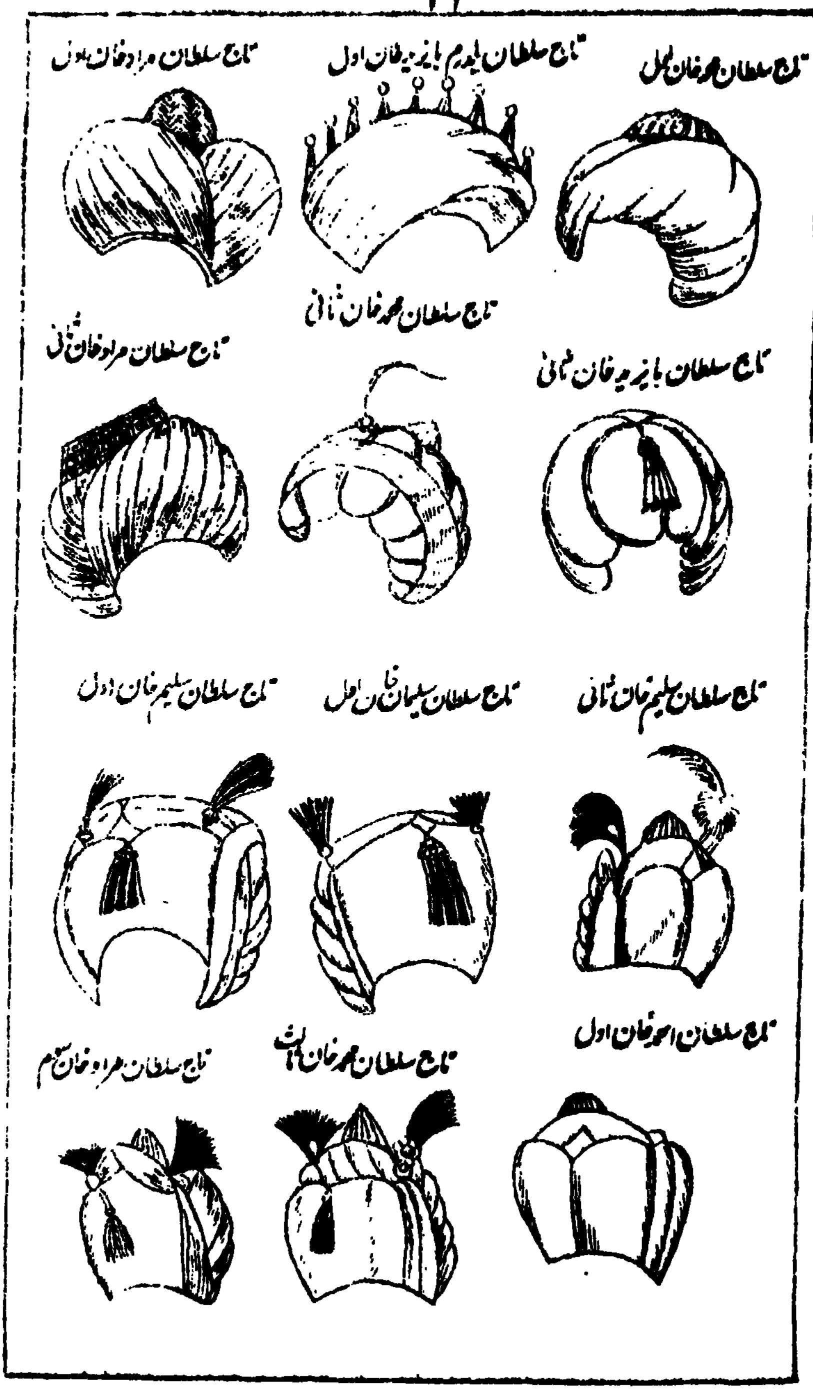


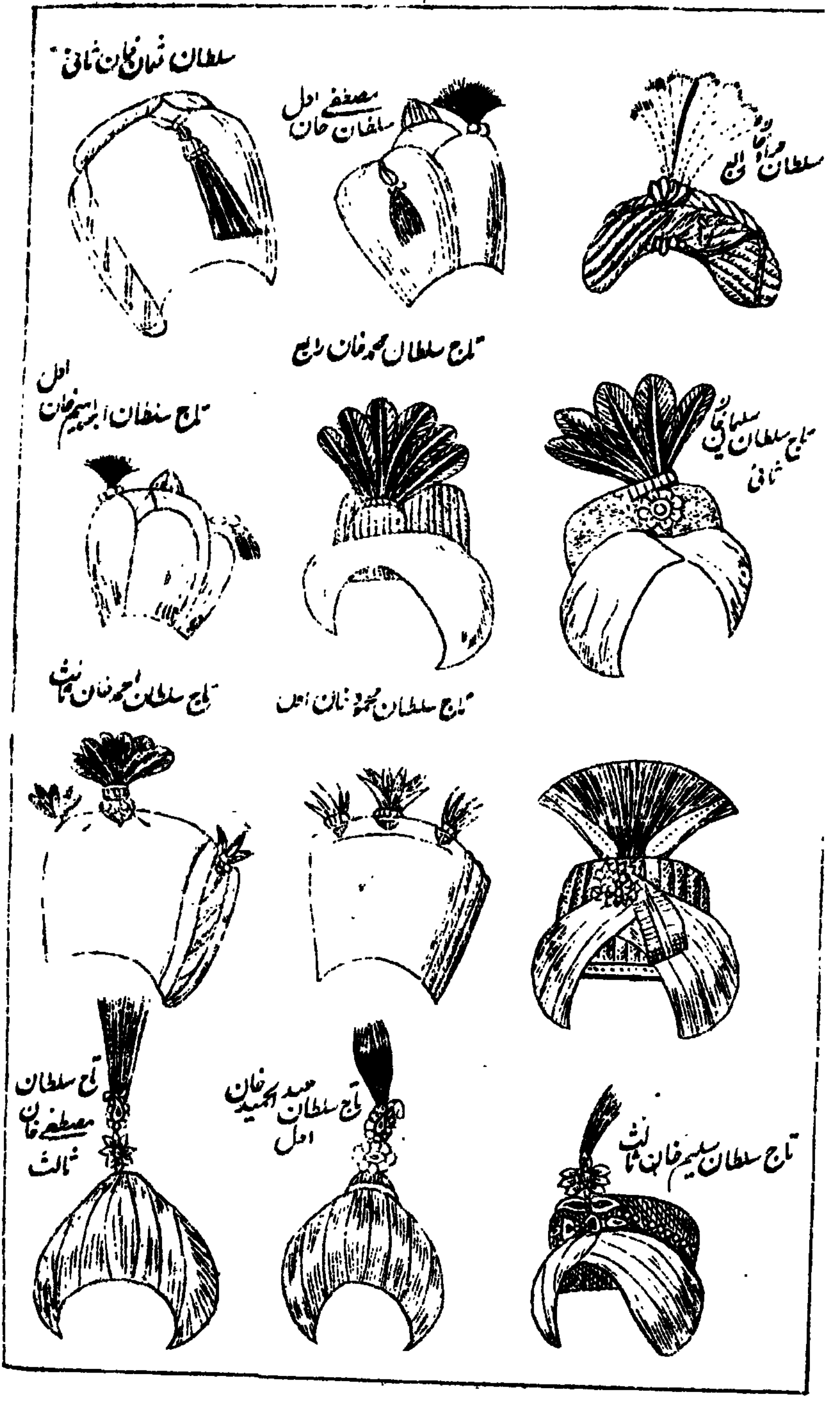
تاج عثمان خان اول



تاج سلطنت روم



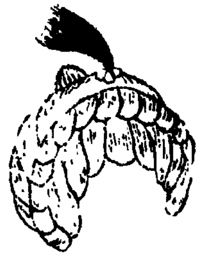

تاج سلطان محمد خان اول
تاج سلطان یلدرم بایزید خان اول
تاج سلطان مراد خان اول
تاج سلطان بایزید خان ثانی
تاج سلطان محمد خان ثانی
تاج سلطان مراد خان ثانی
تاج سلطان سلیم خان ثانی
تاج سلطان سلیمان خان اول
تاج سلطان سلیم خان اول
تاج سلطان احمد خان اول
تاج سلطان محمد خان ثالث
تاج سلطان مراد خان سوم


سلطان مراد رابع
سلطان مصطفی خان اول
سلطان عثمان خان ثانی
تاج سلطان محمد خان رابع
تاج سلطان سلیمان ثانی
تاج سلطان ابراہیم خان اول
تاج سلطان احمد خان ثالث
تاج سلطان محمود خان اول
تاج سلطان مصطفی خان ثالث
تاج سلطان عبد الحمید خان اول
تاج سلطان سلیم خان ثالث

تاج سلطان عبدالمجید خان



تاج سلطان محمود خان ثانی

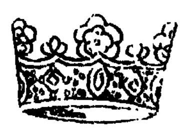


تاج سلطان مصطفے خان رابع



تاج شاہان انگلستان

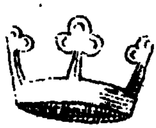
تاج رچارڈ اول شاہ جان۔



تاج ہنری اول



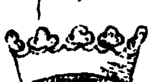
تاج ولیم اول



تاج ہنری چہارم



تاج ہنری دوم

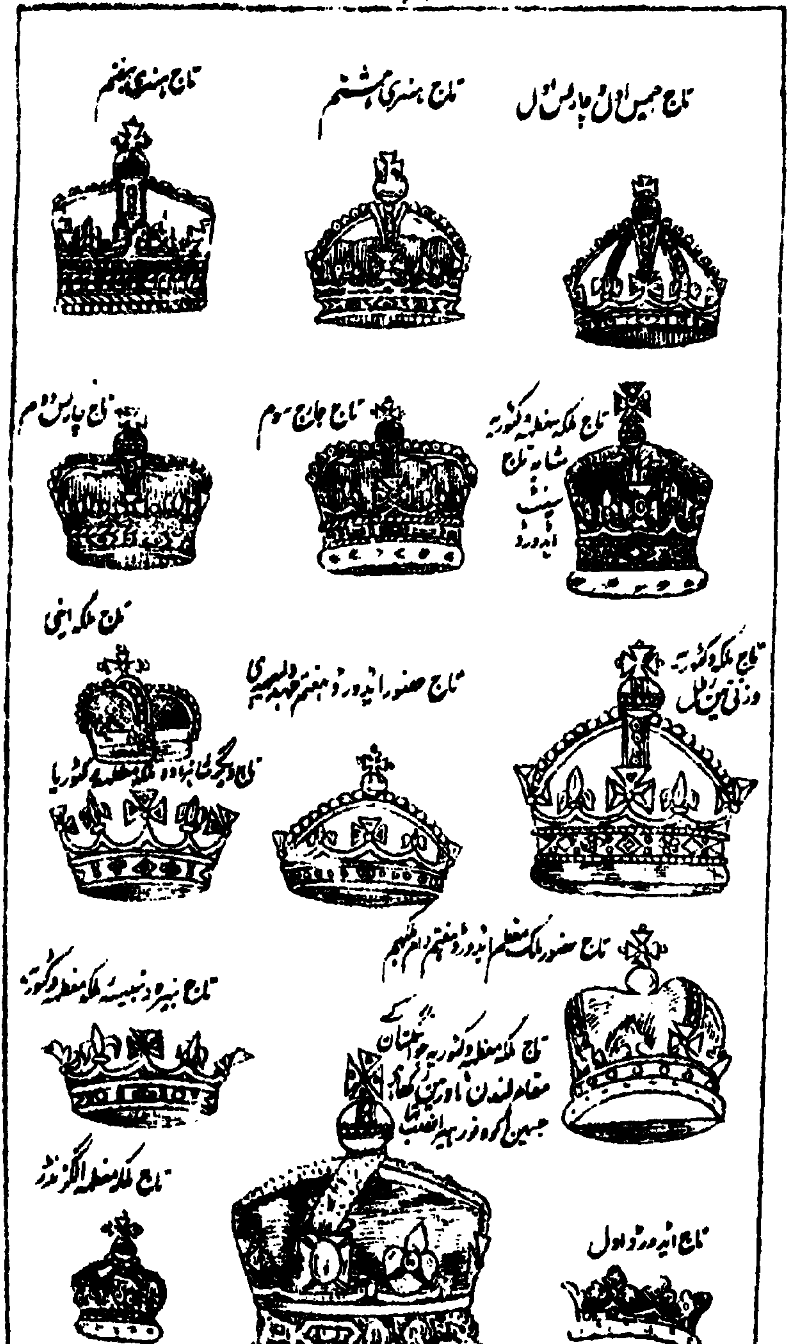


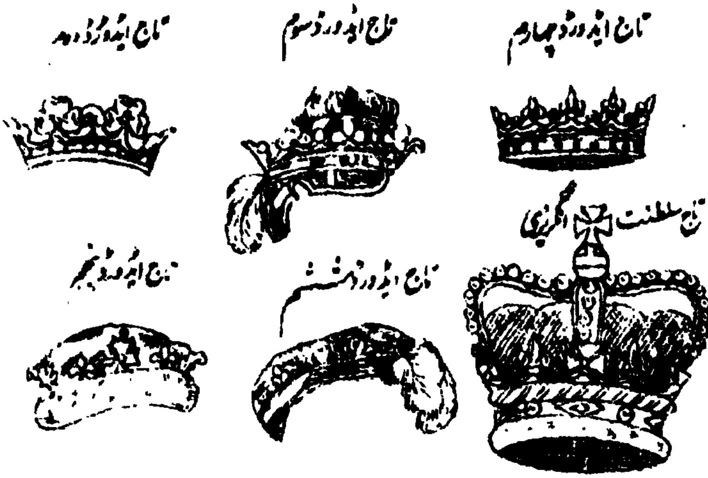
تاج رچارڈ سوم



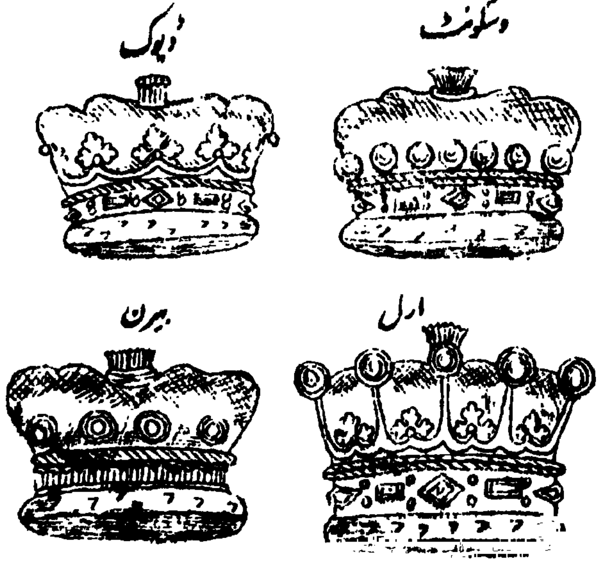
تاج ہنری پنجم




تاج جیمس اول و چارلس اول
تاج هنری هشتم
تاج هنری هفتم
تاج ملکه معظمه وکتوریه
تاج جارج سوم
تاج چارلس دوم
تاج ملکه اینی
تاج حضور ایدورد هفتم عهد ولیعهدی
تاج ملکه وکتوریه
تاج حضور ملک معظم ایدورد هفتم دام ملکهم
تاج ایدورد اول



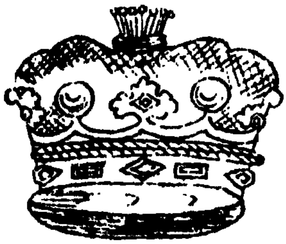
تاج امرا وغیرہ انگلستان



شاه



مارکوئس



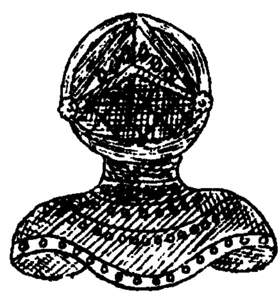
شهزاده



شهزاده ولیعهد



نائت



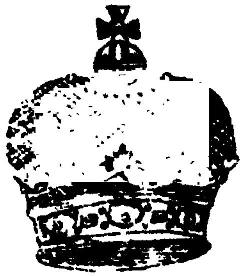
برن



اسکوئر

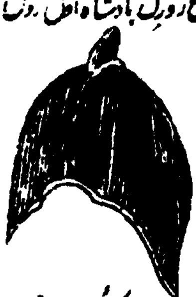


تاج سلطنت روس

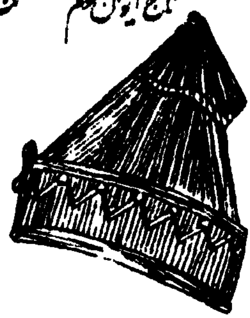


تاج شاہان روس

تاج رورک بادشاہ اول روس



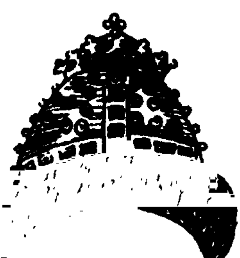
تاج ایوان سوم



تاج ایوان چہارم



تاج میکائیل رومانوف



تاج الگزنڈر سوم



تاج شاہ پروس والی اپیرس ملک یونان جو ۲۷۲ سال قبل مسیح مقتول ہوا



تاج سکندر

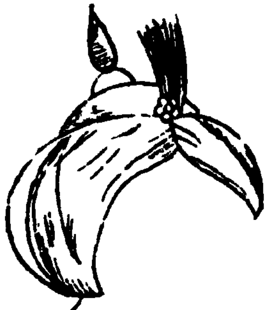


تاج متفرق سلاطین یورپ

تاج ولیم اول شہنشاہ جرمن



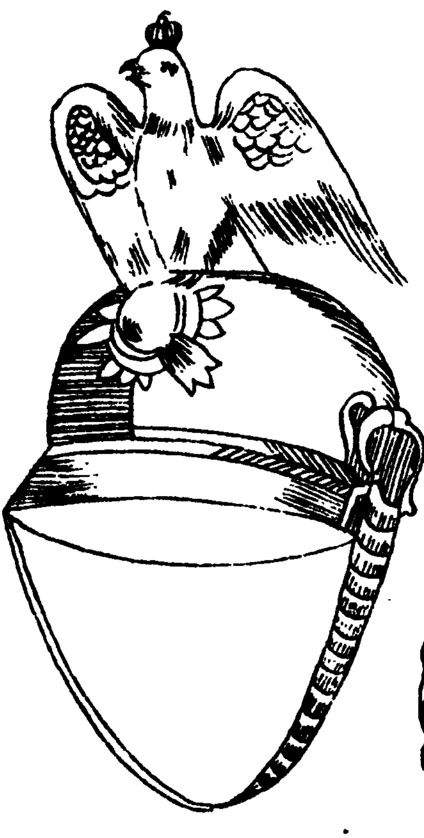
تاج سلطان صلاح الدین ایوبی فاتح بیت المقدس



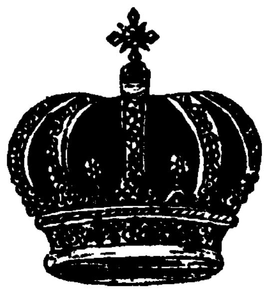
تاج سکندر اعظم



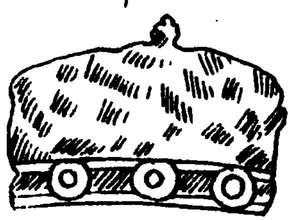
تاج فریڈرک ولیم البرٹ شہنشاہ جرمنی



تاج سلطنت جرمن



تاج اوسکار دوم شاہ سویڈن

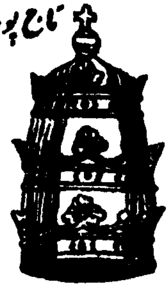




تاج سلطنت پرتگال



تاج سلطنت فرنس



تاج پوپ



تاج سلطنت اٹلی

تاج شاہان اودھ



تاج غازی الدین حیدر اول بادشاہ اودہ



تاج سلطنت اودہ

تاج رفیع الدین حیدر، فریدون بخت محمد مہدی عرف منّا جان



تاج نصیر الدین حیدر



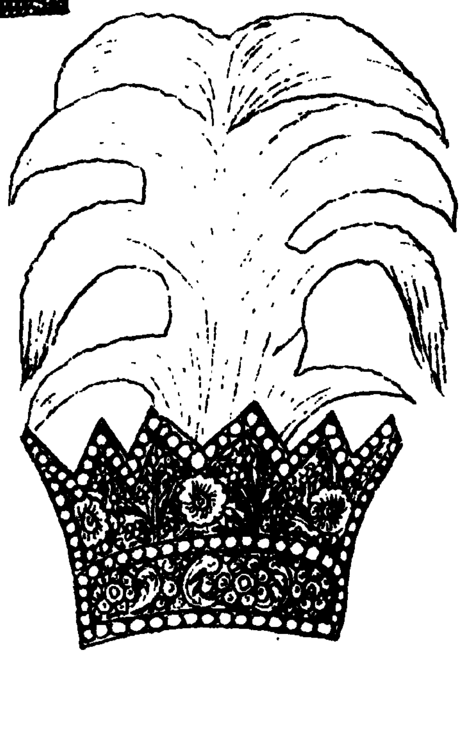
تاج امجد علیشاہ



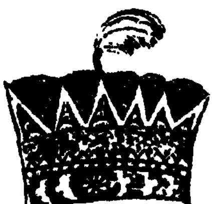
تاج محمد علیشاہ



تاج واجد علی



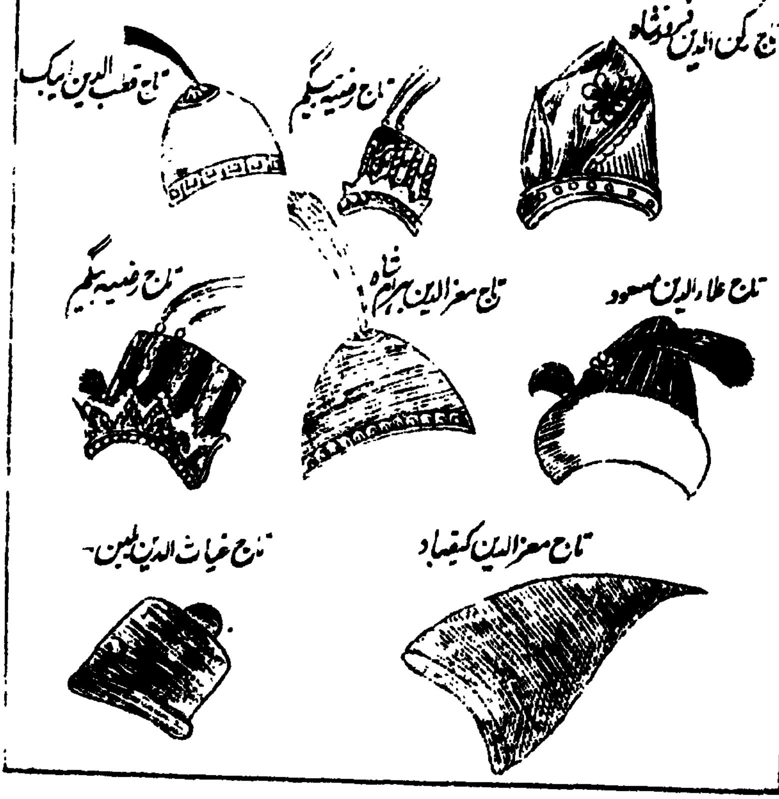
تاج واجد علی شاہ



تاج رمضان علی مرزا برجیس قدر



تاج شاہان متفرق ہندوستان



تاج قطب الدین مبارک شاہ خلجی



تاج علاء الدین خلجی



تاج فیروز شاہ تغلق



تاج سلطان محمد تغلق شاہ



تاج ناصر الدین محمد شاہ تغلق



تاج سکندر لودی



تاج بہلول لودی



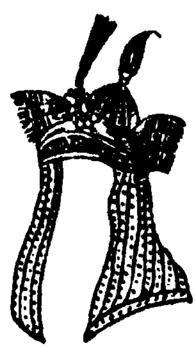
تاج سکندر شاہ سور



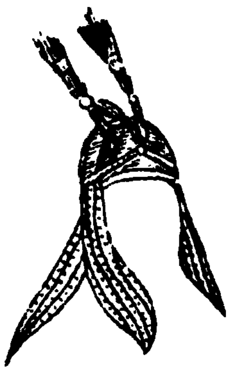
تاج محمود شاہ عدلی



تاج شیر شاہ



تاج شیر شاہ



تاج سلیم شاہ



تاج سلیم شاہ



تاج سلاطین تیموریہ

تاج ظہیرالدین محمد بابر



تاج نصیرالدین محمد ہمایوں



تاج جلال الدین محمد اکبر



تاج نورالدین جہانگیر



تاج نورالدین جہانگیر



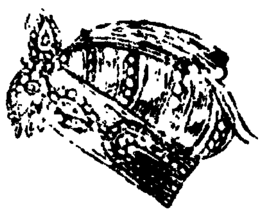
تاج شہاب الدین محمد شاہجہان



تاج شہاب الدین خورد بجہان



تاج محی الدین اورنگ زیب عالمگیر



ایضاً



تاج محمد معظم ملقب بہادر شاہ



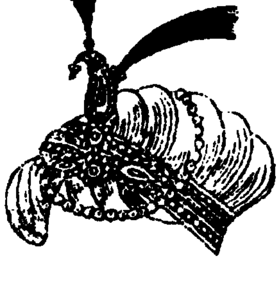
ایضاً



تاج معز الدین جہاندار شاہ



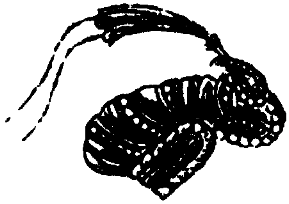
ایضاً



تاج جلال الدین فرخ سیر



تاج جلال الدین فرخ سیر



تاج رفیع الدولہ میرزا کام بخش شاہجہان ثانی



تاج شمس الدین ابوالبرکات رفیع الدرجات



تاج روشن اختر ابوالفتح محمد شاہ



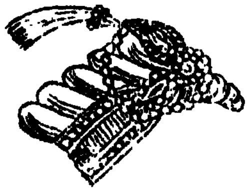
تاج روشن اختر ابوالفتح



تاج عزیز الدین عالمگیر ثانی



تاج مجاہد الدین احمد شاہ



تاج محی الملۃ



تاج عزیز الدین عالمگیر ثانی



تاج عالی گوہر شاہ عالم



تاج عالی [illegible] شاہ [illegible]



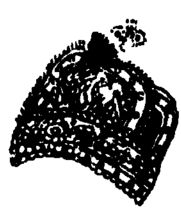
تاج معین الدین اکبر ثانی



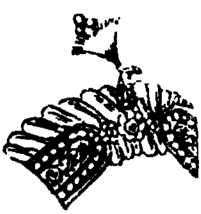
تاج بہادر شاہ



تاج سراج الدین ابو ظفر بہادر شاہ



تاج معین الدین اکبر ثانی



تاج شاہزادگان تیموریہ ہندوستان

تاج محمد شجاع



تاج مراد بخش

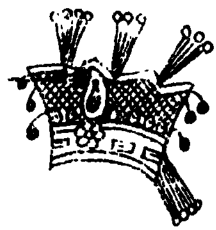


تاج دارا شکوہ



(یہ شہاب الدین شاہجہان کے بیٹے ہیں)

تاج سلطان داور بخش



تاج مرزا محمد جوان بخت ابن شاہ عالم



تاج مرزا شاہرخ خلف ابوظفر بہادر شاہ



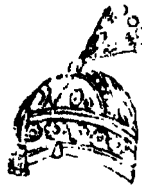
تاج علاء الدین محمد سلطان ابراہیم



تاج مرزا فخرو ولیعہد ابوظفر بہادر شاہ



تاج محمد دارابخت ابن ابوظفر بہادر شاہ



تاج بیگمات شاہان تیموریہ ہندوستان

تاج نورجہان زوجہ نورالدین جہانگیر



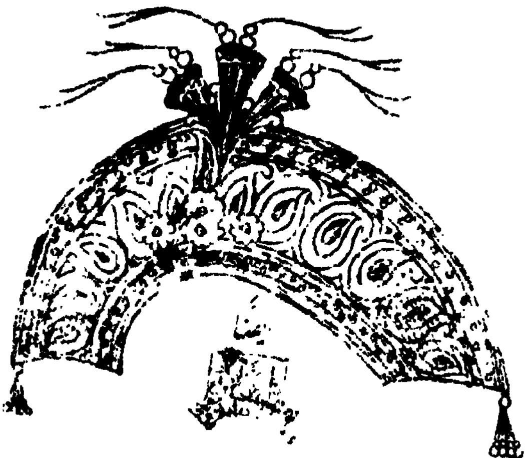
تاج حیات افسا بیگم زوجہ نورالدین جہانگیر



تاج حیات افسا بیگم زوجہ نورالدین جہانگیر



تاج ارجمند بانو بیگم مخاطب به ممتاز محل معروف به تاج محل زوجه شهاب الدین محمد شاهجهان



ایضاً

تاج اودی پالی مخاطبه مریم زمانی زوجه جهانگیر شاه



تاج قدسیه بیگم زوجه شاه عالم



تاج لعل کنور ملقب به زینت محل زوجه عالمگیر ثانی



تاج شاہان مختلف متعلقہ ہندوستان

تاج راجہ بکرماجیت



تاج کرشن عرف کنہیا



تاج راجہ رامچندر والی اجودھیا



تاج راجہ لوک چند



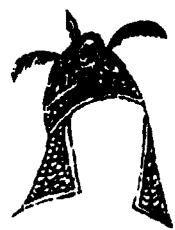
تاج راجہ سالباہن



تاج راجہ بکرجیت



تاج راجہ دیپ آئین



تاج راجہ ہر بریم



تاج راجہ دیپ سنگھ



تاج راجہ بسوا



تاج راجہ برماہ



تاج راجہ دہرن و



تاج پرتھی راج عرف رائے پتھورا

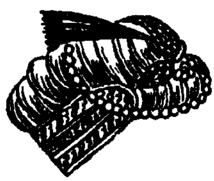


تاج راجہ جدھشٹر



(یہ راجہ جنکے تاج اوپر درج ہیں مثل بادشاہ ہونگے۔ خود مختار حکمران تھے)
اس لئے انکے نام درج کتاب کئے گئے۔ مؤلف

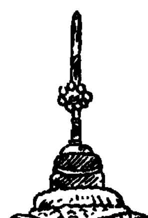
تاج سکندر عادشاہ والی بیجاپور



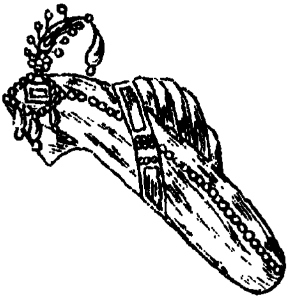
تاج ابوالحسن عرف تاناشاہ والی گولکنڈہ



تاج شاہ تھیبا والی برہما

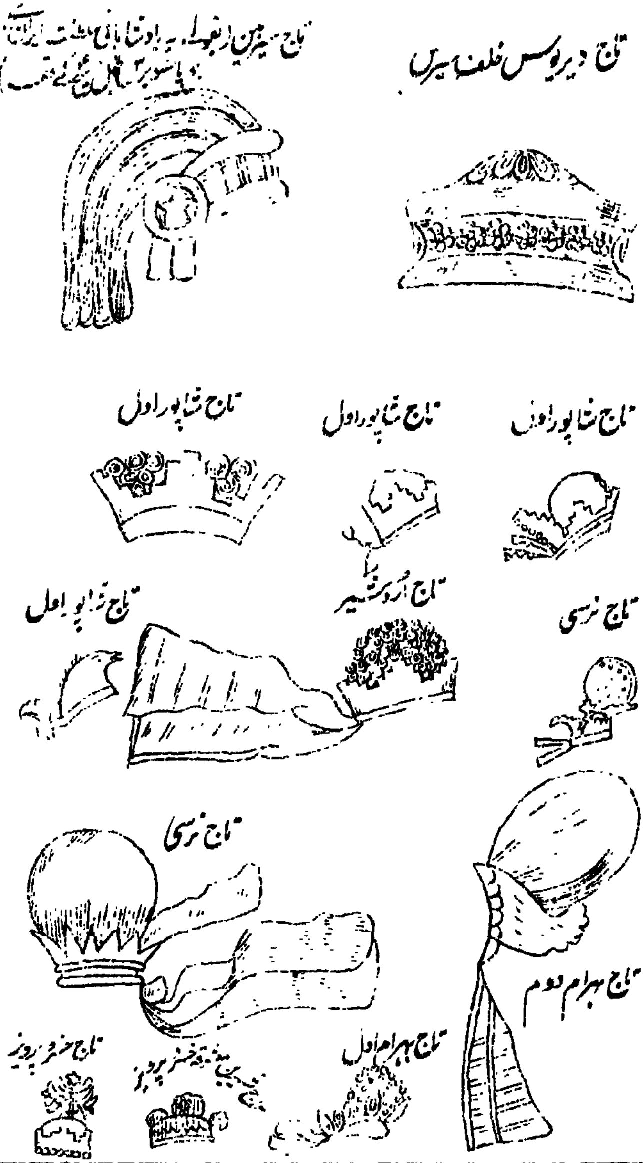


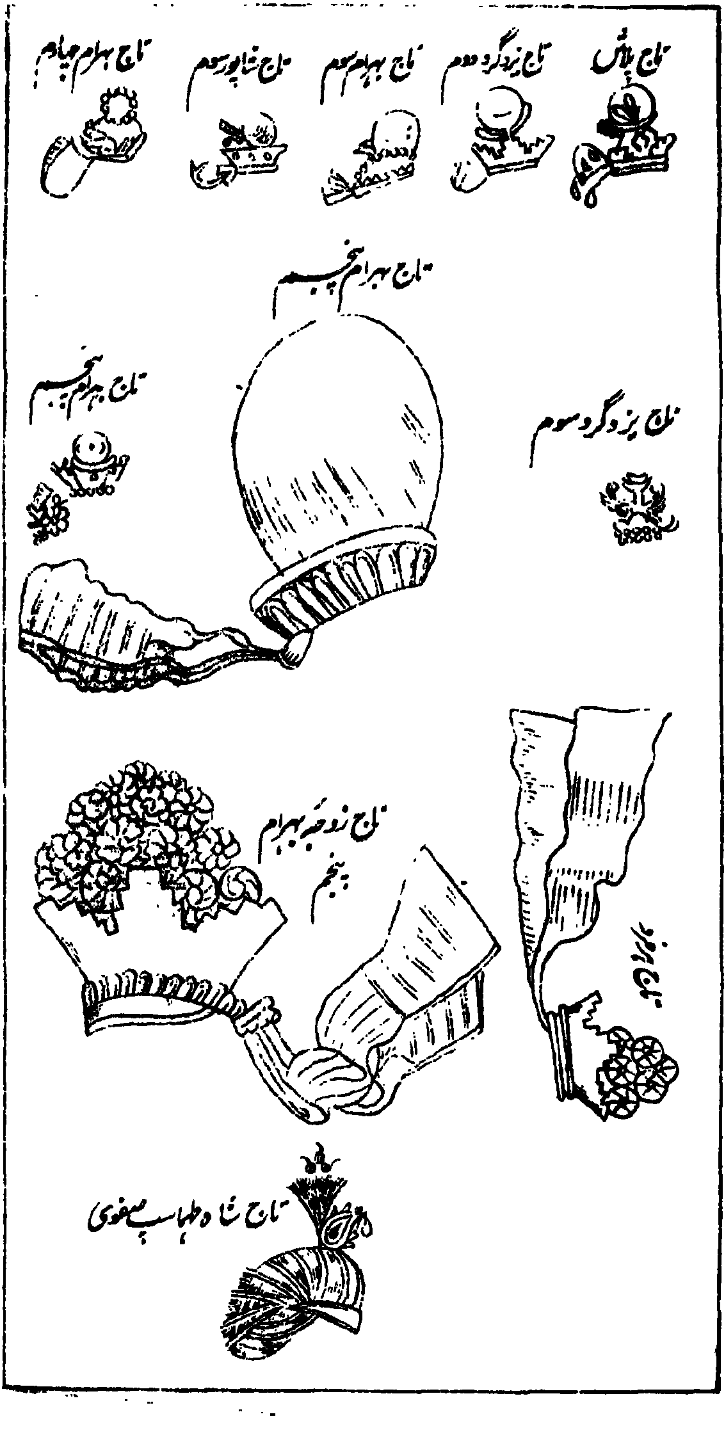
تاج فتح علیخان عرف ٹیپو سلطان والی میسور



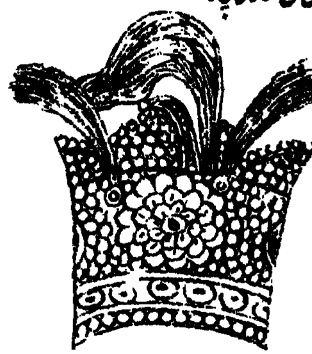
تاج متفرق

تاج شاہان ایران




تاج بلاش
تاج یزدگرد دوم
تاج بهرام سوم
تاج شاپور سوم
تاج بهرام چهارم
تاج بهرام پنجم
تاج بهرام پنجم
تاج یزدگرد سوم
تاج زوجه بهرام پنجم
تاج شاه طهماسب صفوی

تاج فتح علی شاہ قاچار



تاج موجودہ سلطنت قاچاریہ ایران



تاج سلاطین روم (ٹرکی)
قبل از اسلام

تاج انیتوخس چہارم



تاج الکساندروس



تاج اینتوخس چہارم



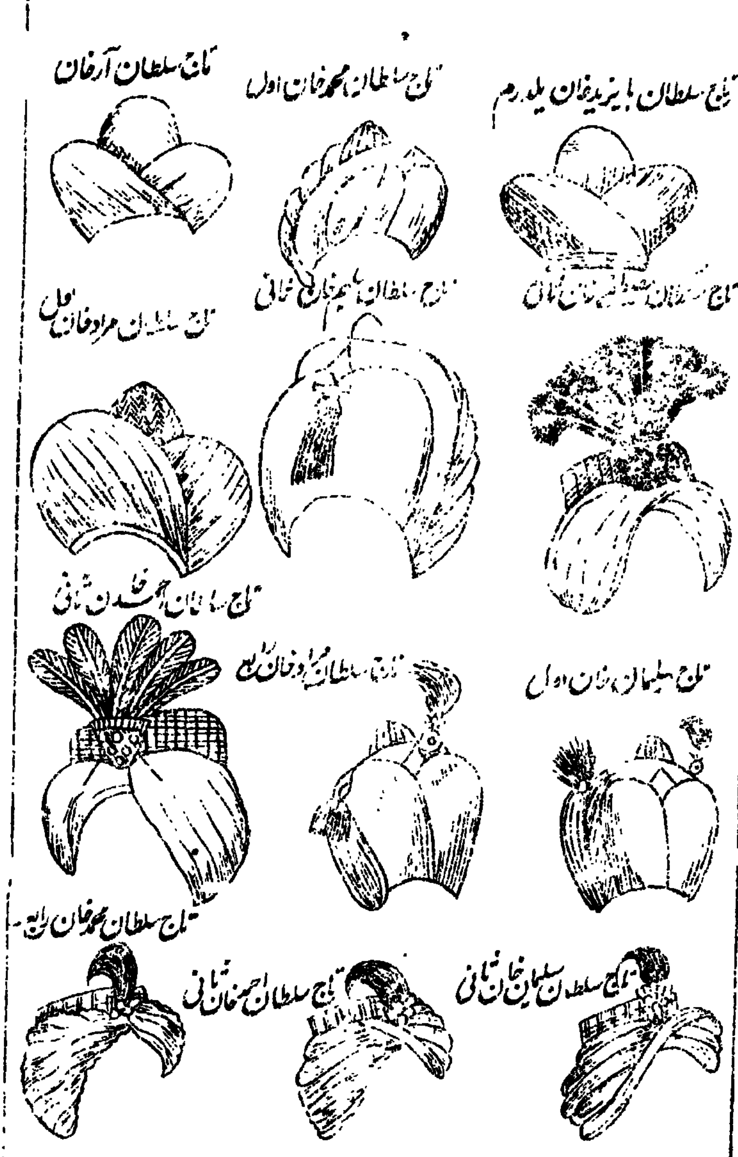
تاج عیدربان

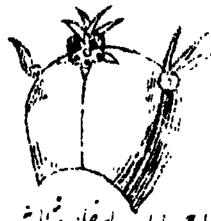


تاج نیقرانس



تاج سلاطین عثمانیہ ٹرکی





تاج سلطان احمد خان ثالث



تاج سلطان عثمان خان ثالث



تاج سلطان مصطفیٰ خان رابع

تاج دیگر سلاطین یورپ

تاج ولیم سوم شاہ انگلستان



تاج جیمس اول شاہ انگلستان



تاج ڈیوڈ ثانی شاہ اسکاٹلینڈ



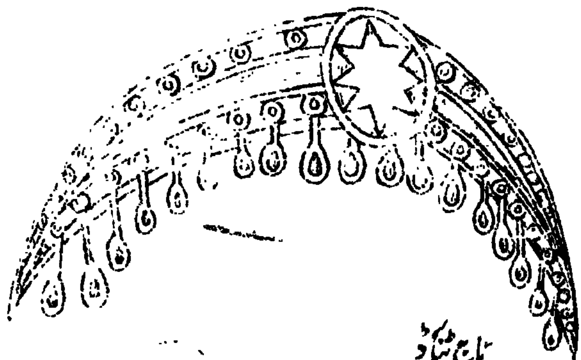
تاج رابرٹ اعظم شاہ اسکاٹلینڈ



تاج مختلف


تاج حضرت سلیمان
تاج حضرت داؤد ع
تاج امیر تیمور
تاج جنرل مرزا سکندر حشمت
جواد علی خان خلف امجد علی شاہ
بادشاہ اودھ
تاج مرزا کیوان
جاہ شہزادہ
اودھ
تاج ہارون رشید عباسی خلیفۂ بغداد
تاج مامون رشید عباسی
خلیفۂ بغداد
تاج چنگیزخان
تاج طغرانس بادشاہ ارمنی
تاج ڈیی زولو والی زولولینڈ

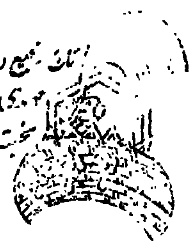
تاج بلقیس ملکہ شہر سبا



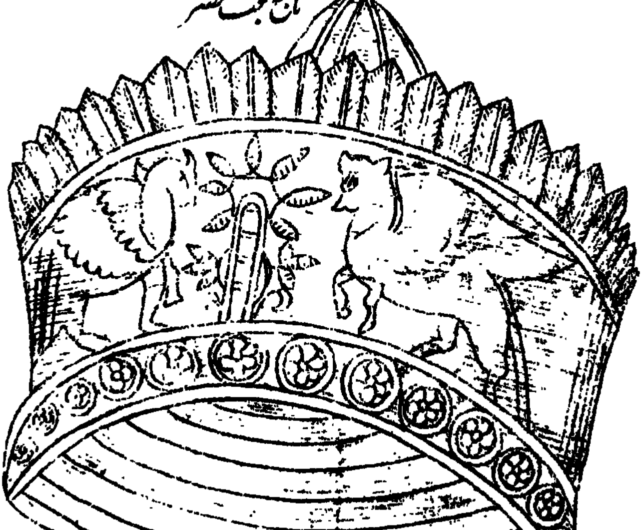
تاج شداد



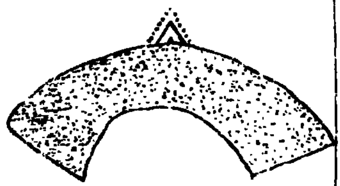
تاج نصیر الدین حیدر محمد
جوہری مرزا فریدوں
بخت عرف منا جان
شہزادہ اودھ



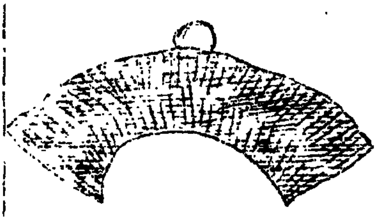
تاج بخت نصر



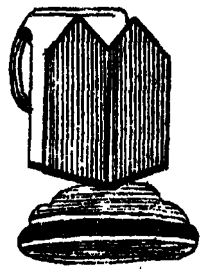
تاج ہنسو مال شہنشاہ چین



تاج کورنگ سس فغفور چین



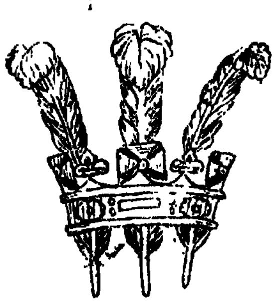
تاج سلطنت جاپان



تاج سلطنت چین



تاج لارڈ بشپ



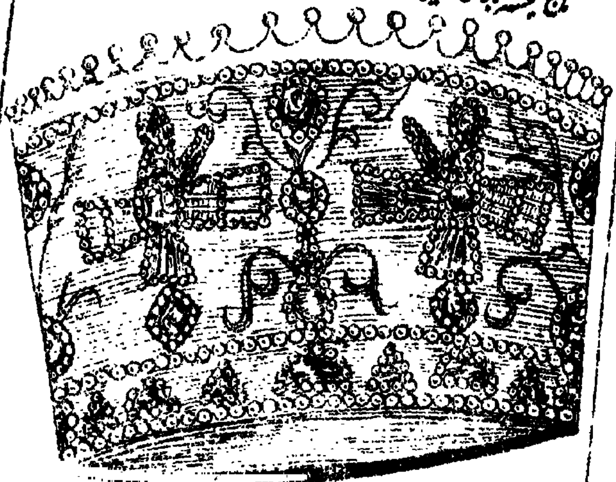
قدیمی تاج



پتوں کا تاج



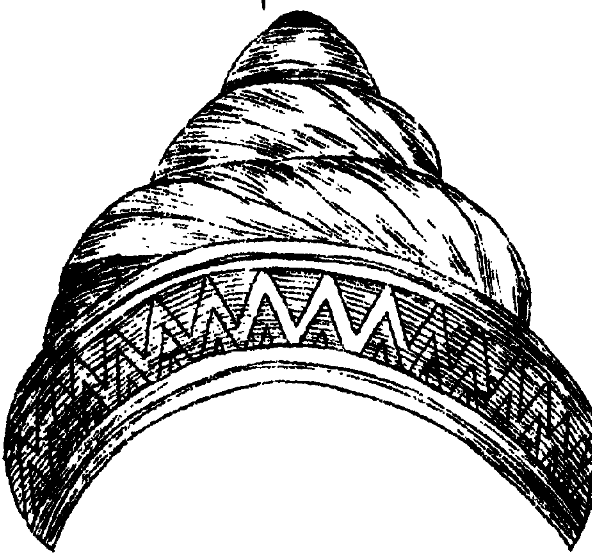
تاج کیخسرو بادشاہ ایران (اسکو یہودی ارشش اور یونانی سیرس کہتے تھے)



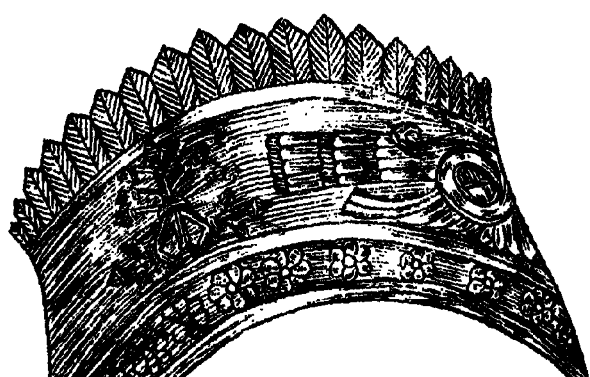
تاج بستا شرب والی شام (سنہ ۱۲ قبل مسیح کے بادشاہ ہوا)



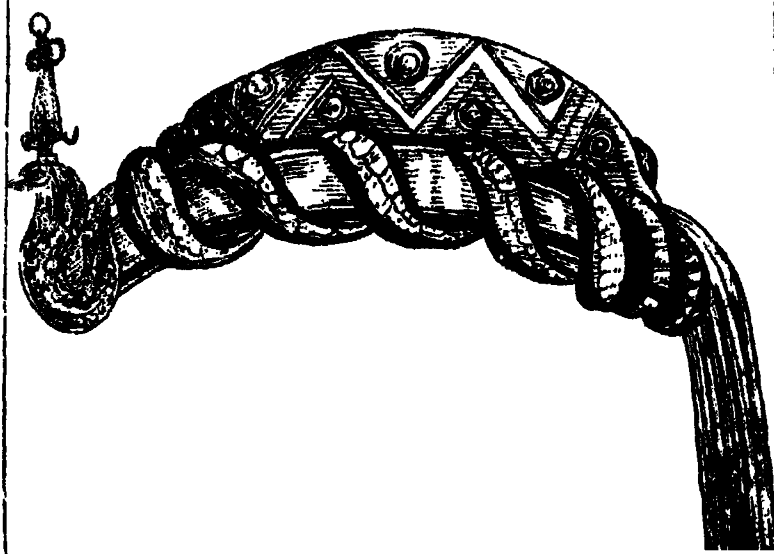
تاج ملک صدق بادشاہ یروشلم (اس بادشاہ کا ذکر توریت میں ہے)



تاج بل شاذر پسر زادہ بخت نصر



تاج کینڈیس ملکہ ایتھوپیا (کنڈیس لقب ہر ایک ملکہ کا ہے - ایتھوپیا اوس مقام پر تھا
جہان اب نیوبیا اور ابی سینیا آباد ہے)



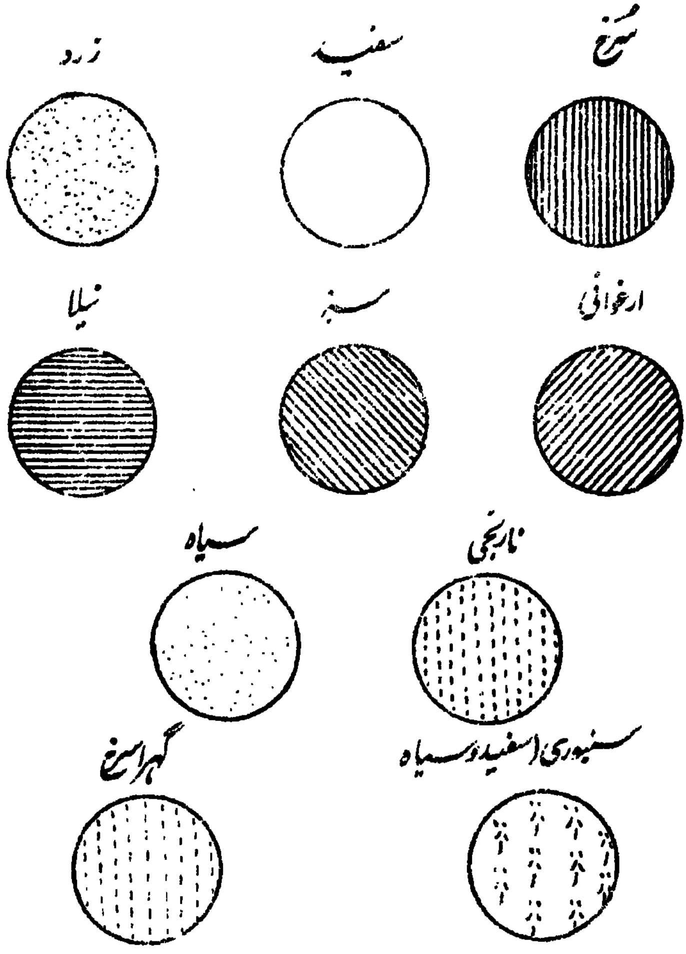
نوٹ

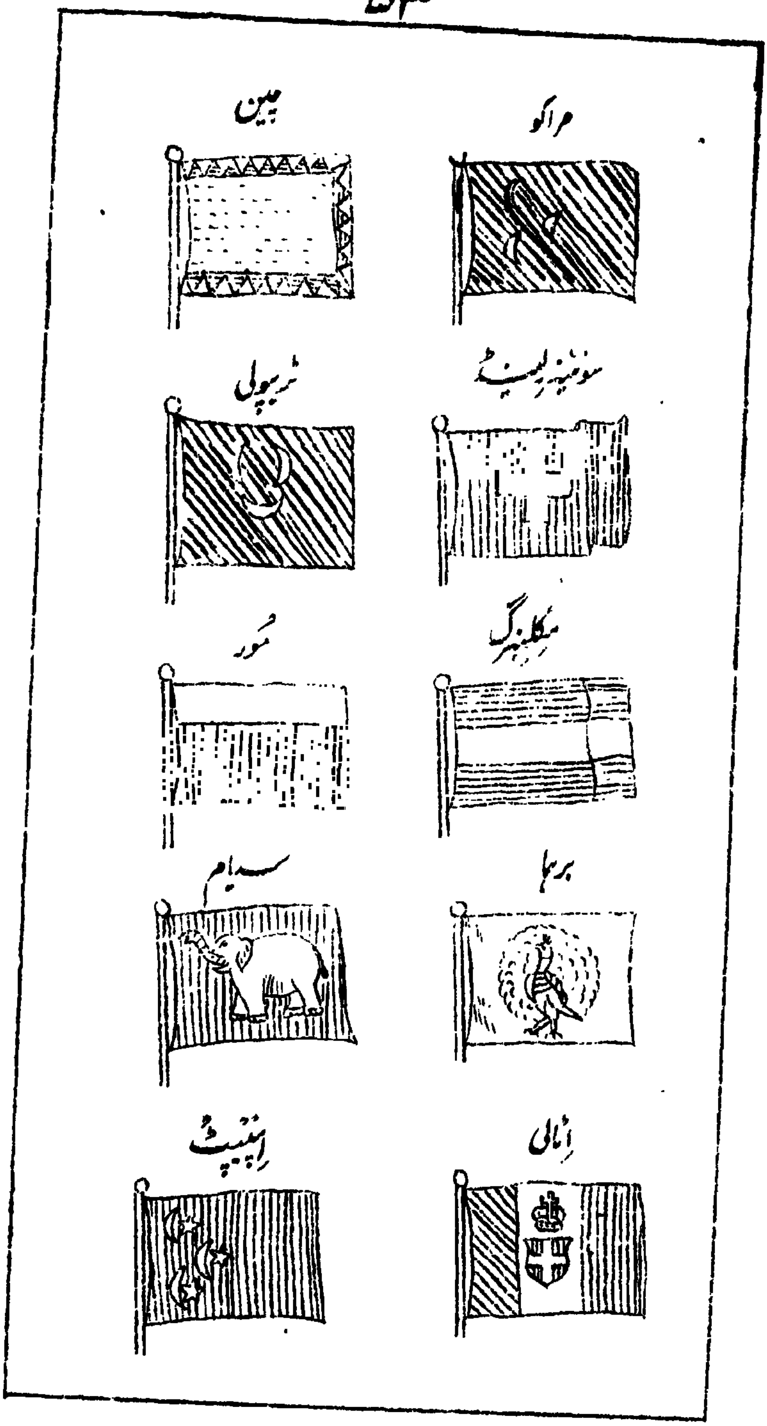
اکثر بادشاہون کے تاج کئی کئی طرح کے دستیاب ہوے
لہذا اس کتاب مین بھی متعدد صورتون کے درج کیے گئے

مؤلف

سلطنتوں کے شاہی نشان

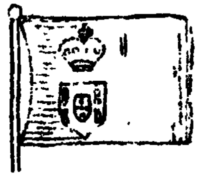
علامت رنگ نشانات



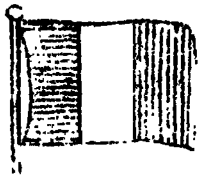


مراکو
چین
سوئٹزرلینڈ
ٹرپولی
میکلنبرگ
مُور
برہما
سیام
اٹلی
ایجپٹ

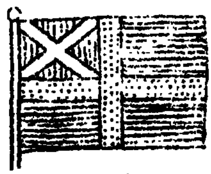
پُرتگال



فرانس



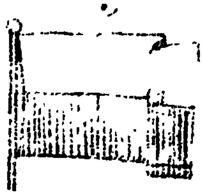
سوئیڈن



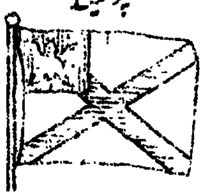
انگلینڈ



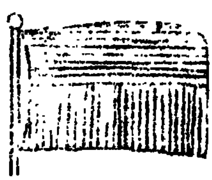
نوبک



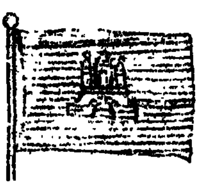
پولینڈ



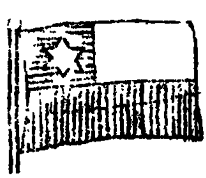
ہائٹی



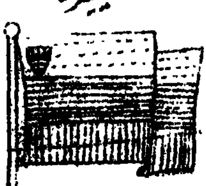
ہمبرگ

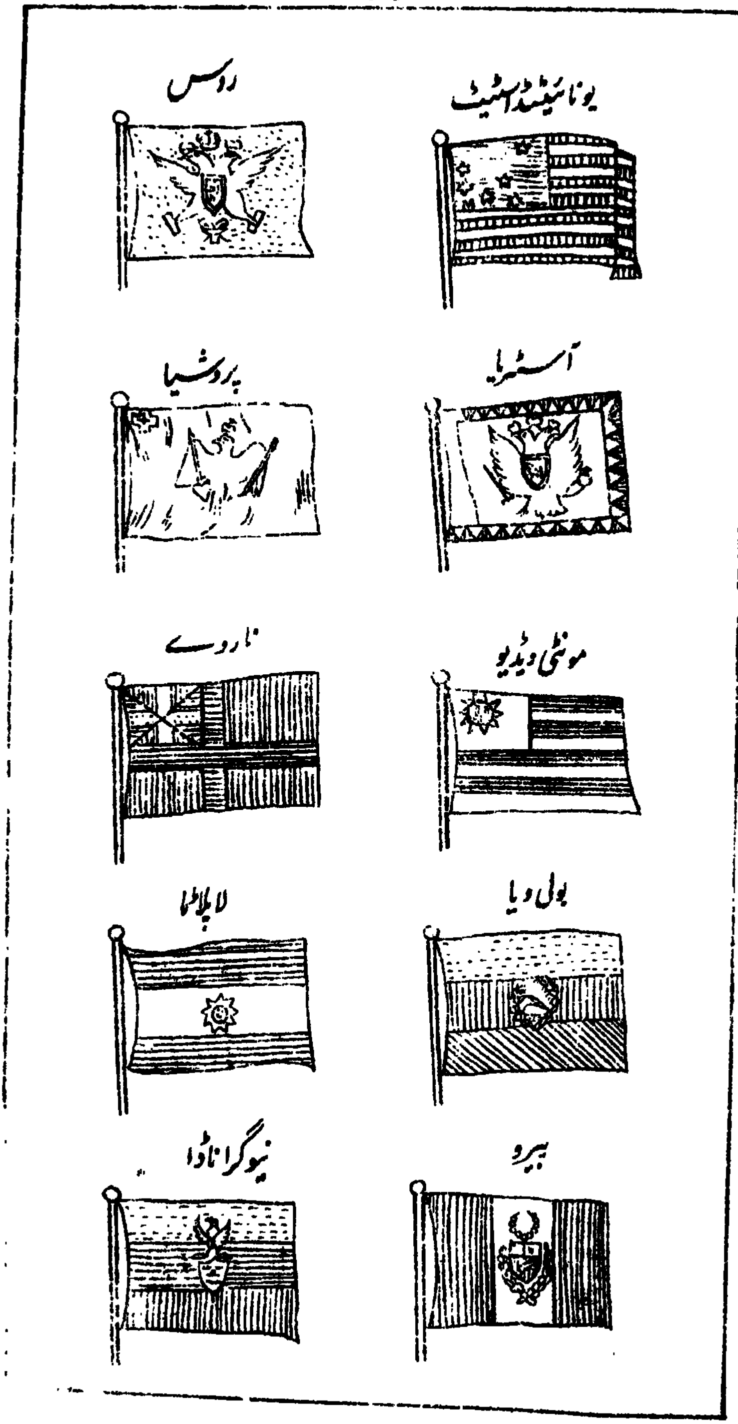


چیلی

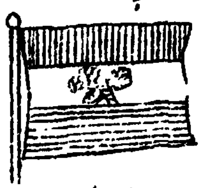


وینیزولا

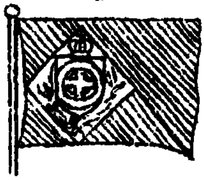



یونائیٹڈ اسٹیٹ
روس
آسٹریا
پروشیا
مونٹی ویڈیو
ناروے
بولی ویا
لاپلاٹا
پیرو
نیوگراناڈا

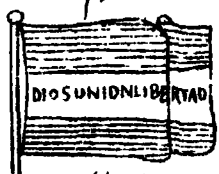
پاراگوائے



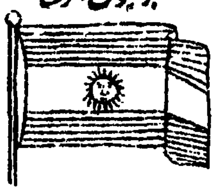
برازیل



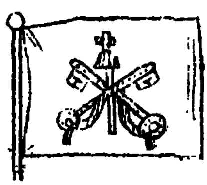
گواتیمالا



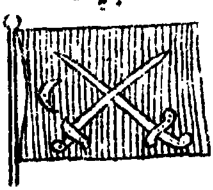
بوئینوس آئرس



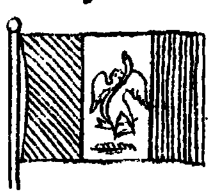
پاپال اسٹیٹس



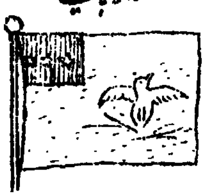
جاپان



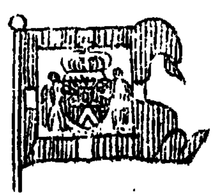
میکسیکو



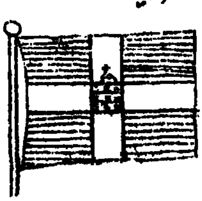
والاچیا



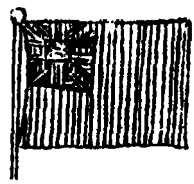
ڈنمارک



گریک (یونان)



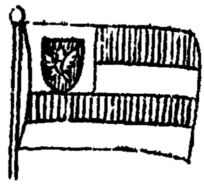
ہنوور



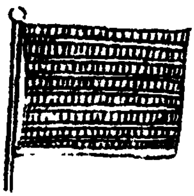
ہالینڈ



فرانک فورٹ

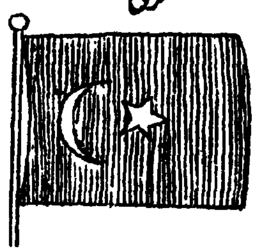


برمین

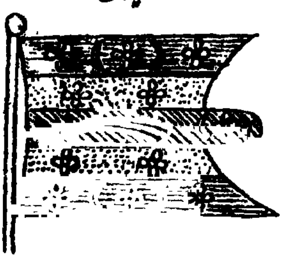


سلطنتوں کے فوجی نشان

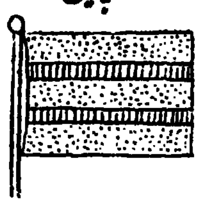
ٹرکی



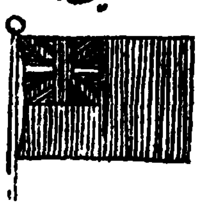
ایران

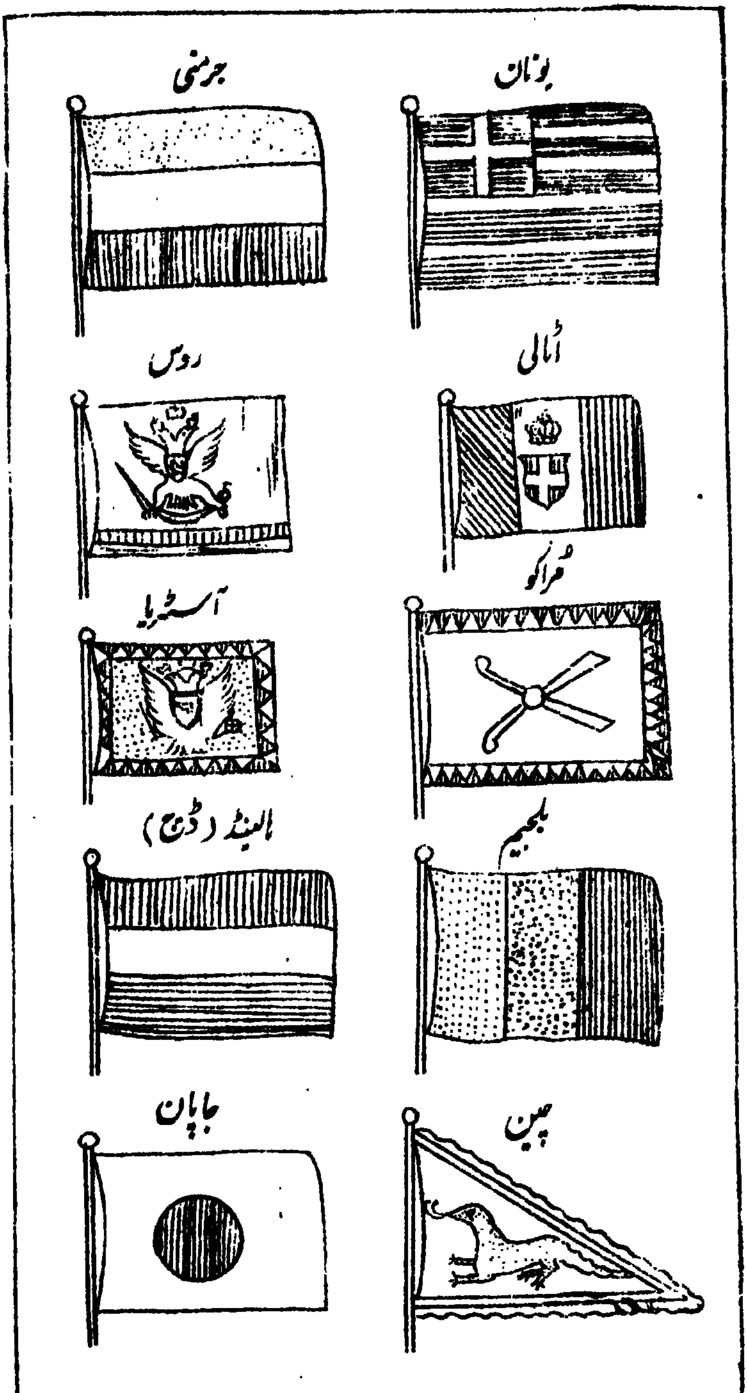


اسپین

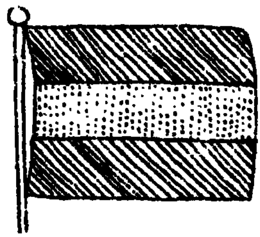


انگلینڈ

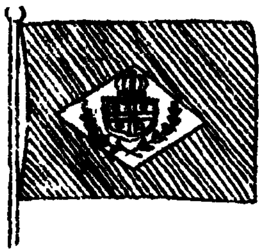



یونان
جرمنی
اٹالی
روس
مراکو
آسٹریا
بلجیم
ہالینڈ (ڈچ)
چین
جاپان

مصر



برازل (امریکہ جنوبی)

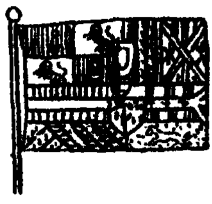


جرمن

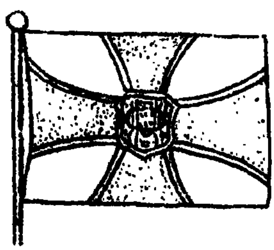


نشانات متفرق

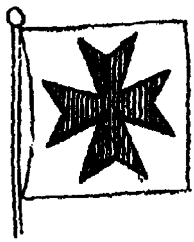
اسپین شاہی نشان



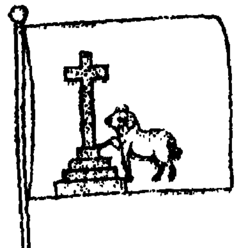
جرمنی شاہی نشان



لارڈ بشپ



پوپ (روما)



سلطنتوں کی فوجی وردیوں کے نشانات

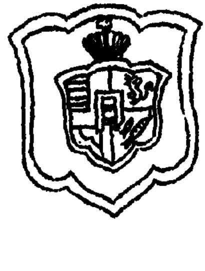
ٹرکی (روم)



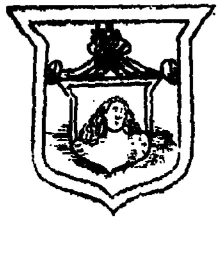
فارس (ایران)



ٹیونس

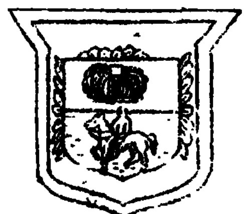


مصر




جاپان
چین
سیام
یونائیٹڈ سٹیٹ
پرتگال
میکسیکو
فرانس
اٹلی
FRANCE

کیوبا



آسٹریا



آئرلینڈ



جرمن



اسپین



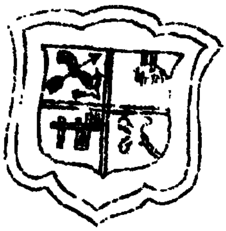
کلمبیا



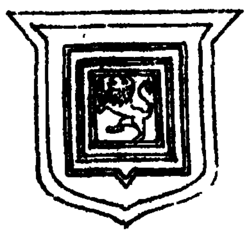
برازیل (جنوبی امریکہ)



آسٹریلیا



اسکاٹلینڈ



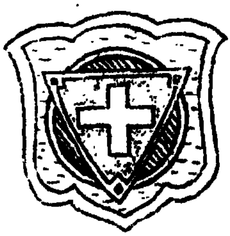
روس



برطانیہ



سوئیٹزرلینڈ

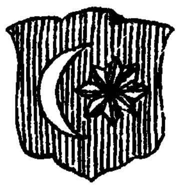


بادشاہتون اور رئوسا کے معرکے

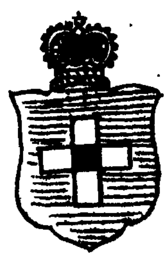
آیونین لوئس



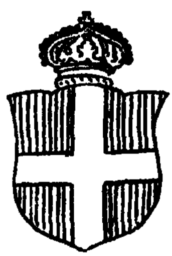
ترکی (روم)



یونان (گریک)



سرڈینیا



برازیل (جنوبی امریکہ)



ہالینڈ



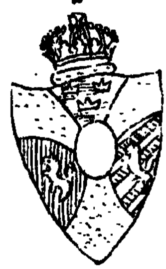
وینزویلا



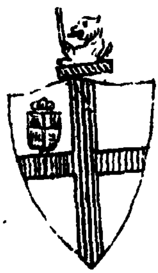
مکسیکو



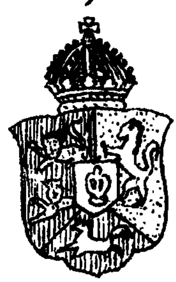
سوئیڈن



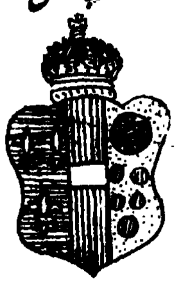
ایسٹ انڈیا کمپنی



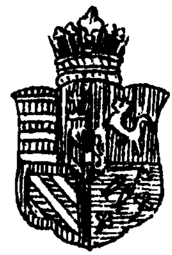
ہانوور



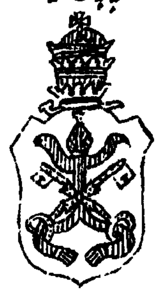
نیپلس



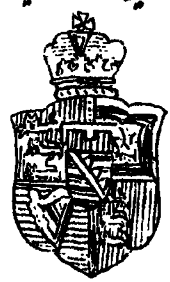
سکسنی



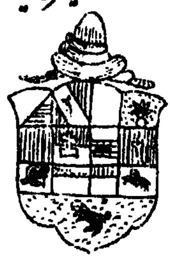
پاپال اسٹیٹ



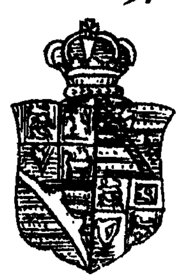
پرنس آف ویلز (شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم عہد ولیعہدی)



سوئیٹزرلینڈ



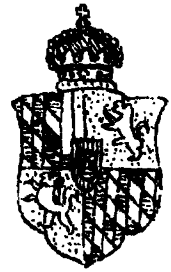
پرنس البرٹ (شوہر ملکہ معظمہ وکٹوریا)



ڈنمارک



باویریا



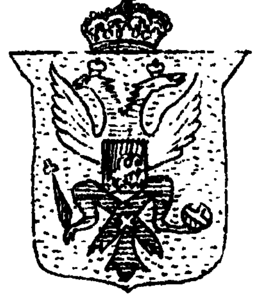
اسپین



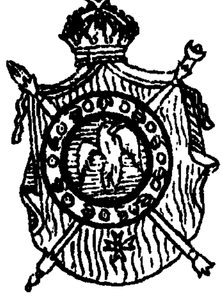
گریٹ برٹن



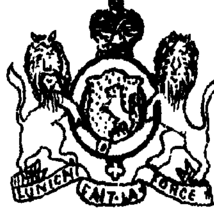
روس



فرانس



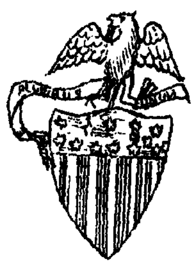
بلجیم



پرتگال



یونائیٹڈ اسٹیٹ



آسٹریا



پروشیا

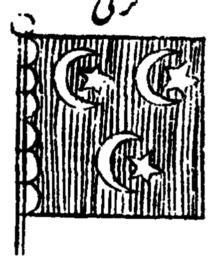


نشانات جو بعد کو دستیاب ہوئے

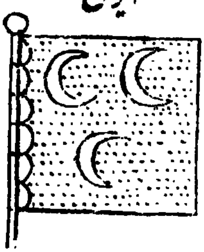
سلطنتون کے پھریرے (نشان)

یہ پھریرے اپنی جداگانہ شکلون سے عام اس سے کہ کسی سفیر کے مکان پر ہون یا جہاز پر اُس سلطنت کا نشان ظاہر کرتے ہین جسکا نام اوس کے اوپر مرقوم ہے۔

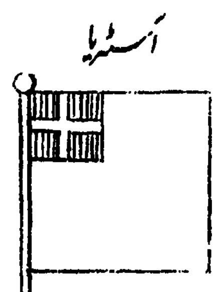
ٹرکی



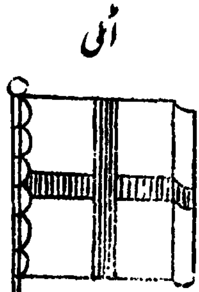
ایران



آسٹریا



اٹلی



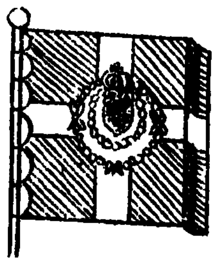
چین



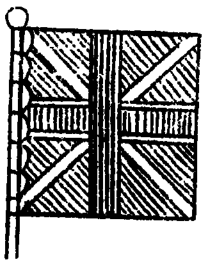
جاپان



فرانس



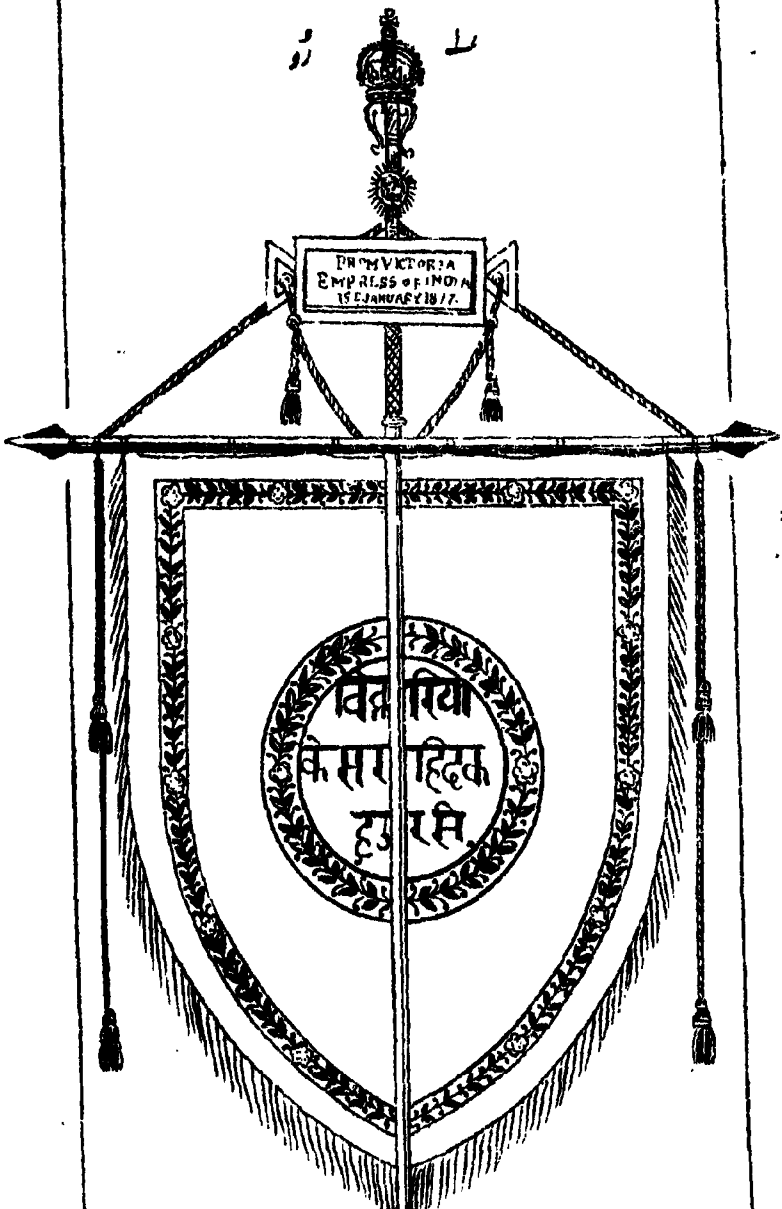
انگلش



روس

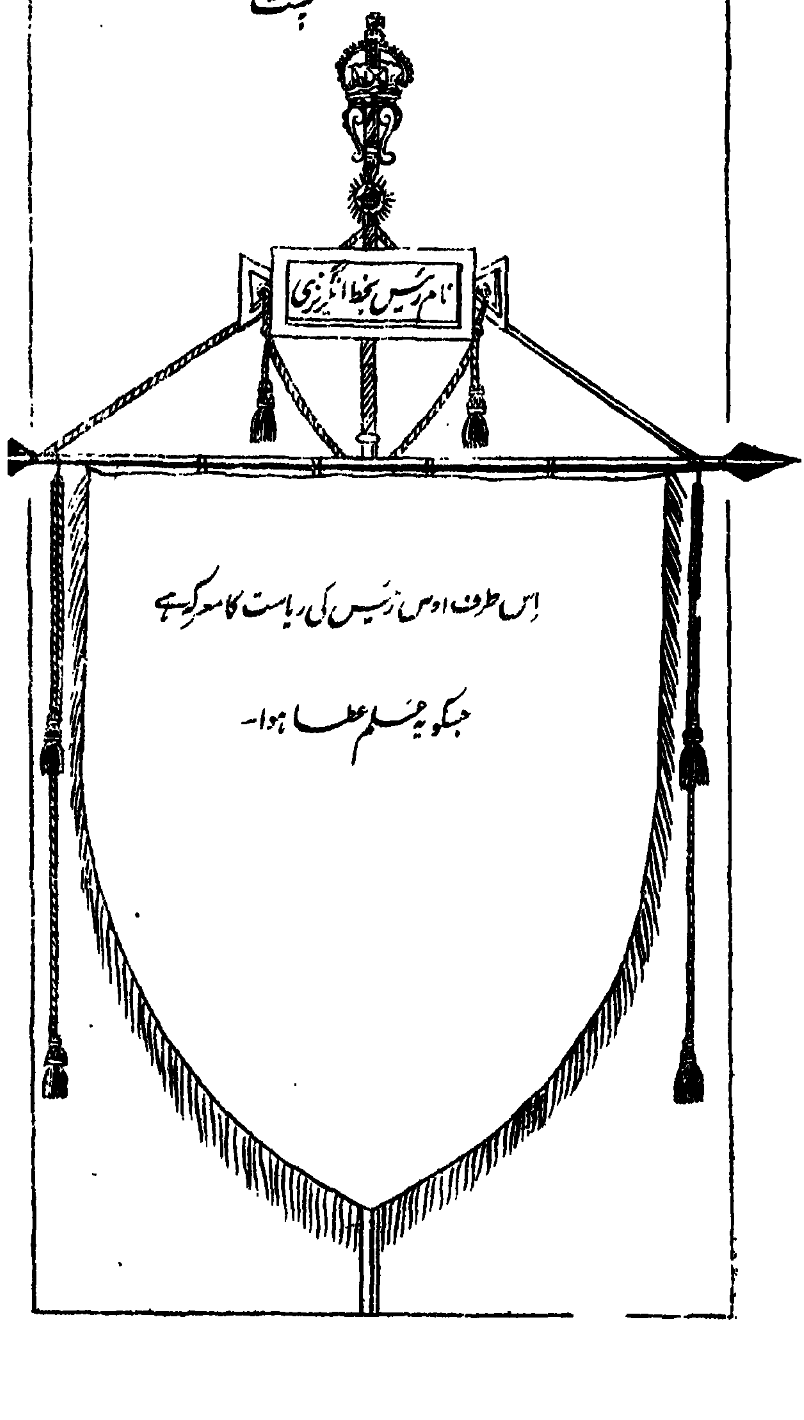


یہ نشان اعلم جشن قیصری دہلی یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو ملکہ وکٹوریا کی طرف سے نواب وائسرائے لارڈ لٹن و صاحبان گورنر و والیان ریاست ہای ہند کو جو صاحب سلامی تھے عطا ہوا تھا۔



نمبر ۲

پشت

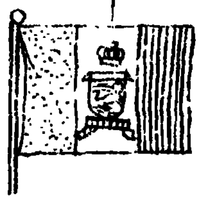

نام رئیس بخط انگریزی
اس طرف اوس رئیس کی ریاست کا مہر ہے
جسکو یہ علم عطا ہوا۔

نشانات مختلف جو بعد کو دستیاب ہوئے

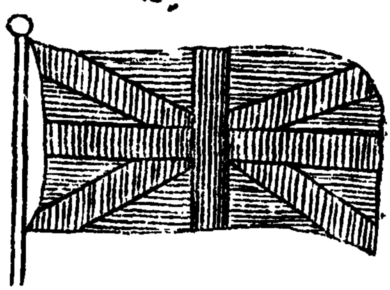
ایران شاہی نشان



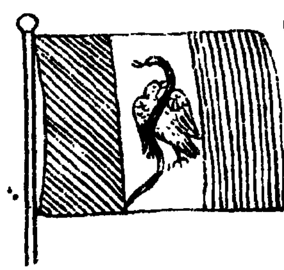
بلجیم شاہی نشان



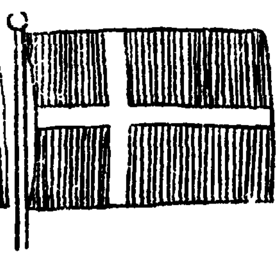
انگلینڈ



مکسیکو



ڈچ (ہالینڈ)



نشانات (مہرکہ) والیان ریاست و مشاہیر ہندوستان

نصیرالدین حیدر بادشاہ اودھ



غازی الدین حیدر بادشاہ اول اودھ



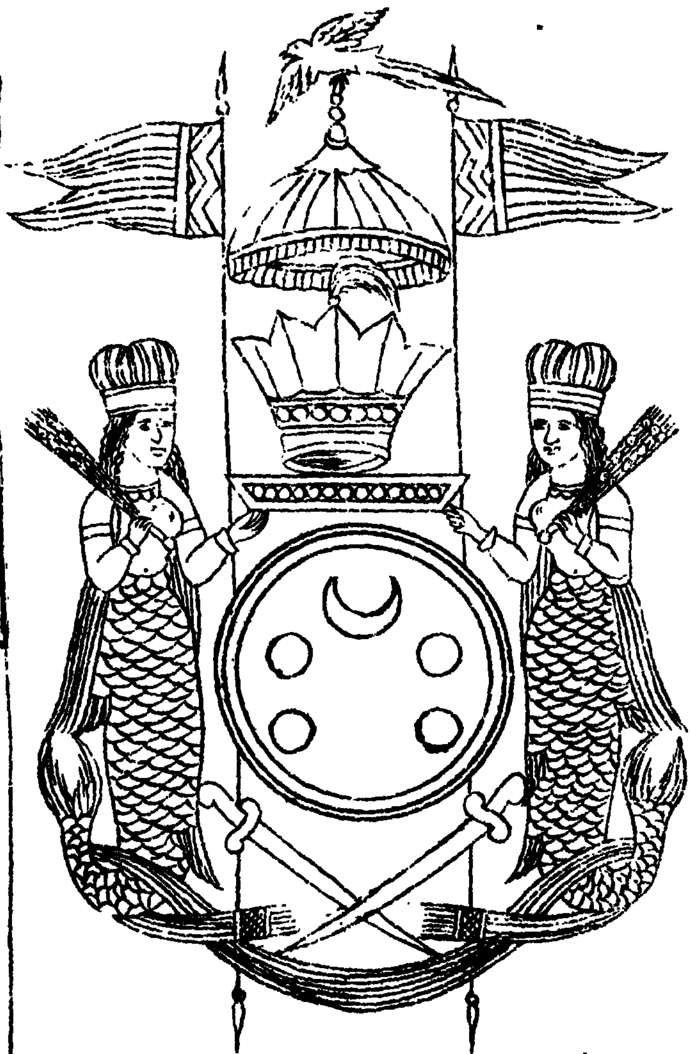
امجد علی شاہ بادشاہ اودھ



محمد علی شاہ بادشاہ اودھ



واجد علی شاہ آخر بادشاہ اودہ



تاج جو بعد کو دستیاب ہوئے

تاج ناصرالدین قاچار شاہنشاہ ایران



تاج داتو تومنگانگ مہاراجہ سرابوبکر سلطان جہور



تاج ملکۂ چین



تاج بادشاہت ٹوگا (افریقہ)



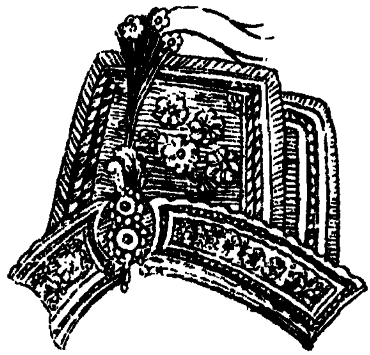
تاج منلیک شاہ ابی سینیا



تاج گوان دوروجی لامۂ تبت



تاج نور جہان بیگم زوجۂ نورالدین جہانگیر



نشانات والیان ریاست
و رؤسا و مشاہیر ہندوستان

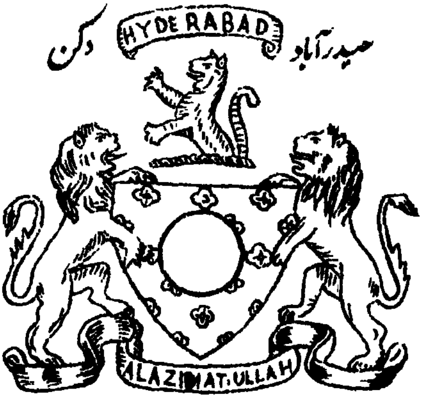
مرشد آباد



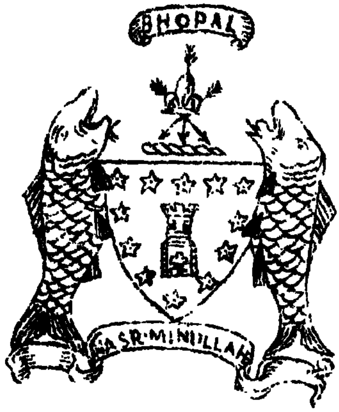
رامپور (مصطفےٰ آباد)



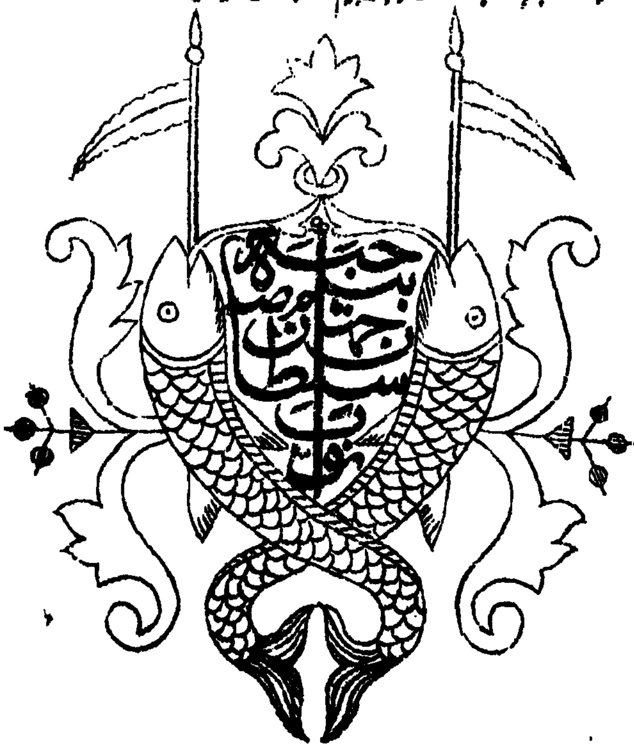
حیدرآباد دکن



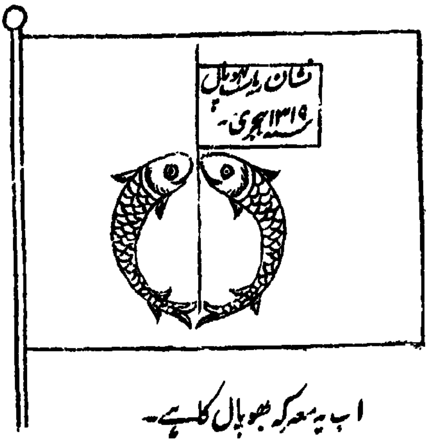
بھوپال



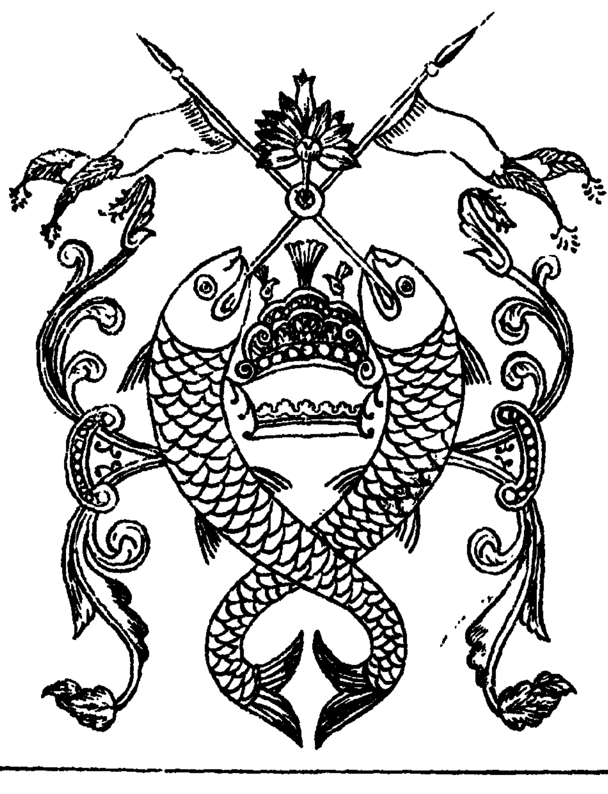
ایضاً۔ یہ معرکہ ولیعہد نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ والیہ ریاست ماہ رمضان ۱۳۰۱ھ میں بنایا گیا



یہ نشان ریاست بھوپال اعلیٰ بحکم نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ بنوایا گیا اور دربار تاجپوشی دہلی سنہ ۱۹۰۳ء میں یہی نشان گیا تھا۔ اسکا پارچہ کاہی اور حروف طلائی



اب یہ معرکہ بھوپال کا ہے۔



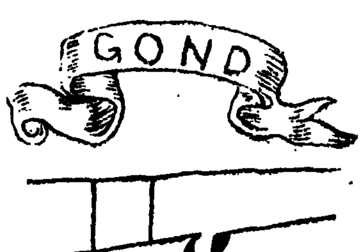
گونڈس



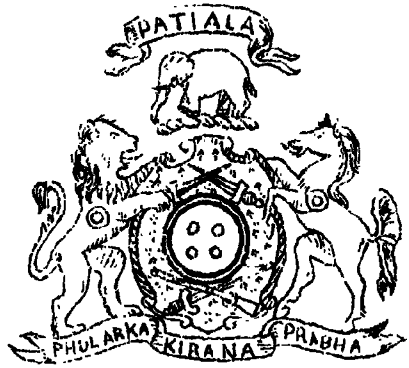
وزیانگرم



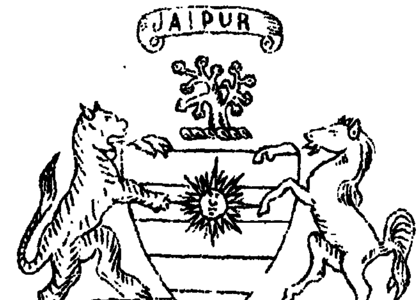
کدیال اسنٹرل پراونسز



پٹیالہ



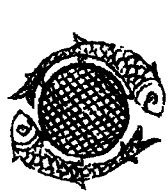
جیپور



کاشی (بنارس) راجہ معزول مقیم آگرہ   بنارس

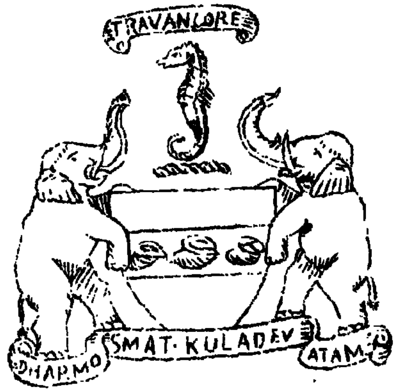
گوالیار







ٹراونکور



کشنگڈھ



دربھنگہ



میسور



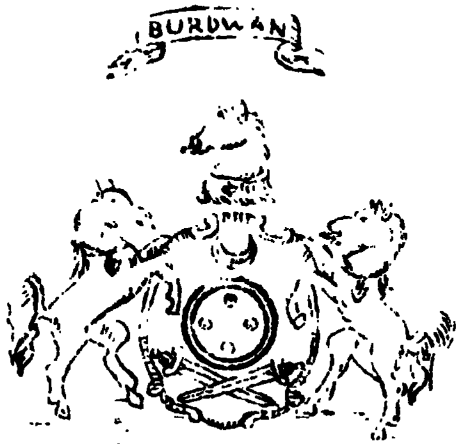
بھاؤنگر



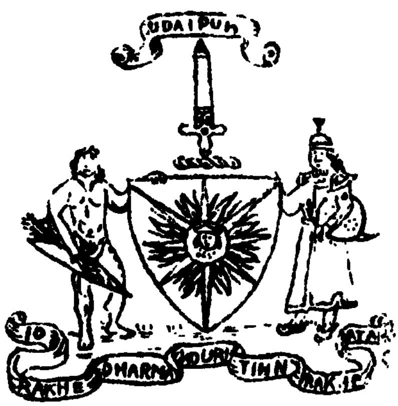
اندور



بردوان



اودیپور



جودھپور

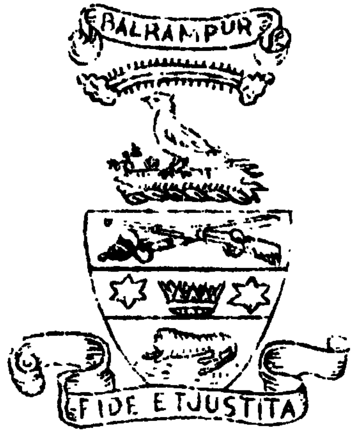


کچھ

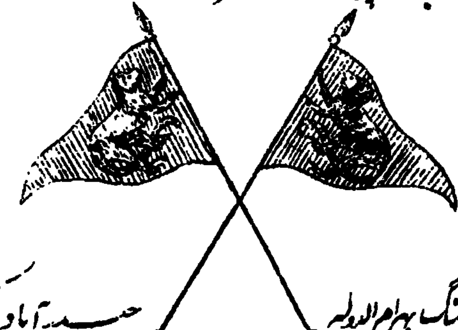
KUTCH



بلرامپور (اودھ)



مہاراجہ دت پرشاد سنگھ والی مرسان ضلع علی گڈھ



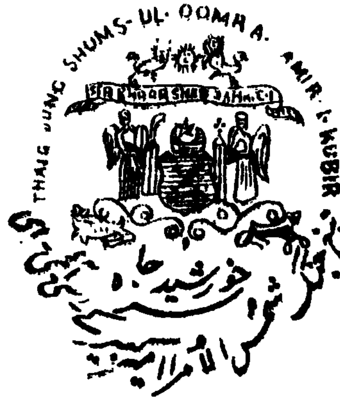
نواب بہرام جنگ بہرام الدولہ — حیدرآباد دکن



نواب فخر الملک حیدرآباد دکن



نواب خورشید جاہ حیدرآباد دکن



مہاراجہ سر جوتندر موہن ٹاگور دی پرشا، کلکتہ



ونکاٹاگیری نیلور ضلع مدراس



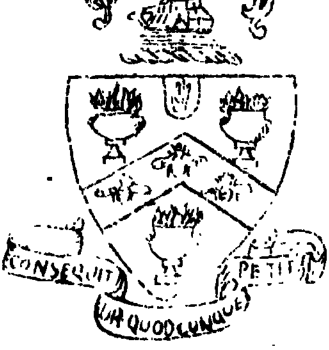
حسن علی بے آفندی خان بہادر کراچی بمبئی



جی جی بھائی بمبئی۔



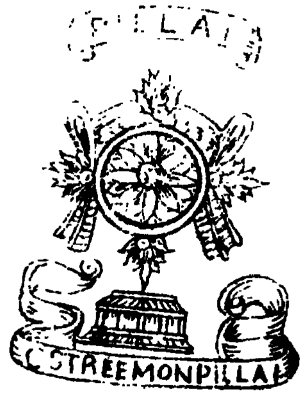
بیرونٹ - ڈنشا - مانکجی - پیٹیٹ ملا بار ہل بمبئی۔



نوروجی ایکسجی - واڈیا - نمبے -



سری مان ناؤ جاموں پیلائی مدراس



تاج ونشان جو بعد ختم کتاب ہذا دستیاب ہوے

تاج نردوم حال شاہ کمبوڈیا



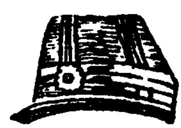
تاج نکولس اول حال شاہ مونٹی نگرو



تاج ولیم ثانی حال قیصر جرمنی



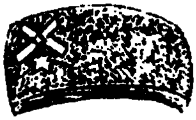
تاج میکاڈو حال شہنشاہ جاپان



تاج الفونسو حال شاہ اسپین



تاج نکولس دوم حال شہنشاہ روس



تاج عبدالحمید خان ثانی حال سلطان روم خلد اللہ ملکہ



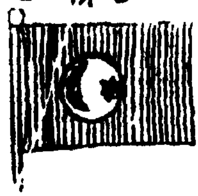
تاج ظل السلطان مسعود میرزا شہزادہ ایران



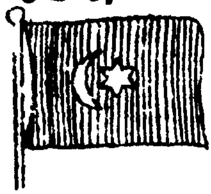
تاج شہنشاہزادہ محمد علی میرزا حال ولیعہد سلطنت ایران



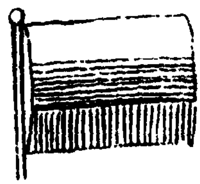
ٹیونس شاہی نشان



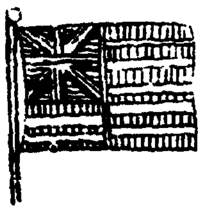
ٹرکی شاہی نشان



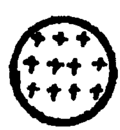
روسی فوجی نشان



ایسٹ انڈیا شاہی نشان



علامت رنگ کاکریزی جو درج ہونے سے رہ گئی تھی



نوٹ

بعض سلطنتوں کے نشانات کی شکلوں میں کسی قدر فرق دیکھا گیا اس لیے ان سلطنتوں کے نشانات اس فرق کے ساتھ بھی چھپ گئے ہیں۔

"مؤلف"

قطعات تاریخ طبع کتاب تاج ونشان

قطعہ تاریخ مصنفہ سید شبیر حسن صاحب محسن برادر کوچک مؤلف

لکھی صناع عالی نے کتاب نو بطرز خوش ۔ عجب ہے کہ اسکو مانی ہندوستان کہہ

اگر تاریخ کی ہی فکر محسن بے تردد تم ۔ … بجا … اسکا تاج خسروان کہہ

۱۳۲۱

قطعہ تاریخ من تصنیف سید محمد احسن صاحب احسن برادر خورد مؤلف

حضرت عالی نے لکھی وہ کتاب ۔ ہوگئی چھپ کر جو مشہور جہان

اسکا سال طبع روسے جو پوچھے ۔ کہدیا میں نے ۔ نشان خسروان

۱۳ ھ ۲۱

قطعہ تاریخ از نتیجہ فکر سید علی اکبر حسن صاحب اکبر خلف سید شبیر حسن صاحب محسن

چھپی عالی جب یہ سفر نایاب ۔ ہوا اقراح اسکا ہر سہر و ماہ

ہوئی تاریخ لکھنے کی مجھے فکر ۔ نہ آیا ہاتھ مجکو پر یہ گوہر

یکایک ہاتف غیبی پکارا ۔ زبس مرغوب دل ۔ تم کہو اکبر

۱۲ ۱۳ ھ

قطعہ تاریخ ریختہ کلک منشی ابو محمد چراغ دین صاحب لائق لاہوری اہلکار مطبع سرکاری ریاست بھوپال مؤلف تقویم سلطانی

پہے تاج و نشانِ بادشاہان
کیا منقوش اُن سب کو مسلسل

عجب عالیؔ نے یہ صورت نکالی
فنا نے بھی بقا کی شکل پالی

عجب ہے سیرِ اشکال یہ سال
کہو لایقؔ یہ ہے۔ تاریخِ عالی
۱۳۰۶ھ

قطعۂ تاریخ از فکرِ سلیم سید نور الحسن صاحب نسیمؔ سائق مہتمم گلِ رعنا بھوپال

صد آفرین بہ عالیؔ آن اسمِ باسمیٰ
تاریخِ تاجِ شاہان تالیف کرنیکو

کو از بلند فکری ما خوذ از علا شد
تشریفِ جدتِ او موزون از ثنا شد

فکرِ نسیمؔ بہرش تاریخِ سالِ خستہ
تاج و نشانِ شاہی عام جہان نما شد
۱ ۲ ۱۳ ۱ھ

قابلِ دید کتب موجودہ نیرِ اعظم بک ایجنسی مرادآباد

مصباح الادب - کلیلہ دمنہ اور انوارسہیلی کے طرز کی کتاب جسکو علم دوست اور حکمت پسند برٹش گورنمنٹ نے نہایت قابلِ قدر۔ اور عجوبۂ روزگار تصور کرکے شہر لندن مین انڈیا آفس لائبریری مین بڑی حفاظت سے رکھ چھوڑا ہی جو فارسی زبان مین ہی جسمین پند و حکمت کے تہ بہ تہ نہایت اور نصیحت و موعظت کے جواہر لاتعداد ہین اسکا اردو ترجمہ آج ہم پیش کرتے ہین اردو مین یہ کتاب قابلِ دید ہے اسکا مصنف ایران کے مشہور شاعر حافظ شیرازی کا ہمعصر تھا جسنے ۷۷۶ھ مین فارسی نظم مین سندباد نامہ کے نام سے اسکو لکھا ہی اسکا ترجمہ یونانی۔ لاطینی۔ جرمنی۔ فرانسیسی اور عبرانی زبان مین ہوگیا ہے۔ اسکی متعدد شرحین لکھی جاچکی ہین قیمت ۸/

ذکر رحمانی - سوانح عمری و حالات کرامات و اوراد و وظائف مجربہ حضرت مولانا فضل الرحمن
صاحب گنج مرادآبادی - حضرت کے حالات مین نہایت جامع اور سچی کتاب - ۸؍

شرح چہل کاف - چہل کاف مشہور وظیفے کی نہایت جامع شرح ۲؍

عدد التاریخ - معروف بہ زنبیل تاریخی - یہ رسالہ ابھی تیار ہوا ہی اسکی ضخامت ۱۴۰
صفحہ ہے کاغذ عمدہ قسم کا لگایا گیا ہے - چھپائی لکھائی بہت ہی خوشخط اعلیٰ درجہ کی ہوا ہے اسمین
کئی لاکھ تاریخی مادّے جمع کئے گئے ہین تین عدد و ان کے لفظون سے لے کر دو ہزار برس تک کے
تاریخی الفاظ - فقرات - محاورات - ضرب الامثال - آیات - حدیث - نام وغیرہ درج ہین خوبی
یہ ہے کہ تمام موضوع لفظ لئے گئے ہین اور ہر ایک عدد کے اسقدر مادہ لکھے گئے ہین کہ اوس سے
زیادہ ہونا ناممکن ہین جتنے اعداد کی تاریخ کی آپکو ضرورت ہو فوراً کتاب سے لے کر عمدہ مادہ بلا
سوچے سمجھے نکال لیجئے سب سے زیادہ خوبی یہ ہے کہ کوئی مادہ ایسا نہین ہے جس سے عدد صحیح نہ نکلے
اسوقت تک جسقدر کتابین اس فن مین چھپی ہین اونمین جسقدر نقص ہین اسمین سب کو رفع کر دیا ہے - قیمت عہ

گنج شایگان معروف بہ ٹکسال - یہ کیا ہی ایک ذخیرہ ہی جسمین قدیم شاہان ایران سے لیکر
زمانہ حال تک کے تمام چھوٹے بڑے بادشاہون - ریاستون اور جہان کہین بھی جس قسم کا سکہ
جاری ہوا ہے اوس سکہ کی دونون رخون کی اصلی تصویر بجنسہ اس کتاب مین دی گئی ہی - ہزارہا سکہ جات
ہندوستان - ایران - قسطنطنیہ - یورپ وغیرہ - غرضکہ کوئی حصہ دنیا کا باقی نہین جہان کے
سکہ کا اسمین ذکر نہو - اکثر سکہ جات کے وزن اور اونکی اصلی ہئیت دکھائی گئی ہے - ... قیمت عہ؍

احسن الاذکار فی مناقب غوث الابرار - غوث پاک کے سوانح اور حالات مین جامع کتاب ہے - ۱۲؍

تذکرۃ السلوک اردو - اعلیٰ درجہ کے فلسفہ اور تصوف کے مسئلے ہوئے - بہترین تصنیف ہے

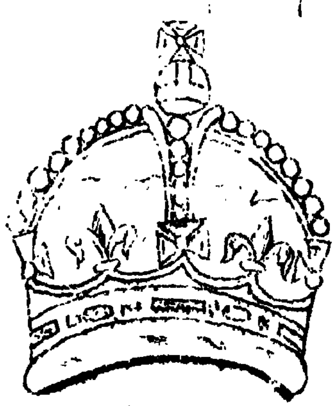
تاج و نشان - اسمین قدیم شاہان ایران سے لیکر آجتک کی بادشاہتون اور ریاستون کے تاج و مارک کے نقشہ جات ہین

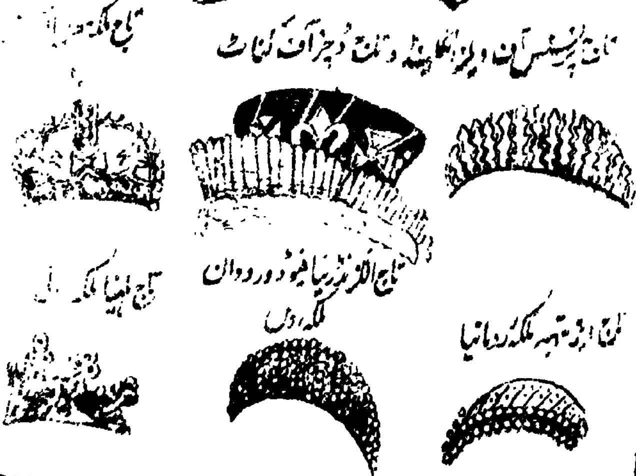
المشتہر الیاس ابن علی منیجر نیر اعظم بک ایجنسی مرادآباد - وسلیمنٹ

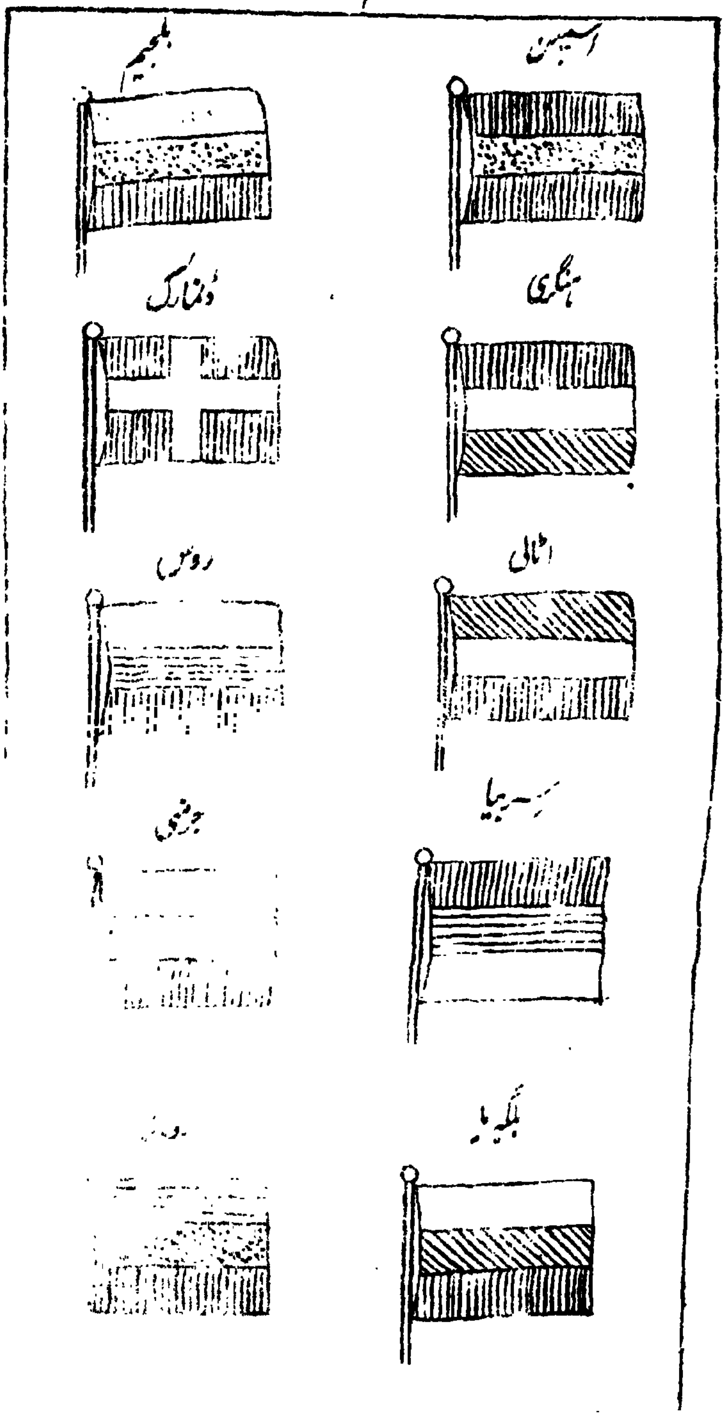
ضمیمہ کتاب ھذا

تاج و نشان متفرق

تاج ملک معظم ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند و شاہ انگلستان

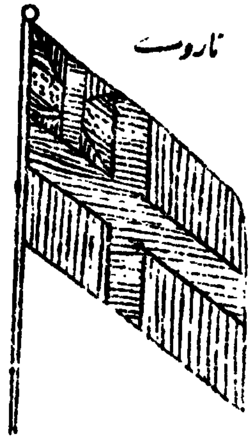




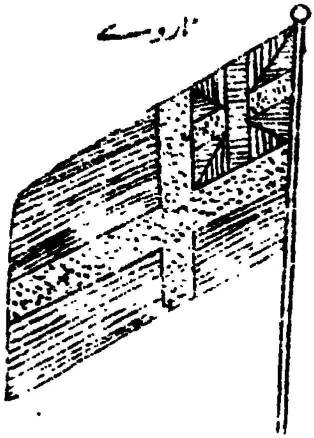


اسپین
بلجیم
ہنگری
ڈنمارک
اٹالی
روس
جرمنی
بلگیریا

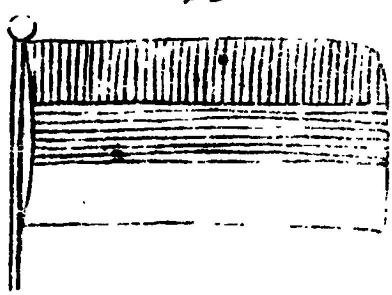
ناروے



ناروے



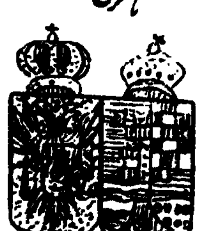
نٹی نیگرو

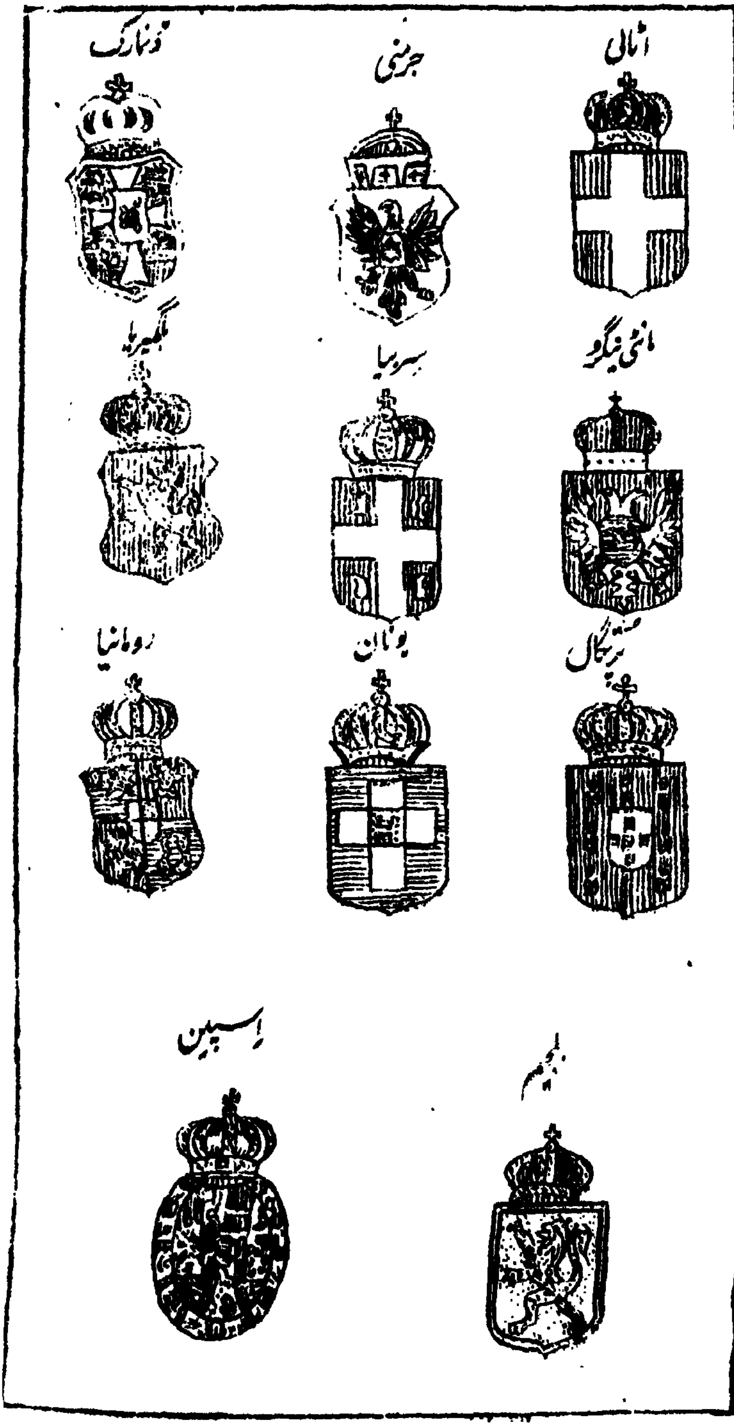


ناروے



ہنگری




اٹالی
جرمنی
ڈنمارک
مانٹی نیگرو
سرویا
بلگیریا
پرتگال
یونان
رومانیا
بلجیم
اسپین

ضمیمہ

یادداشت درستی اغلاط متعلقہ تاج و نشان

صفحہ ۹۸ میں نشان اسپین پر نقطہ اسپن چھپنے سے رہ گیا ہے جگہ خالی ہے
وہاں نقطہ اسپین قلمی بنا لیا جاوے۔

صفحہ ۱ سطر ۱۱۔ فہرست مضامین میں فوجی وردیوں کے نشان کی بجائے
فوجی وردیوں کے نشانات بنایا جاوے۔

اسی صفحہ کی سطر ۱۹ میں بجائے مشاہیر ہند کے مشاہیر ہندوستان بنایا جاوے

صفحہ ۲ سطر ۶ غلطنامہ میں بجائے نمرود جسکا نام کے نمرود دلنے جسکا نام لکھا
جائے۔

صفحہ ۳ سطر ۱۴۔ غلطنامہ میں بجائے سلطان مراد خاں رابع۔ تاج سلطان
مراد خاں رابع لکھدیا جاوے۔

صفحہ ۴ سطر ۱ غلطنامہ میں مسعود میرزر کے بجائے مسعود میرزا بنایا جاوے۔

اسی صفحہ کی سطر ۱۹ میں عالی کی حب کے بجائے عالی کی جب لکھا جاوے

التماس

ناظرین ان غلطیوں کو درست فرما کر مؤلف کو ممنون کریں۔

اعلان

چونکہ کل ریاستہاے ہندوستان کے معرکے حاصل
نہو سکے اسلئے جسقدر دستیاب ہوئے وہ درج
کتاب ہذا کئے گئے ناظرین سے التماس ہے کہ اور جن
ریاستوں ہندوستانی یا مشاہیر کے معرکے
وہ دے سکیں ارسال فرماویں تاکہ تاج ونشان کی
دوسری جلد میں اونکا اندراج ہو۔

محمد شفیق تنویر

اعلان

حق تالیف اس کتاب

تاج ونشان کا منشی سید

ابن علی صاحب مالک مطبع مطلع العلوم

واخبار نیر اعظم مراد آباد کو دیا گیا ہے لہذا

تاجران کتب و مالکان مطبع بغیر اجازت

منشی صاحب موصوف یا مؤلف ہرگز اس کتاب کو

طبع نہ فرمائیں جسقدر جلدیں مطلوب ہوں مطبع سے

طلب فرمائیں

المشتہر

محمد رفیع رضوی عاملی مہاجانی اہلکار مطبع

سرکاری ریاست [illegible]

[illegible]

تاریخ ترکستان

[illegible]

مصنف تاریخ ہندوستان - [illegible]

[illegible]

حال [illegible]

ریاست بھوپال

بار اول [illegible]

[illegible]

[illegible]

غلط نامہ تاج ونشان جلد دوم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۳	کوہ نور	عنب
۲	۱۴	اور مینا بھی	اور مینے بھی
۴	۲۲	یہ واہی	یہ وہی
″	″	۱۸۰۹ء	۱۸۰۹ء
۵	۲۰	گرجا میں بجاتی ہے	گرجا میں ادا ہوتی ہے -
۶	۱۷	اورچاندی کی ہے	اورچاندی کی ہے - ملک معظم کے تاج قیصری میں کل ۲۹۰ جواہرات لگائے گئے ہیں جس میں ۶۱ - ۱ خاص ہیرے اور ۲۷۰۰ گلابی ہیرے ہیں -
۶	۱۳	باقی رہتی ہے	باقی رہتی ہے - یہ تاج ولیعہد انگلستان کے ولیعہدکی علامت ہے - اسکے نیچے ایک جرمن لفظ انگریزی ICH DIEN میں لکھا ہوا ہے - یہ جرمنی لفظ ہیں جسکے معنی ہیں (میں خدمت کرتا ہوں) یہ لفظ ولیعہدی انگلستان کا ماٹو ہیں جو پہلے پہل ایڈورڈ دی بلیک پرنس نے اختیار کیا تھا -
۷	۲۳	نذر کیا گیا تھا	نذر کیا گیا تھا - شہنشاہ روس اور اسکی بیگم کے تاجونکی قیمت ساڑہے چار کروڑ روپیہ ہے - پوپ دہم پوپ روم نے ۱۹۰۸ء میں ایک مرصع تاج فلاس کے جوہریوں سے بنوایا تیار کرایا ہے کہ وہ حضرت مریم کے سر اقدس پر رکھا جاوے اس تاج کے جواہرات پندرہ لاکھ پونڈ کے بیان کئے گئے ہیں
۸	۱۲	سوا کروڑ ہے	سوا کروڑ ہے - شہنشاہ موصوف کے تاج میں ایک بہت بڑا ہیرا لگا ہوا ہے اور اس سے تماشا یونکو بہت بڑی دلچسپی ہے -
″	″	تنظفیر	قطفیر
″	″	مصر قبط کا	مصر کا جسکو قبط
″	۲۰	اندر مارا گیا	اندر مارا گیا - فی زمانہ دنیا کے قیمتی تاج یہ ہیں (۱) برطانیہ عظمی کا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
			تاج تمام دنیا کے بادشاہوں کے تاجوں سے اعلیٰ قیمتی ۳ پونڈ ۔ اوس کی قیمت تین لاکھ پونڈ ہے ۔ دونوں پوپ کے خزانہ میں متواج (؟) ہیں جنکی قیمت چار لاکھ پونڈ ہے ازانجملہ ایک تاج میں جسکو نپولین نے پوپ پیوس ہفتم کو بطور ہدیہ دیا تھا ایک بڑا زمرد لگا ہوا ہے جسکے برابر دنیا میں کوئی زمرد نہیں ہے ۔ دوسرا تاج ہسپانیہ کی ملکہ ازابلہ نے پیوس نہم کو نذر کیا تھا اسکا وزن ۳ پونڈ اور قیمت دو لاکھ پونڈ ہے ۔
۹	۱۲	حضرت نے کمال	حضرت نے جواب کمال ۔
۱۱	۴	آہنگری کو ایک	آہنگر کو جو پوست پلنگ (لسان الشعراء میں پلنگ بمعنی زرافہ لکھا ہے ۔ نغات میں بھی چیتا تحریر ہے گو چیتے کو فارسی میں یوز کہتے ہیں اور ہندوستان میں پلنگ نہیں کہتے) یا پوست لگا دکا تھا اور کاوہ کا نام کہ دقت کرمیں بندھا تھا
۱۲	۱۱	صلبت	صلیب
۱۴	۱۷	دیا جاتا ہے	دیا جاتا ہے ۔ ایران میں شیر و خورشید کا تمغہ فتح علیشاہ نے ۱۸۰۸ء میں قائم کیا اسکے پانچ درجہ ہیں ۔ ناصرالدین شاہ نے ۱۸۷۳ء میں تمغہ نشان علمی ۱۸۷۳ء میں قائم کیا ۔ علما و اہل فن سے مخصوص ہے ۱۹۰۲ء میں مظفرالدین شاہ نے ایک تمغہ بنام شرافت ایجاد کیا جو عورتوں کیلئے خاص ہے سب سے پہلے یہ تمغہ مصر کی ادس عمون تگار عورت کو دیا گیا ہے جو برجہ انیس الجلیس کی ایڈیٹرہ ہے
〃	۲۲	نذر کیا گیا	نذر کیا گیا ۔ ۱۹۰۵ء میں عبدالحمید خان حال سلطان ترکی نے ایک تمغہ بنی تیار کرایا جس میں ایک طرف سلطان کی تصویر اور دوسری جانب تمغہ میں لکھا ہوا ہے تحمل اور رحمدل کا تمغہ بنا ہوا ہے ۔ یہ ان افسروں اور سپاہیوں کو دیا جاتا ہے جنہوں نے حریق میں خاص سرگرمی سے کام لیا ہے ۔ یہ تمغہ سلطانی دارالضرب میں ڈھالے گئے ہیں ۔ اور سبز فیتہ میں لگایا ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴	۲۳	بادشاہ کو تمغہ	بادشاہ کو بھی تمغہ	۳۲	۵	مینکروا	مشکلروا
۲۱	۸	یہاں ہی	یہاں بھی	۳۳	۲	ڈووسکی	ڈونسکی
〃	〃	تیمور کا نام	تیمور کا تاج	۳۴	۲	گمگھین	گملھین
۲۲	۴	ناصرالدین شاہ	ناصرالدین محمد شاہ	۳۶	۲	آمن ہوتپ	آمن ہوتپ
۲۵	۳	غلام محمد	غلام محمد ابن	۳۷	،		
۲۶	۷	عرف دادا جان	عرف ننا جان	۴۳	۹	مسیح قتل	مسیح کے قتل
۲۸	۵	قلب ملکہ	قلب و ملکہ	۴۴	۱۳	سخت نصر	بخت نصر
۳۲	۴	اسپاہیلیا روم	اسپاہیلیہ روم	〃	۱۵	انھم کہتو ہیں	جنکو بخت نصر اعظم کہتے ہیں
〃	۵	مونشیر ہادولم	مونشیر و تادوم	۴۴	۲	ریکارڈین	ریکاررہ رس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۶	۵	قبول کیا	قبول کیا [illegible] جنرل ولنگٹن ریاست [illegible] اور باقی تنہا [illegible] وفات پائی
۵۵	۴	نمبرا	نمبرا
۶۰	۱	۲ صفحاہ	۲ صفحا ہی
۶۲	۴	وڈہیم	ویڈہیم
״	۷	ورسبر	ورسسبر
	״	نوعنبں	نوینہ
״	۸	بل بوال	بل یوال
۶۷	۱	سنڈی سوسکس	سنڈی سوسکس
۶۸	۴	اینفلس گریوگرس	رائفلس کروگرس
״	۶	نیال مونشید	نیال مونشیڈ
۶۸	۸	نگلش	نیگلش
״	۱۱	مونشید رانفلس	مونشیڈ رانفلس
״	۱۲	مونشیڈ انفنٹری	مونشیڈ انفنٹری
۶۹	۱۱	ارسلیری	آرٹیلری
۷۰	۳	کی طرح فوج	کی فوج
۷۳	۱	مولڈویا	مولڈیویا
״	״	ہنڈ وانک	ہنڈوراس
״	۲	سناکو	مناکو
۷۴	۸	خاص یہ ہو	خاص ہے
۷۵		متعلقہ نشان ہ O	
۷۷	۱۵	جلنے میں	چلنے میں
۷۸	۴	ن سی الیش	اش ہی ایش
۷۹	۲	تمغہ یونائیٹیڈ اسٹیٹ	تمغہ تحریک جنگ یونائیٹیڈ اسٹیٹ
۸۰	۲	کیتا لک	کیتھالک
״	״	سنشائی	سسنسائی
۸۱	۶	قلبس	فلپس
״	״	بہت کا رخ	پشت کا رخ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۱	۴	سینیچلی	سینیچل
״	۷	جلج	جارج
۹۲	۱	اسٹ ان سن	الشرن اسن
״	۳	ککفک	کلفک
۹۳	۱	ریڈیمیر	ریڈیمیر
״	۳	ویہم	ویہیم
״	״	ایلیفنٹ	الیفنٹ
۹۵	۱	ایند	بینڈ
״	۵	بلیک انگل	بلیک انگل
۹۸	۲	قیصر ہند	قیصرہ ہند
۹۹	۲	مہاراجن	مہاراجونکو
		EXHETION	EXHIBITION
۹۶	۵	بہزرآل	بہرراآل
۹۸	۴	سید غلام حیدر	سید غلام حیدر خان
۹۹	۱۶	فرما روا ونکی	فرمانرواؤنکے
۱۰۲	۹	قابل قد	قابل قدر
۱۰۴	״	ضلع ملک	ضلع اوناو ملک
״	۷	دستاون	دستاروں
۱۰۷	״	اور آر ومن	اور اردو میں
۱۰۸	۱۰	فرمانروا سکے	فرمانرواؤنکے
״	۲۲	سراج الاخبار	(۸) سراج الاخبار
״	۴	معرکہ تاریخ	معرکہ کی تاریخ
״	۲۲	ہنین سکتاب	ہنین ہیں کتاب
۱۱۰	۳	اگر تاریخونمین	تاریخونمین
״	۱۱	نگر ساتھ ہی	مگر ساتھ ہی
۱۱۰	۱۲	گذستہ	گذشتہ و
۱۱۱	۱	اس سکا	اسکے بعد
۱۱۲	۹	ملک قصہ	ملک کو قصہ

فہرست مضامین تاج و نشان جلد دوم

دیباچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد شاہنشاہ ارض و سما و نعت حضرت سید الانبیا محمد مصطفیٰ و منقبت جناب آئمہ ہدیٰ محمد رفیع رضوی عالیؔ نیشاپوری موہانی ابن سید محمد وصی ابن سید مجید الحسن ابن سید فضل حسین ابن سید محمد حسن ابن سید نصیر الدین ابن منشی سید نظام الدین ... ادخلہم اللہ فی الجنان۔ بخدمت قدردانان و ہنرشناسان زمان عرض رسا ہے کہ میری مؤلفہ کتاب تاج و نشان کو اہل ملک نے پسند کر کے میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور اوس کے متعلق اپنی رائے زرین کا اظہار کیا۔ اور بعض حضرات خصوصاً مجھی منشی سید نورالحسن صاحب نسیم نقوی سارنگپوری بھوپالی نے تحریک کی کہ مین اسکی دوسری جلد بھی مرتب کروں۔ اور اس جلد مین تتمہ جات ماکوکرام اور جو اور ضروری چیزین مناسب ہون درج کیجاوین۔ گو کہ فی الحال مجھے بوجہ ترتیب گنج شائگان جلد دوم و کتاب تخت و چتر وادای فرائض ملازمت مطلق فرصت نتھی مگر مینے اپنے دوست کی دلشکنی مناسب نہ سمجھی۔ بقول کسے "دل را شکستہ نہ کہ گوہر شکستہ" لہٰذا بحالت عدیم الفرصتی و کثرت کار و ہجوم افکار

تاج ونشان کی دوسری جلد کو ترتیب دیا ۔ اور راہین مسافران بحری خصوصاً عازمان حج کعبہ شریف وزیارات عتبات عالیات کی آگاہی کے لئے جہاز کے بھی مع علامات ریلوے درج کرتے ۔ اور جلد اول کتاب ہذا میں جو غلطیاں رہ گئی تھیں انکو اس جلد میں درست کر کے بتلا دیا ہے ۔ واضح ہو کہ اس کتاب میں معین والیان ملک کے تاج درج کئے گئے ہیں جنکو لقب شاہی حاصل تھا اور ایسا ہی جلد اول میں بھی التزام رکھا گیا تھا ۔ اکثر ناظرین کو دھوکہ ہوتا ہوگا کہ بعض بادشاہوں کے تاج کئی کئی صورت کے درج کتاب ہوئے ہیں ۔ لہذا یہ غلط اور فرضی ہیں اس لئے ان کو اطمینان دلایا جاتا ہے کہ اس کتاب میں ایسا نہیں کیا گیا ہے ۔ بلکہ بہت صحت کے ساتھ تصاویر صحیحہ سے تاجوں کی شکلیں لیگئی ہیں ۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر ایک سلطنت میں ہر بادشاہ کا ایک ہی تاج ہو بلکہ سلطنت کا تاج تو ایک ہی ہوتا ہے مگر اس کے علاوہ اور تاج بھی بادشاہ اپنی پسندیدہ طرز پر بنوا لیتے ہیں جیسا کہ اسی کتاب میں تاج کے حال میں ظاہر بھی کردیا گیا ہے ۔

اس موقع پر مجھے اپنے کرمفرما جناب **مولوی ایس این علی صاحب** مالک اخبار نیر اعظم مراد آباد کا بدل مشکور ہونا چاہیے کہ انھوں نے میری مولفہ کتب کو نہایت قدر کے ساتھ طبع فرمایا ۔ اور میں بھی اپنی تالیف کو مولوی صاحب موصوف ہی کے مطبع کے لئے ہمیشہ کو مخصوص کردیا ہے ۔

تاج

تاج کے مفصل حالات میں تاج ونشان جلد اول میں لکھ چکا ہوں دوبارہ اس کے لکھنے کی ضرورت اسوجہ سے لاحق ہوئی کہ ابکی مرتبہ اس کے بیان میں چند ضروری اضافے کئے گئے ہیں ۔

تاج عربی لفظ ہے ۔ فارسی اور اردو میں بھی مستعمل ہے ۔ اسکو اکلیل بھی کہتے ہیں ۔ اسکی فارسی دیہیم[1] و افسر ہے ۔ اور یہ شاہی ٹوپی ہے معمولی ٹوپی نہیں ہے ۔ اس کے حاصل کرنے میں بہت لوگ ہلاک و قتل ہوگئے ۔ اور یہ ایک ایسی علامت ہے کہ جسکے سر پر ہوتا ہے

---

[1] دیہیم بروزن تعظیم تاجیکہ مخصوص بادشاہان است یعنی تخت وچار بالش و چتر ہم گفتہ اند و کلاہ مرصع را نیز گویند (برہان قاطع)

امتیاز سمجھا جاتا ہے۔ اس کا رواج مدت دراز سے پایا جاتا ہے مختصر الدول
مصنفہ علامہ غریغوریوس ابو الفرج ابن ہارون طبیب الملطی المعروف بہ ابن العبری میں ہے کہ
نمرود ابن کوش ابن حام اول بادشاہ ہے جسنے بابل میں سلطنت کی بنیاد ڈالی اور اسنے
آسمان پر تاج کی شکل دیکھ کر اوس سے اخذ کرکے تاج بنایا۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے
کہ اس کا تاج آسمان سے اترا تھا۔ نمرود حضرت ابراہیمؑ کے گردادا ارعو ابن فالغ
کے زمانہ میں تھا۔

جلال الدین میرزا شاہزادہ ایران نے اپنی تاریخ موسومہ نامہ خسروان میں لکھا ہے
کہ ہوشنگ نے سب سے پہلے تاج کو سر پر رکھا۔

ملوک سریانین کے پہلے بادشاہ سوسان نے سب سے پہلے تاج زیب سر کیا۔ مورخین کا
بیان ہے جسنے تاج زریں کو پہلی پہل مرصع کیا وہ ممبر یسیر شاہ مین کا تھا۔

تاج کو قطع نظر دنیا میں رائج ہونے کے اہل بہشت کے سروں پر اوس کا ہونا احادیث سے
ثابت ہے۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خدا تعالی شہید کے سر پر تاج بزرگی کا یاقوت
سرخ سے رکھتا ہے۔

ابتداءً تاج قدرتی پھولوں سے بنایا جاتا تھا یعنی کسی درخت کی نرم شاخ لیکر سر کے گرد
لپیٹ لیتے تھے۔ اور اوس کے گرد قدرتی پھول بھی لگا لیتے تھے۔ بعدہ جب زمانہ
ترقی پذیر ہوا تو لوہے یا اور کسی چیز کا ٹیڑھا حلقہ بنا کر مصنوعی پھول بوٹے لگانے لگے
پھر وہ سونے اور جواہرات سے بننے لگے جسکی صورت قریباً پیٹی نما ہے زاں بعد اس میں کس قدر
قومی امتیاز شامل ہونے لگا لیکن ہندوستان میں یہ صورت رہی کہ شاہی زریں پگڑی
کے اوپر ایک پٹی مرصع بجواہر جسکے دونوں سرے گول یا گوشہ دار ہوتے تھے جو
گوشوارہ کہلاتے تھے۔ اور اب بھی نوشاہ یعنی دولھا کی پگڑی میں استعمال کیجاتی ہے لپیٹ
دیجاتی تھی۔ اور پگڑی کے اگلے حصہ میں ایک جیغہ یعنی کلغی لگا دیجاتی تھی۔

اہل اسلام میں کسی تاج کا ذکر نہیں۔ آنحضرتؐ اور صحابہ کے عہد میں تاج مطلقاً نہ تھا
مگر بعد ازاں رفتہ رفتہ اہل اسلام میں بھی تاج تیار ہوئے

انگلستان میں اولاً بادشاہ کے سر پر سونے کا ایک حلقہ جو اندر سے بالکل خالی ہوتا
تھا رکھا جاتا تھا۔ اور اسکے پیش و پس سونے کی چند میخیں لگی ہوتی تھیں جب سے

عیسوی تاج کی خصوصیت نمایاں ہوجاتی ہے۔ ولیم اول نے آہنی آگے پیچھے دو دو
ہاتھ چار یعنی اسطرح + لگا کر کسقدر خوبصورت کر دیا۔ ہنری[1] اول نے اسکے
حلقہ میں جواہرات نصب کئے۔ اس کے بعد بھی ہر بادشاہ کچھ نہ کچھ اضافہ کرتا رہا۔
ہنری ہفتم نے اس حلقہ اور پھول نما کنگروں پر ایک محرابی دائرہ بنوایا جسکے سرے پر صلیب
کی شکل بنوائی اور اس محرابی دائرہ سے کرۂ ارض مراد لیا گیا۔ گویا عیسائی بادشاہ
تمام دنیا کی سلطنت کا مالک ہے۔ اسکے بعد اسکے جانشین تاج کی خوبصورتی کیلئے
اور بھی ایجاد و اختراع کرتے رہے۔ چنانچہ ہنری ہشتم نے تاج کے نیچے ایک مخملی ٹوپی
لگائی۔ ملکہ الزبتھ کے تاج کی خوبصورتی اعلے درجہ کی تھی جس کی طرح کے تاج مختلف
وقتوں میں بنوائے گئے تھے۔ لیکن ملکہ وکٹوریا کا تاج سب سے بہتر تھا۔ کیونکہ اس میں مشہور
ولا جواب ہیرا کوہ نور اور سیاہ پوش شہزادہ انگلستان کا وہ قیمتی ہیرا جو اوسنے ۲۶ - اگست
۱۳۴۶ء کو کریسی کی مشہور جنگ کے وقت اور ہنری پنجم نے ۲۵ - اکتوبر ۱۴۱۵ء کو اجن کورٹ
کے مشہور معرکہ کے وقت زیب تن کیا تھا۔ یہ دونوں ہیرے چمک رہے تھے۔ اسکے علاوہ اور
اسقدر جواہرات نصب کئے گئے تھے کہ جنکی تعداد تین ہزار بیان کیگئی ہے۔ اسپر لطف یہ
اس تاج کا وزن مع طلا و نقرہ اور جواہر وغیرہ ۳۹ - اونس یا ۲½ پونڈ تھا۔ اس سے
پہلے کا تاج جسکو جارج چہارم نے بنوایا تھا ۵½ پونڈ وزنی تھا۔
انگلستان میں بوقت تاجپوشی جو تاج بادشاہ کے سر پر رکھا جاتا ہے وہ سینٹ ایڈورڈ
کا قدیم تاریخی اور مشہور تاج ہے کہ شاہ الفرڈ ایڈورڈ کنفیسر کے سروں پر رکھا گیا تھا
مگر اصل یہ ہے کہ وہ تاج ۱۶۴۹ء کی جمہوری سلطنت میں تلف ہوگیا تھا۔ البتہ ۱۶۶۲ء
میں چارلس دوم کی تاجپوشی کے لئے سر رابرٹ وائنر نے ویسی ہی شکل اور قطع و وضع
کا مرصع بجواہر دوسرا تاج بنا دیا تھا۔ اور پھر جب شاہ ولیم اور ملکہ میری کے تاجپوشی کے
وقت آئے تو معلوم ہوا کہ اس کے جواہرات بھی نکال لئے گئے ہیں۔
خلاصہ یہ کہ یہ وہی تاریخی تاج ہے جسکی موجودہ صورت ۱۶۶۲ء سے برابر چلی آتی ہے
اس تاج میں ہیرے۔ زمرد۔ موتی۔ نیلم۔ اور یاقوت کثرت سے لگے ہیں۔
اور چوٹی پر ایک خوشنما طلائی پھول بنا کر اوس پر ایک زرین ٹوپی لگائی ہے۔

---

[1] ہنری جرمنی زبان کا لفظ ہے جسکے معنی ولکمند و آقا ۱۲
[2] اوزان کے متعلق میری مولفہ کتاب گنج شائگان ملاحظہ ہو۔ ۱۲ (مولف)

اور اسی پھول میں سے ایک طلائی صلیب اوٹھا ہے اوس پر اعلیٰ اقسام کے جواہرات جڑے
ہیں۔ اور تین بڑے بڑے نایاب موتی صلیب کے راست و چپ اور اوپر آویزاں ہیں۔ یہ وہ
تاج ہے جس کو تاجپوشی کے وقت نہایت تعظیم و تکریم سے ایک مکلف زر دوز مسند نما کپڑے پر
رکھکر حضور بادشاہ لاتے ہیں اور پھر آرچ بشپ آف کنٹربری (صدر یا اسقف) اپنے ہاتھ سے
بادشاہ کے سر پر رکھتے ہیں۔ جسکے بعد پھر اس کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ ہر ایک بادشاہ نئی
لئے اپنے مذاق کے موافق تاج بنواکر استعمال کرتا ہے چنانچہ نیا تاج بعد ادائے مراسم
ویسٹ منسٹر ایبی (گرجا) سے رخصت کے وقت سے لیکر جب تک کہ بادشاہ کی مرضی ہو اوسکے
زیب سر رہتا ہے۔ یہ تاج ۴۷ سال کے بعد ۹ اگست ۱۹۰۲ء یوم شنبہ کو ایڈورڈ ہفتم
کے سر پر روز جشن تاجپوشی لندن میں رکھا گیا۔
واضح ہو کہ شاہ انگلستان تخت پر جلوس تو پہلے کرتا ہے۔ اور تاج کچھ عرصہ کے بعد سر پر رکھا
جاتا ہے۔
یورپ میں پرانی وضع کا تاج شاہ اٹلی کے پاس ہے جو شاہ لیمبرٹ کے تاج کے ہمشکل
بنایا گیا ہے۔ اور شاہ لیمبرٹ کے آہنی تاج کا سو برس انگریزی یہ تقدس بیان کرتے
ہیں کہ اوس کا حلقہ اون میخوں کا بنا ہوا ہے جو حضرت مسیحؑ کی صلیب میں لگی تھیں۔
اور اسی لوہے کے ہی تمام حلقہ کے اوپر سونے کا ہشت پہل اٹھا دیکر اوسکو ختم کیا ہے۔
روما کے تاج میں یہ خصوصیت ہے کہ ۱۸۶۶ء کی جنگ میں جو ترکی توپیں انکے
قبضہ میں آئیں اونکے لوہے سے یہ تاج بنایا گیا ہے۔
شہنشاہ جرمنی کے پاس بھی ایک قیمتی تاج ہے جو فریڈرک اول کے لئے بنایا گیا تھا۔
لیکن قیصر جرمن خود کوئی تاج استعمال نہیں کرتے۔
شاہ پرتگال کا تاج بھی قابل ذکر ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ قیمتی خیال کیا گیا ہے

ابتدا میں ویسٹ منسٹر کے نام سے ایک شہر لب دریائے ٹیمس آباد تھا جو اوس زمانہ میں شہر لندن سے ایک میل پر تھا
مگر بعد دار السلطنت لندن کی وسعت نے اوسکو بھی اپنا ایک حصہ بنا لیا۔ ایک ہزار سال کا عرصہ ہوا کہ شاہ ایڈگر نے
ویسٹ منسٹر کے شہر میں ایک عالیشان گرجا تعمیر کیا تھا جو اوسوقت بموجب مراسم مذہبی ایک راہب خانہ کیطرح
ایبی سے ملحق کیا گیا تھا۔ چنانچہ اسیوجہ سے اوسکا نام ویسٹ منسٹر ایبی مشہور ہے اور اب ایک عرصہ سے
شاہان انگلستان کی رسم تاجپوشی اسی گرجا میں کیجاتی ہے ۱۲

یعنی اس مین دیگر جواہرات کے علاوہ ایک بہت بڑا ہیرا برگنزا نامی بھی نصب ہی جسکی قیمت
کا اندازہ ۱۵-لاکھ پونڈ کیا گیا ہی-
شاہان اسکاٹلینڈ کا تاج بھی بہت خوبصورت اور قیمتی مشہور ہی. مگر ایکٹ اتحاد کی رو سے
یہ قرار پاچکا ہی کہ وہ سرحد اسکاٹ لینڈ سے ادہر نہ آنے پاتے
اعلیٰحضرت ایڈورڈ[1] ہفتم قیصر ہند و شاہ انگلستان دام ملکہ نے جو تاج اب تیار کرایا ہے
وہ ایک لاکھ پونڈ قیمت کا ہی- یہ بہت خوشنما اور شاندار ہی مطابق شکل تاج مندرجہ کتاب
ہذا علامت (۱۴) اسکے دائرہ مین سب ہیرے فی عدد پندرہ پندرہ سو پونڈ قیمت کے نصب
کرکے اونکے نیچے ۷۵ چھوٹے ہیرے فی عدد ایک ایک سو پونڈ کے جڑے گئے ہین
تاج کے وسط مین اوپر کیطرف دو بڑے ہیرے ہین جنکی قیمت تیس تیس ہزار روپیہ ہی-
تاج کے بالائی دائرہ مین- آگے - پیچھے - داہنے - بائین - چار مرصع صلیبین ہین
ہر ایک صلیب مین پچیس پچیس ہیرے قیمتی ۱۲ ہزار پونڈ کے لگائے ہین اور صلیبون
کے بالائی حصہ پہ چار چار بڑے ہیرے جنکی قیمت فی عدد ایکہزار پونڈ ہے نصب کرکے
اوپر کیطرف بارہ ہیرونکا ایک پھول بنایا ہے جسکی مجموعی قیمت دسہزار پونڈ ہے- علاوہ انکے
اٹھارہ چھوٹے قد کے ہیرے بھی لگے ہین جنکی قیمت تیس ہزار روپیہ ہی- محراب پر جو
موتی اور ہیرے لگے ہین اونکی قیمت دسہزار پونڈ ہی- انکے علاوہ پانچہزار پونڈ کے چھوٹے
ہیرے جا بجا لگے ہین- اور ابتدائی حلقہ مین جو دو قطارین موتیون کی ہین اونکی قیمت
تیس ہزار پونڈ علاوہ سونے اور چاندی کے ہے-
ملکۂ الکزنڈرا شہنشاہ بیگم انگلستان کا تاج انکے حکم سے کیرنگٹن آف ریجن اسٹریٹ
نے نہایت شاندار- قیمتی اور سبک بنایا ہے- اسکی موٹائی ڈیڑھ انچ اور وزن ۲۲
اونس قدرے زیادہ ہے- جو کل ڈیڑھ پونڈ ہوا- اس سے ہلکا اور کوئی تاج اسوقت
تک نہین بنا- اسکے ہیرے اسقدر متصل لگائے گئے ہین کہ سونا چاندی نظر نہین آتا
حالانکہ اسکا اندرونی حصہ خالص سونے کا ہے- اور بیرونی جانب چاندی کا پتر
چڑھاکر اوس کے اردگرد بالکل ہیرے- موتی اور یاقوت وغیرہ ایسے جڑے ہین کہ چاندی
دکھائی نہین دیتی- اسکے ابتدائی حلقہ مین تین قطارین خوشنما جواہرات کی بنائی

[1] ایڈورڈ سیکسن زبان کا لفظ ہے- بمعنی خوش طبع- محافظ-۱۲

اور آٹھ خوبصورت محراب اونچا کر کے پھر چار صلیبیں دکہائی ہیں ہر ایک محراب تین لڑیوں کا بنایا گیا ہے جسکی درمیانی لڑی نہایت اعلے جواہرات سے گوندہی گئی ہے اوپر کی چار صلیبوں میں سے ایک صلیب میں کوہ نور نامی ہیرا لگا ہے اور باقی تین صلیبوں میں بھی نادر اور تاریخی ہیرے لگے ہیں جنہوں نے گہرے رنگ کی ٹوپی کو چھپا لیا ہے غرضکہ اس تاج میں کوئی جگہہ جواہرات سے خالی نہیں ہے۔ اس تاج کے کل ہیروں وغیرہ کی تعداد ۲۸۸۸ ہے یعنی ملکہ وکٹوریا کے تاج سے ۶۰۸ زیادہ ہیں (ملاحظہ ہو تاج مندرجہ کتاب ہذا علامت ط)

پرنس آف ویلز (شاہزادہ ولیعہد انگلستان) کا تاج خاص موتیوں کا ہوتا ہے اور اوسپر جواہرات نہیں لگائے جاتے۔ پرنس آف ویلز کے تاج پر پروں کا ایک گچھا لگا ہوا ہے جو چند فردوس کے ایک قسم کے جانور فرواہ کی دم سے لیا گیا ہے۔ ان پروں کی قیمت دس ہزار پونڈ بتائی گئی ہے۔ انکے حاصل کرنے میں بیس سال صرف ہوئے۔ اور دستیاب ہونے سے قبل قریب بیس شکاریوں کی جانیں تلف ہوئیں۔ اس جانور کے پروں کو حاصل کرنیکے لئے اوس کے جیتے جی پر نوچنا ضروری ہے۔ کیونکہ مرنے کے بعد اوسکی چمک دمک باقی نہیں رہتی ہے انگلستان میں شہنشاہ کے علاوہ دوسرے پرنس اور ڈیوک وغیرہ بھی تاج پہنتے ہیں جنکی شکلیں تاج و نشان جلد اول میں درج ہو چکی ہیں۔

قسطنطنیہ کے شاہی خزانہ میں سلطان محمد ثانی سے لیکر عبدالحمید خان ثانی دام ملکہ حال سلطان ترکی تک کے تاج موجود ہیں جو نہایت عمدہ اور بیش قیمت جواہرات سے مزین ہیں۔

سلطنت بلجیم میں یہ دستور ہے کہ یہاں کے بادشاہ کے لئے کوئی تاج نہیں ہوتا اور نہ کبھی وہ تاج لگاتا ہے۔ بادشاہ بنائے جانے کے وقت بھی کسی قسم کا جلسہ نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف بادشاہ کو تخت پر بیٹھنے اور عنان حکومت ہاتھ میں لینے کے وقت یہ قسم کہانا پڑتی ہے کہ وہ قانون کے بموجب رعایا پر حکومت کریگا۔

شہنشاہ روس کے تاج میں سب سے بڑا یاقوت لگا ہوا ہے یہ ملک چین سے لایا گیا۔ اور گو سیسر پل کے نذر کیا گیا تہا۔

ایشیا کی سلطنتوں میں کوئی تاج ایسا خیال میں نہیں آتا کہ جسکا ذکر اس کتاب میں کرنا مناسب معلوم ہو بجز اعلیحضرت مظفر الدین قاچار حال شاہ کجکلاہ ایران دام سلطنتہ

کے تاج کے کہ جسکی قیمت پچاس کرور روپیہ کہی جاتی ہے۔ اعلیحضرت موصوف پہلے ٹوپی پر شیر و خورشید کا نشان طلائی پہنتے تھے۔ اب ہیرے کا نشان پہنتے ہین۔ کلاہ شاہی کے سامنے لوریا نامی ایک نہایت بیش قیمت ہیرا لگا ہوا ہے جسکی قیمت کا تخمینہ بیس ملین فرانک یعنی ہندوستانی روپیہ سے سوا کرور ہے۔

بلقیس بنت شراحیل ملکہ عرب مشہور بہ سبا ملک یمن کے گذشتہ تاج پر یہ عبارت طلائی منقوش تھی "بسم اللہ الرحمن الرحیم انا بلقیس ملکہ سبا زوجہ سلیمان بن داؤد ملکت الدنیا کافرۃ و مومنۃ مالم یملکہ احد قبلی ولا یملکہ بعدی صار مصیری الی الموت فاقصروا یا طلاب الدنیا"

(ترجمہ) مین بلقیس سبا کی شاہزادی سلیمان فرزند داود کی زوجہ ہون۔ کفر و اسلام دونون حالت مین مجھے ایسی بادشاہی رہی کہ مجھسے پہلے نہ کوئی ایسا ہوا نہ آگے کوئی ایسا ہو آخر کو مرنا ہوا ہے اسلیے دنیا کے خواہش کرنے والو اسکی خواہش نہ کرو۔

زلیخا عاشق حضرت یوسف کا تاج ایک ملک کے خراج کی قیمت کا تھا۔ زلیخا کے شوہر کا نام قطفیر تھا اہل عرب عزیز کہتے ہین۔ یہ ریان بن الولید والی مصر قبط شہر اوش کہتے ہین وزیر تھا۔

کیخسرو بادشاہ ایران کے تاج کا نام تاج فیروزہ تھا۔

رستم ارمنی جو یزدجرد بن شہریار کا جنگی وزیر تھا اور بعہد عمر بن الخطاب سنہ ۱۴ھ مین سعد بن ابی وقاص کے مقابلہ سے عین وقت جنگ بھاگ نہر عتیق مین گر پڑا اور ہلال بن علقمہ نے نہر مین گھسکر اوس کو باہر کھینچ لکر قتل کیا۔ اوس کا تاج ایک لاکھ دینار کا تھا۔

دیالمہ کا پہلا بادشاہ ابو الحجاج مرداویج بن زیاری۔ جو جواہر کا تاج رکھتا تھا سنہ ۳۲۳ھ مین حمام کے اندر مارا گیا۔

نشانِ یعنی علم

عَلَمِ اسلام

عَلَمْ یعنی لوائے اسلام وہ ہی جسکو پہلی پہل حضرت ابراہیمؑ نے درست کیا ہی۔ اور زمانہ آنحضرتؐ مین اول اول جنے عَلَمْ ترتیب دیا ہی وہ بریدہ ہین۔ انہون نے وقت داخلہ مدینہ منورہ باذن آنحضرت عَلَمْ کو درست کیا۔ بریدہ عَلَمْ کو لئے ہوئے کوچہ ہائے مدینہ مین بہ آواز بلند کلمہ شہادتین کہتے ہوئے داخل مقام اقامت آنحضرت ہوئے۔

یہ وہ پہلا علم اسلام کا ہے جسکا پرچم پھریرہ اول مدینہ منورہ مین جھکا ہی اور جو ہمیشہ معارکۂ غزوات نبویہ و اسلامیہ مین بہت ترقی کے ساتھ جھکتا رہا۔ اور جس کا سایہ بلند پایہ ممالک افریقہ تک سایہ افگن ہوا ہی۔

خلاصہ یہ کہ یہ وہ علم ہی کہ جب آنحضرتؐ مکہ سے ہجرت فرماکر متصل مدینہ پہونچے اسوقت آنحضرت کو بریدہ مع ستر آدمی کے ملے۔ اور وہ انہین پہچانتے تھے۔ اونہون نے دریافت کیا کہ آپ کون ہین۔ حضرتؐ نے بکمال فصاحت و بلاغت اور نہایت اخلاق سے جواب دیا۔

جب بریدہ اسلام لا چکے دست بستہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ لشکر ظفر پیکر بے علم ہی۔ اگر ارشاد ہو تو لوائے اسلام مرتب کرون۔ حضرتؐ نے اجازت دی۔ بریدہ نے اپنی دستار و نیزہ سے عَلَمْ مرتب کیا۔ اور آگے آگے لشکر کے علم لئے ہوئے تکبیر گویان اور کلمہ شہادتین پڑھتے ہوئے جاتے تھے۔

المختصر حامل لوائے اسلام بعد بریدہ غزوات نبویہ مین حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلبؓ

عم آنحضرت تھے اور بمقام جنگ احد شہید ہوئے۔ بعد شہادت حمزہ حامل لواے اسلام ابن عم رسول جعفر ابن ابیطالب تھے۔ جنکا لقب طیار ہے اور جو بعد شہادت ہمراہ ملائکہ جنت میں پرواز کرتے ہیں۔ اور جن کو دو پر یاقوت سرخ کے عطا ہوئے ہیں۔ بعد شہادت جعفر طیار زید متبنی آنحضرت نے لواے اسلام اٹھایا اور کفار کو بہادری قتل کیا۔ اور شہادت پائی۔ پھر ابن ام... نے لواے اسلام ہاتھ میں لیا اور بکمال شجاعت قتال کیا اور شہید ہوئے۔ بعد ان سب بزرگوں کے حضرت علی ابن ابیطالب برادر عم زاد آنحضرت نے بکمال شوکت و احتشام اس علم کو غزوہ خیبر میں اٹھایا۔ سے جملہ معارک و غزوات میں یہ علم دست حق پرست حیدر کرار میں دیا گیا۔ اور دست یداللہ میں تا حیات حضرت نبوی سربلند رہا۔ بعدہ یہ علم حفاظت حضرت مرتضوی میں رہا اور ازروے وراثت بعد حضرت امام حسن جناب امام حسین تک پہونچا۔ تا اینکہ یہ علم بروز عاشورہ محرم سنہ حضرت عباس ابن جناب امیر کو ملا اور جناب عباس کے دونوں شانے تلوار اعدا سے دیں سے جدا ہو گئے۔ اور حضرت نے شہادت پائی اور عوض دونوں شانوں کے آپ کو بھی دو پر بنا بر پرواز عطا ہوئے کہ آپ ہمراہ ملائکہ پرواز کرتے ہیں۔ جسطرح کہ جعفر ابن ابیطالب ہمراہ ملائکہ پرواز کرتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ یہ علم بعد واقعہ کربلا بنی امیہ کے قبضہ میں آیا پھر انسے بنی عباس کو ملا اسی طرح سے منتقل ہوتا ہوا خاندان سلاطین عثمانیہ ترکی کو حاصل ہوا چنانچہ اب یہ نشان محمدی عبدالحمید خان ثانی حال سلطان ترکی کے قبضہ میں ہے جو دیگر تبرکات کے ساتھ خاص قصر سلطانی میں رہتا ہے۔

درفش کاویانی

یہ ایک علم بہ اصطلاح مجوسیان فارس میں تھا جسکی مفصل کیفیت یہ ہے کہ ضحاک بادشاہ نہایت ظلم کرتا تھا تا آنکہ بعد سات سو سال کے اوسکی ستمگاری سے گذری تھے دو مار سیاہ اوسکے دونوں شانوں پر ظاہر ہو گئے جنکے وجہ سے اوس کو نہایت تکلیف رہتی تھی۔ عقلا (شاہنامہ

مین سغیلان لکھا ہو) نے اونکی غذا کے لئے مغز سر انسان کو تجویز کیا لہٰذا ہر روز دو آدمی
قتل کرکے اونکو مغز اون دونون سانپون کو کھلائے جاتے تھے۔ چنانچہ تین سو برس
اسیطرحسے گذری بالآخر کاوہ آہنگر اپنے لڑکون کے خون کا بدلہ لینے کے لئے آمادہ ہوا
اور پوست پارہ آہنگری کو ایک سر چوب پر کرکے لوگون کو ضحاک سے بغاوت پر آمادہ کیا
اور اوسکو قتل کرایا اور فریدون کو جو شہزادہ جمشید سے تھا تخت نشین کیا۔ فریدون نے
اوس پارہ پوست کو گوہرہاے گرانبہا سے مرصع کیا۔ شاہان فارس اوس کو مبارک سمجھکر
ہمیشہ اپنی سپاہ کے ساتھ رکھتے تھے۔ یہ علم یزدجرد کی سلطنت تک رہا اور جب
بعہد عمر بن الخطاب جنگ قادسیہ مین اہل عرب فارس پر غالب ہوئے اوس پوست سے
جواہرات کو نکالکر سپاہ مین تقسیم کر دیا۔ اور کہا کہ جو شخص اس پوست پارہ سے اعانت چاہے
وہ قتل کیا جاوے اور بجز خدا کے پاک کے کسی کی اعانت خواہ نہو۔

مارکہ

یہ دراصل انگریزی لفظ مارک (MARK) ہے جسکو اردو والے معرکہ و مارکہ
لکھتے ہین۔ اسکے متعلق تاج و نشان جلد اول مین بالتفصیل لکھ چکا ہون۔ یہ علامت سلطنت
و ریاست کی ہو۔ جب رولس نے روم تاکبرے کی بنیاد کا پتھر رکھا تھا اوسوقت اتفاق سے
ایک عقاب اوڑتا ہوا اوسکے سر پر سے گذرا جسکے لحاظ سے اوسنے فوراً حکم دیا کہ ہماری سلطنت
و دولت کا نشان عقاب بنایا جائے جسکی کچھ ایسی شہرت ہوئی کہ رفتہ رفتہ اکثر بلاد یورپ
مین یہ مارکہ مان لیا گیا۔

جاپان کے شاہی نشان یہ ہین کہ تمام سرکاری موقعون پر ایک آئینہ ایک بلور کا ڈھیلا
اور ایک تلوار شہنشاہ جاپان کے آگے اوٹھائی جاتی ہو۔ آئینہ پیام دیتا ہے کہ اپنے
آپ کو پہچان۔ بلور کہتا ہو کہ دل میرے صاف و شفاف ہو۔ اور تلوار کہتی ہے کہ قوی
ہیکل جوان ہو۔

جاپان کا عام نشان جو رائج ہے وہ کتاب ہذا کی جلد اول مین درج ہو۔
تجار بھی اپنے کارخانون کے لئے کوئی مارکہ تجویز کر لیتے ہین۔ جو

ٹریڈ مارک (TRADEMARK) یعنی نشان تجارت کہلاتا ہے۔

اسلام کا قومی نشان یعنی مارک

ہلال اور ستارہ کا نشان ترکونکے قومی خیال سے گذر کر تمام اسلام کا قومی نشان سمجھا جاتا ہے۔ امریکن نیوز پیپر مورخہ ۱۱۔ نومبر ۱۸۹۴ء اسکی تشریح اسطرح کرتا ہے کہ یہ شراب اندلس کا نشان ہے جو اسپین میں واقع ہے۔ اور غرناطہ طبقہ کے عرب اس شراب کو تیار کرتے ہین یورپین اور امریکن اس ہلال اور ستارہ کے نشان کو سائر اسلام کا نشان سمجھتے ہین۔ خواہ وہ قدیم ہون یا جدید۔ اسکی عام قدر وعزت اس سے زیادہ ہوگی کہ یورپین ڈریس مین بھی اکثر یہ نشان ظاہر کیا جاتا ہے۔ بدین خیال کہ یہ اعلے درجہ کے اجسام سماوی کی علامات مین۔ اکثر لندن کے اخبارات مین بھی یہ نشان درج ہوتے ہین۔ ملکہ وکٹوریہ میگزین نامی اخبار کے ہر صفحہ مین اس کا خاکہ دیا جاتا ہے۔

اگر بلحاظ قدامت دیکھا جاتے تو ترکون وغیرہ سے قبل عیسائیون کا استعمال صلیب کی تصویر سے جو ہلال کے اوپر ہے ظاہر کرتا ہے۔ اہل ہند نے مہادیو اور اونکی زوجہ پاربتی کے ڈریس مین اس کو ظاہر کیا ہے جو کتب قدیم مین پایا جاتا ہے۔

سکندر اعظم کے باپ فیلقوس نے قسطنطنیہ مین فصیل کھدوانے کی حالت مین ہلال کے نظر آنے سے ناکامی ہونے پر اسکو علامت سلطنت قرار دیا۔

یورپ کی مشرقی حد روم وغیرہ مین فرقا سمعیلیہ و دیگر فرقون نے قبل سنہ عیسوی اپنے دیوتا کی صورت مین اسکی پرستش کی ہے۔

ابتدائی زمانہ کے باعث سے وہ قدر ومنزلت نہین رہی۔ مگر ترکون نے اسوجہ سے اپنے علمون پر ہلال کا نشان ظاہر کیا ہے لیکن سلطان روم کا ایک وہ نشان (علم) ہے جو بڑی بڑی عیدون کے موقع پر نکلتا ہے۔ اسپر آفتاب بنا ہے۔

بعض تاریخون سے معلوم ہوا کہ ۱۴۲۲ء سے بطور علامت (نشان) سلطنت جبرکو کی سلطنت مین ظاہر کیا گیا ہے۔

ایک انگریزی ڈکشنری (لغت) سے پایا جاتا ہے کہ اول عیسائی فرمانرواؤن نے

اس کا استعمال متعین کیا ہے۔ شاہ نیلز اور شاہ کسلی وغیرہ عیسائی بادشاہون نے ۱۲۶۲ء مین اور شاہ سلیمان نے ۱۵۰۱ء مین ابوکر کی جنگ کی یادگار مین یہ قرار دیا کہ ہلالی تمغہ صرف عیسائیون کو دیا جاسکتا ہے۔ بہرحال ثابت ہی کہ ترکون سے قبل عیسائیون۔ یونانیون اور سنہدون نے اس کو ہر موقع پر خاص طور سے ہوبرابر استعمال کیا ہی۔

شاہان قطب شاہیہ یعنی والیان گولکنڈہ واقع ریاست حیدرآباد دکن کے مقبرونکے گنبد پر ہلال بنے ہوئے ہین یہ بادشاہ شیعہ مذہب رکھتے تھے۔

شہر گلبرگہ واقع ریاست حیدرآباد دکن مین شہر مین داخل ہونے کا ایک خوبصورت پھاٹک ہے جسمین کمانین داہل حیدرآباد محراب یا دروازہ کو کمان کہتے مین) بنی ہوئی ہین۔ ان کمانون پر ہلال اور ستارے بنے ہین۔

مجوسی شاہان ایران کے یہان بھی ہلال اور ستارہ کا مارکہ پایا جاتا ہی۔ چنانچہ اونکی تصاویر کے تاجون اور اونکے سکجات پر اکثر ہلال ورستارہ بنا ہوا ہے۔ مگر اب باوجودیکہ شہنشاہ فارس شیعہ مسلمان ہین۔ مگر اون کے یہان سلطنت کا مارکہ شیر و خورشید ہی۔ امیر کابل گوکہ سنی مسلمان ہین مگر اونکے مارکہ مین ہلال و ستارہ نہین ہی۔

پس ثابت ہوتا ہے کہ اہل اسلام کے لئے کوئی مارکہ مخصوص نہین ہی۔ یہ دوسری بات ہے کہ متعصب سنی مسلمان سلطان روم کو سنی مذہب ہونے اور اونکا مارکہ ہلال ستارہ سمجھنے سے اور دیگر اقوام اپنی غلطی سے سائن اسلام کا مارکہ ہلال و ستارہ تسلیم کرلین۔ ؟

مانوگرام

فی زمانا اس کا رواج امراءین عموماً ہوچلا ہے خصوصاً حیدرآباد دکن مین ہر امیر کا مانوگرام ہے جو اونکے خطوط لکھنے کے کاغذات اور گاڑیون وغیرہ پر بنا ہوا ہے۔ دراصل یہ بخط انگریزی طغرا ہے جو نام کے الفاظ کے شروع حروف سے بنایا جاتا ہے

---

۱ طغرا ترکی کا لفظ ہی۔ یہ ایک قسم کا خط پیچیدہ مرغول کا ہی جسمین نام یا القاب بادشاہونکا لکھا جاتے مگر اب عوام مین بھی طغرے کا رواج ہے ۔۔

اسکی خوبی یہ ہی کہ تین حروف سے زیادہ نہوں۔
بعض بعض مانوگرامونمین۔ عربی۔ فارسی۔ وغیرہ موقع مناسب پر یا صرف عربی ہی حروف مین طغرے سے تحریر ہوتے ہین نستعلیق حروف مین طغرے کا رواج نہین ہے۔ اکثر مانوگرامون اور طغرونمین تصویر وغیرہ بھی بنی ہوئی ہوتی ہے۔ یہ مانوگرام یا طغرے بھی مثل مارکہ کے سمجھے جاتے ہین۔

تمغہ

عام لوگ اس کو تمغہ کہتے ہین۔ انگریزی مڈل (MEDAL) اور ترکی تمغہ ہے تمغہ بمعنی نشان۔ مہر۔ داغ جو گھوڑے کی ران پر کرتے ہین۔ محصول جو سوداگر دیتے لیتے ہین۔ مہر سرکاری جو اسباب سوداگری پر بعد لینے محصول کے لگائی جاتی ہے۔ فرمان بادشاہی۔ شاعر کا اپنے مضمون کو مکرر باندھنا۔
تمغہ۔ بہادری۔ دستکاری۔ حسن خدمت۔ خیرخواہی۔ صنعت۔ اور پبلک کے ساتھ ہمدردی یا کسی دربار اور یادگار کے متعلق لوگون کو دیا جاتا ہی۔ جو ذی عزت ہونے کی علامت ہی۔ ایک قوم یا ملک بھی کسیکو تمغہ دیتا ہے۔ جیسا کہ ۱۳۱۳ھ بروز عید الضحیٰ امیر عبدالرحمن خان سابق والی کابل کے لئے تمام ملک کے رؤسا نے اپنی خوشی سے ایک رقم روپیہ کی فراہم کرکے ایک بیش بہا تمغہ مکلل بجواہر تیار کراکے اون کے سینہ پر لگایا تھا۔
طلباے مدارس کو بھی اعلیٰ امتحان پاس کرنے پر تمغہ دیا جاتا ہی۔
مظفرالدین شہنشاہ ایران نے جب سنہ۱۹۰۰ء مین پہلی مرتبہ سفر یورپ کیا تو فرانس بھی گئے۔ وہان ۲ اگست سنہ۱۹۰۰ء کو ٹکسال کا معاینہ فرمایا۔ اور روزیرمال سے سکو نکے مضروب کرنے کے متعلق معلومات حاصل کی۔ شہنشاہ کے سامنے وہین تھوڑی دیر مین ایک تمغہ ضرب کیا گیا جسمین ایکطرف شاہ ذیشان۔ اور دوسری جانب مظفرالدین شاہ قاجار ۲ اگست سنہ۱۹۰۰ء ضرب کرکے آپکو نذر کیا گیا۔
ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ کو تمغہ دیتا ہے۔

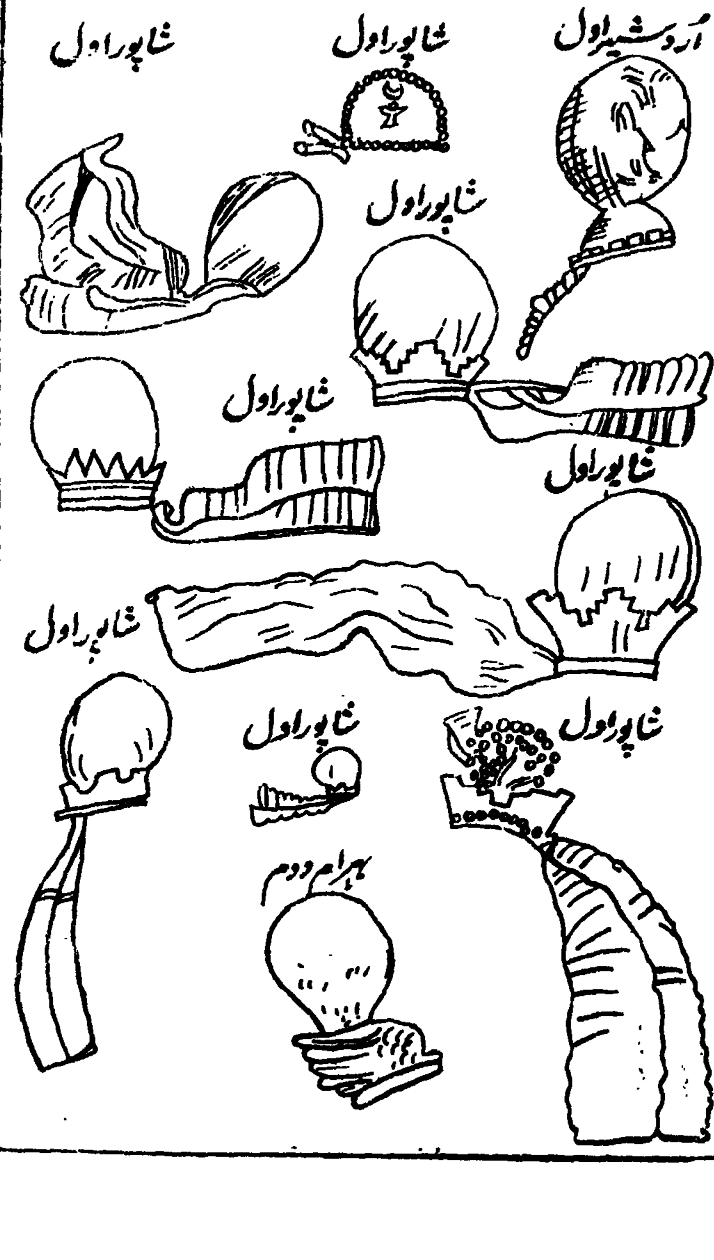
تمغہ سونے - چاندی - پیتل - اور لوہے وغیرہ کا مرصع یا سادہ ہوتا ہے اور جو
بذریعہ فیتہ کے سینہ پر آویزاں کیا جاتا ہے - اسکے کئی درجے ہوتے ہیں -

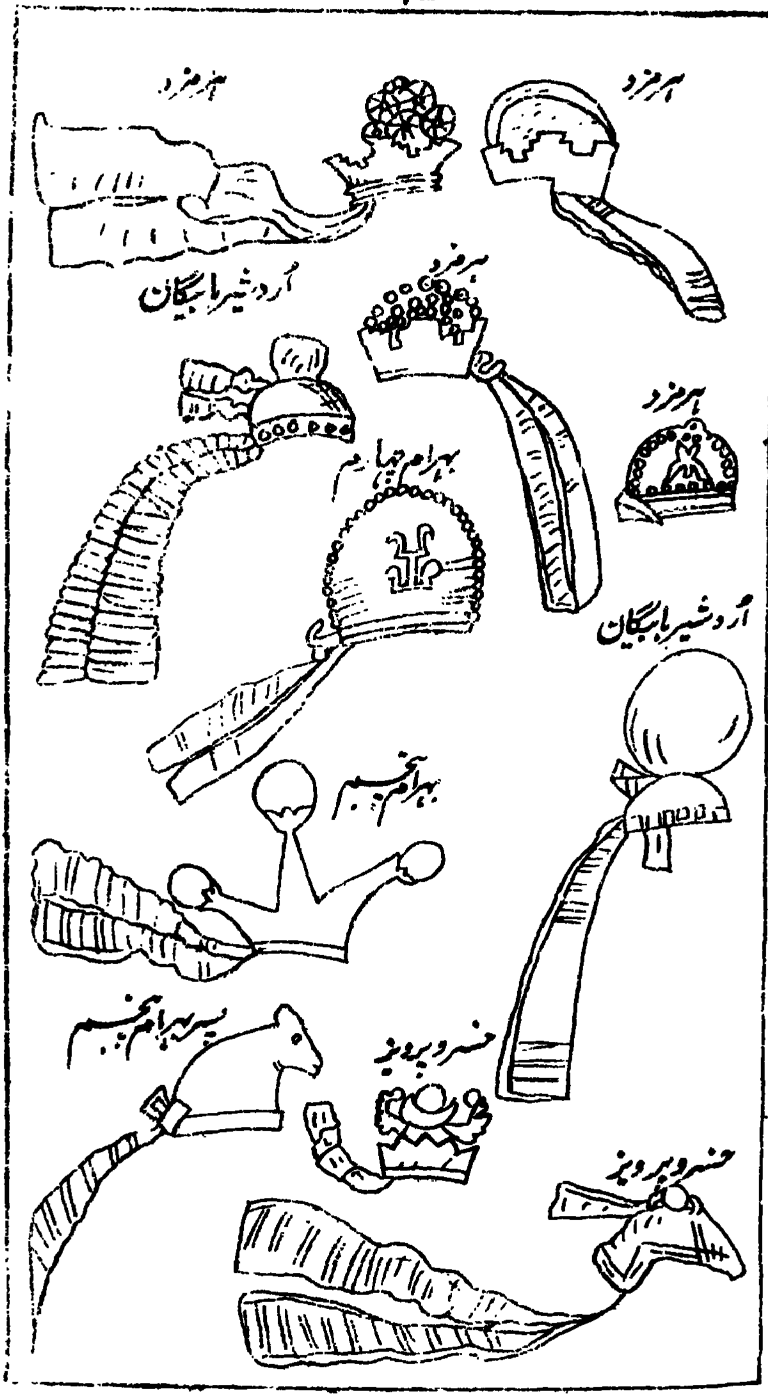
واضح ہو کہ

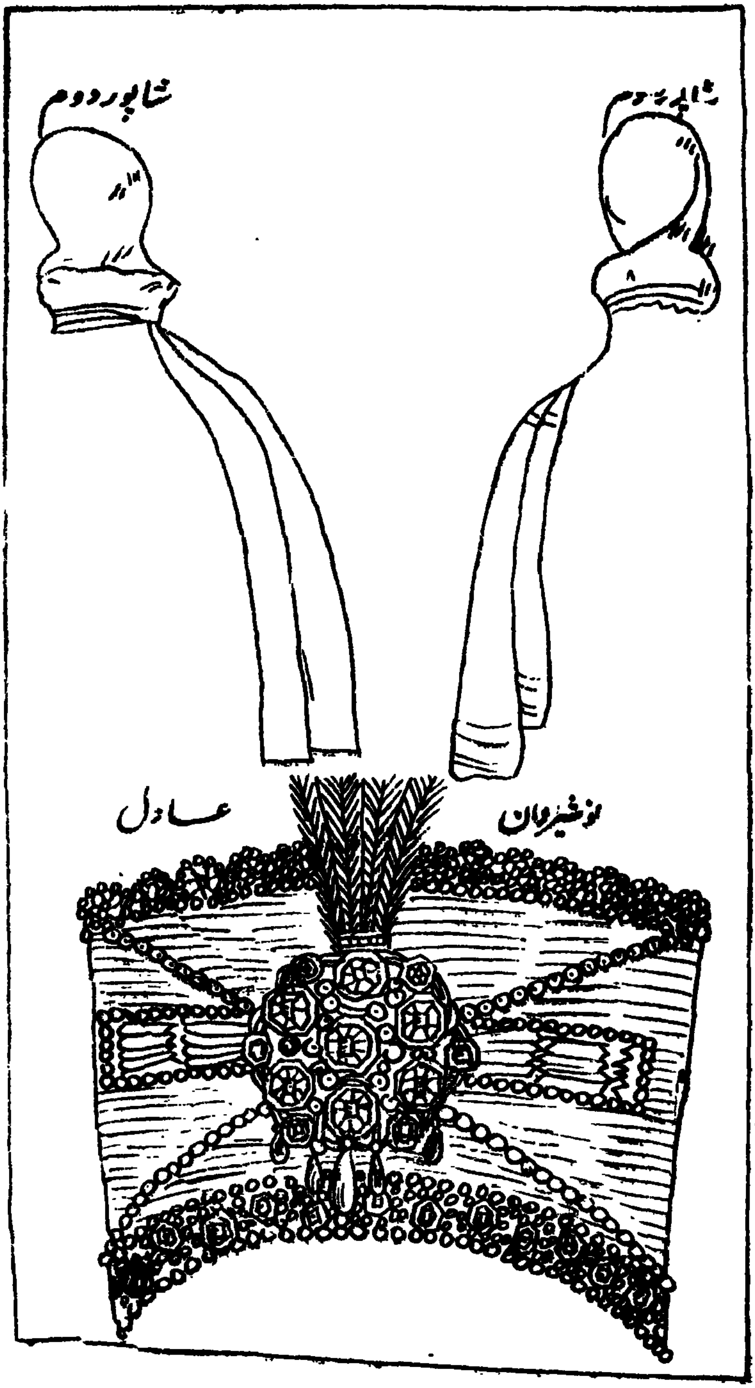
تاج و نشان جلد اول صفحہ ۱۱ میں جس نشان کی شکل درج ہے - اور جو دربار قیصری
۱ یکم جنوری ۱۸۷۷ء میں نواب وائسرائے و لفٹنٹ گورنر اور والیان ریاست صاحب
اسلامی کو عطا ہوا تھا اوس کی نسبت عبارت ذیل لکھنا باقی رہ گئی تھی - جو یہ ہے -
گھاگرا لیمن کے سپاہی رنگ کا نشان جسپر اوس کا خاندانی تمغہ بڑی آب و تاب کے ساتھ
جگمگاتا اور اوس پر تاج شاہی نصب ہوتا تھا تخت کے آگے لا کر کھڑا کر دیتے تھے
نشان کے آتے ہی وائسرائے (لارڈ لٹن) تخت سے اوتر پڑتے تھے - اور رئیس کو
اوس کے پاس لیجا کر اپنی زبان سے یہ فرماتے تھے "یہ نشان جسپر آپکے خاندان کا
تمغہ کھڑا ہوا جگمگا رہا ہے خاص آپ کو عطا کیا جاتا ہے حضور ممدوحہ (ملکہ وکٹوریہ)
کو امید ہے کہ جب یہ نشان کھولا جائیگا تو تخت انگلستان اور آپکے راسخ العقیدہ
اور شاہی خاندان میں جو رابطہ اتحاد ہے صرف وہی آپ کو نہیں یاد آئیگا - بلکہ یہ بات بھی
یاد آئیگی کہ دولت عظمای انگلشیہ کی یہی تمنا ہے کہ آپ کا خاندان ہمیشہ طاقتور اور اقبالمند
اور قائم رہے"

بھوپال کا نشان جو صفحہ ۷۹ جلد اول تاج و نشان میں درج ہے - اور اس
جلد میں بھی جیسا کہ اسوقت ہے درج کیا گیا ہے - اور جسکے بیچ میں ایک برج بنا
ہوا ہے - اوس کو دربار قیصری یکم جنوری ۱۸۷۷ء میں لارڈ لٹن وائسرائے ہند نے
نواب شاہجہان بیگم والیہ ریاست بھوپال کو دیا تھا - اوسکے متن میں بیگم صاحبہ
کی استدعا کے موافق برج کی شکل بنا دی گئی تھی - یہ برج قلعہ فتحگڈھ واقع شہر بھوپال
کی یادگار ہے - اور جسکی دیواروں نے اکثر اس خاندان کو معدوم ہونے سے بچایا
ہے ۔

تاج شاہان ایران




هرمزد
هرمزد
اردشیر بابکان
هرمزد
هرمزد
بهرام چهارم
اردشیر بابکان
بهرام پنجم
پسر بهرام پنجم
خسرو پرویز
خسرو پرویز


شاپور سوم
شاپور دوم
نوشیروان عادل

تاج خاندان قاچار حال فرمانروائے ایران



تاج شاہان تیموریہ

(جنھوں نے ہندوستان سے باہر سلطنت کی)

جلال الدین میران شاہ



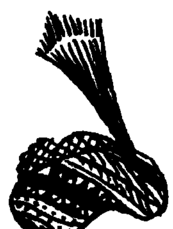
ابوالمظفر سلطان محمد مرزا



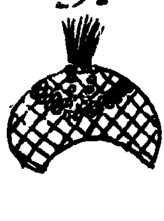
کمال الدین ابو سعید مرزا



ابوالنصر عمر شیخ



امیر تیمور



تاج شاہان ہندوستان



؎۱ چونکہ امیر تیمور نے ہندوستان سنہ ۸۰۰ھ میں فتح کیا تھا لہذا یہاں ہی تیمور کا نام درج کیا گیا

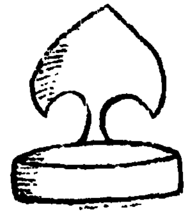


محی الدین اورنگ زیب عالمگیر
محمد معظم الملقب شاہ عالم
معز الدین جہاندار شاہ
عز الدین عالمگیر ثانی
جلال الدین عالی گوہر شاہ عالم
معین الدین اکبر ثانی
سراج الدین ابو ظفر بہادر شاہ ثانی
جلال الدین محمد فرخ سیر
شمس الدین ابو البرکات
رفیع الدولہ
ابو الفتح ناصر الدین شاہ
مجاہد الدین احمد شاہ
مرزا محمد جوان بخت ابن شاہ عالم
بیدار شاہ
احمد شاہ درانی کابل

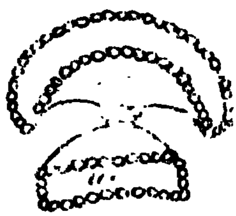
تاج راجگان ہندوستان

(جو خود مختارانہ حکمران تھے)

کرشن یعنی کنہیا



رادھا زوجہ کرشن

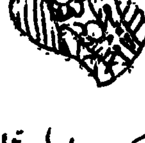


راجہ پریچھت



تاج متفرق متعلقہ ہندوستان

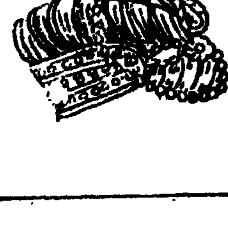
ابوالحسن عرف تاناشاہ والی گولکنڈہ



ابوالحسن عرف تاناشاہ والی گولکنڈہ



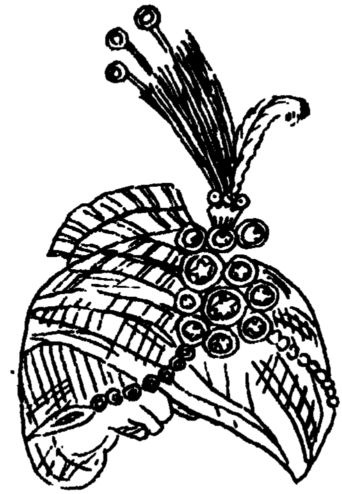
سکندر عادل شاہ والی بیجاپور



شاہ تھیبا والی برہما



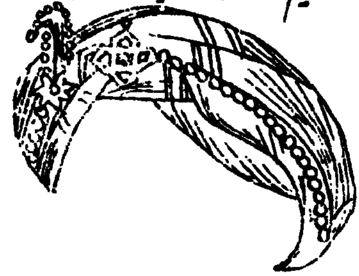
حیدر علیخان عرف حیدر شاہ والی میسور



ایضاً



کریم شاہ برادر ٹیپو سلطان والی میسور



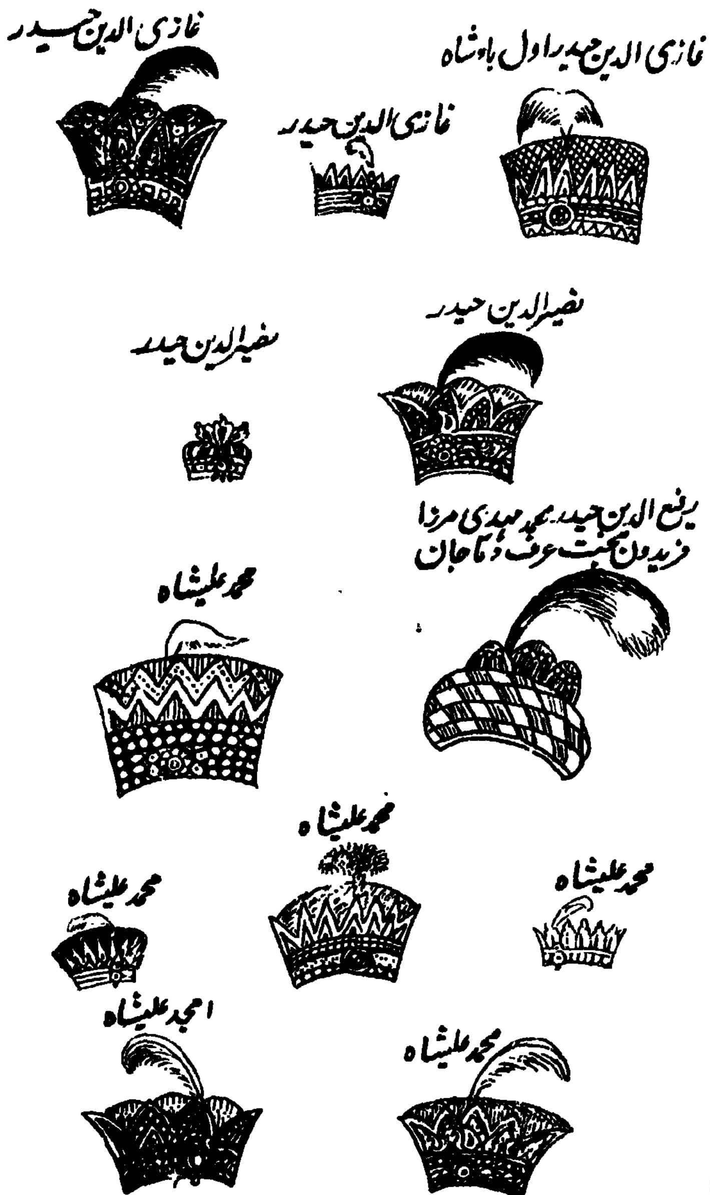
محمد سلطان عرف شاہزادہ غلام محمد خلف ٹیپو سلطان والی میسور



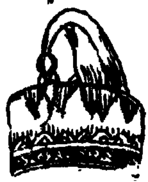
شاہزادہ محمد فیروز شاہ خلف اکبر شاہزادہ غلام محمد
ٹیپو سلطان
والی میسور



تاج شاہان اودھ



نواب وزیر مرزا خلف شہزادہ مرزا کیوان جاہ   واجد علیشاہ آخر بادشاہ اودھ





شہزادہ سلیمان قدر مرزا محمد حسن علی خلف امجد علیشاہ

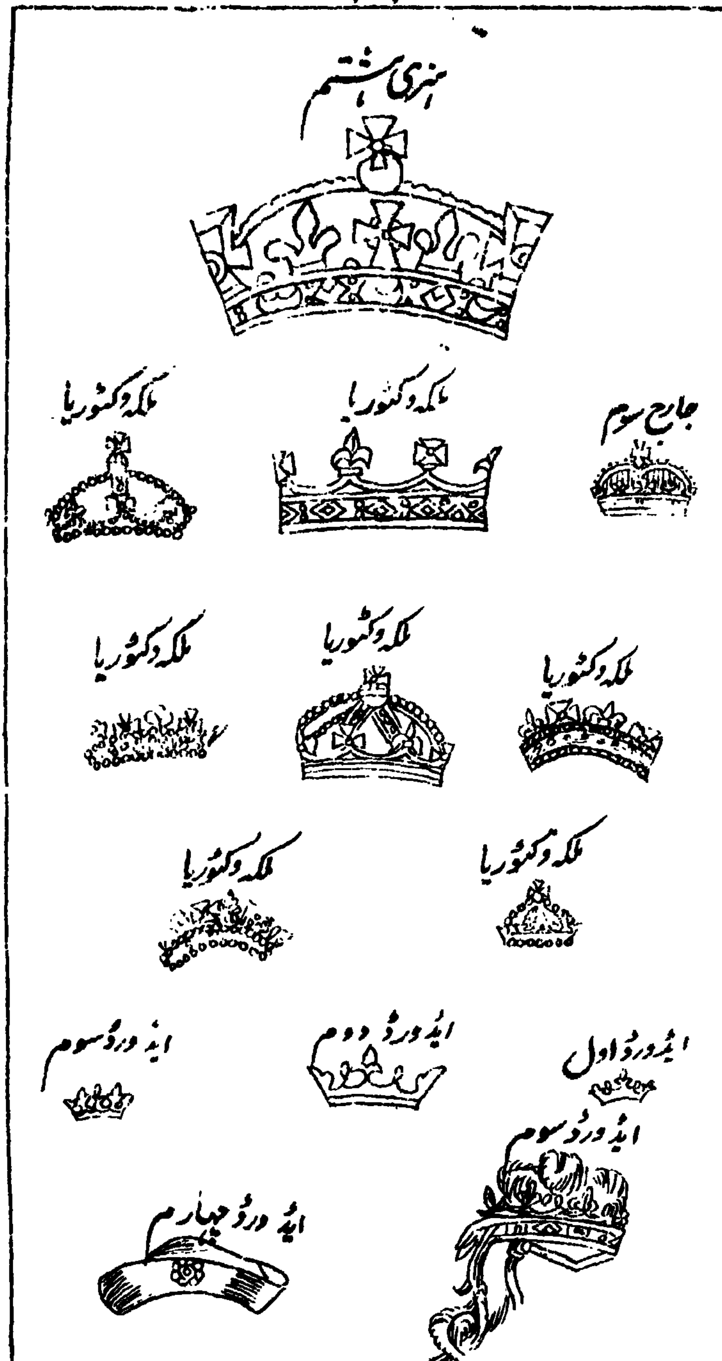


یہ شاہزادہ صاحب لکھنؤ مین تشریف رکھتے ہین ؛

تاج شاہان یورپ

(انگلستان





ہنری ہشتم
جارج سوم
ملکہ وکٹوریا
ملکہ وکٹوریا
ملکہ وکٹوریا
ملکہ وکٹوریا
ملکہ وکٹوریا
ملکہ وکٹوریا
ملکہ وکٹوریا
ایڈورڈ اول
ایڈورڈ دوم
ایڈورڈ سوم
ایڈورڈ سوم
ایڈورڈ چہارم

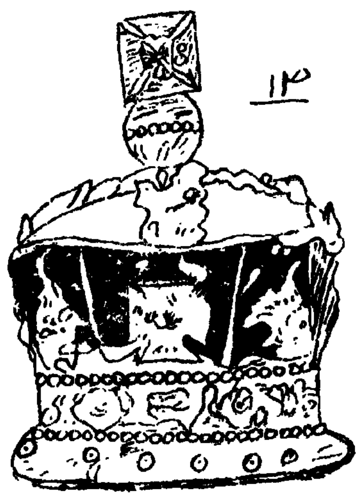
ایڈورڈ ششم ایڈورڈ ششم ایڈورڈ ششم



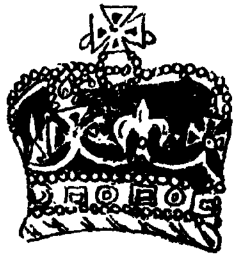
اعلیحضرت ایڈورڈ ہفتم دام ملکہ قیمتی ایک لاکھ پونڈ یا پندرہ لاکھ روپیہ

(اسکا ذکر اوپر درج ہوچکا ہے)

۱۳

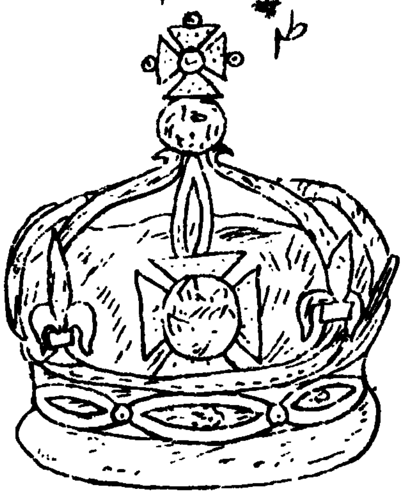


اعلیحضرت ملک معظم ایڈورڈ ہفتم

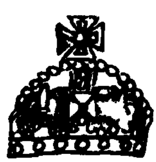


ملکہ معظمہ الگزنڈرا

(اس تاج کا ذکر اوپر مرقوم ہو چکا ہے)



ملکہ معظمہ الگزنڈرا



ڈچز آف یارک

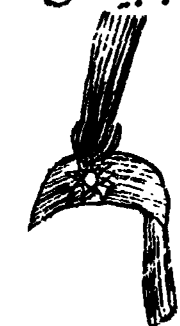


پرنس آف ویلز



تاج مختلف سلاطین یورپ

عبدالمجید خان سلطان ٹرکی



ملکہ لوریا ملک پروشیا
ولادت ۱۷۷۶ء وفات ۱۹ دسمبر ۱۸۱۰ء



ملکہ اسابیلیا دوم ملک اسپین



لوئی ہفتم ملک اسپین



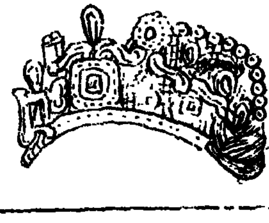
مونٹیزوما دوم بادشاہ میکسیکو
۱۵۲۰ء (اسکے وقت میں اسپانیوں نے
میکسیکو فتح کیا تھا)



ٹیٹکروما (قدیم میکسیکو)



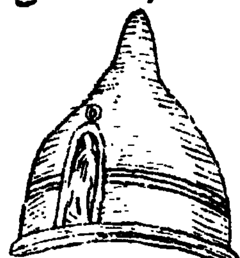
جوسفین۔ بیگم نپولین بوناپارٹ
شاہ فرانس



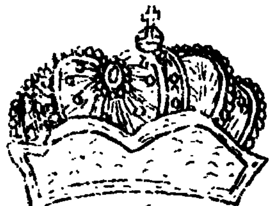
ملکہ میریا ملک فرانس



یاروسلاو بادشاہ روس

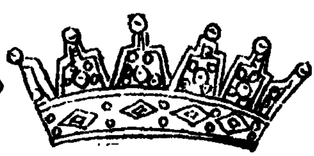


ولڈامیر شاہ روس



ڈیمیٹیروس ڈوسکی بادشاہ روس

الگزنڈر نیوسکی شاہ روس





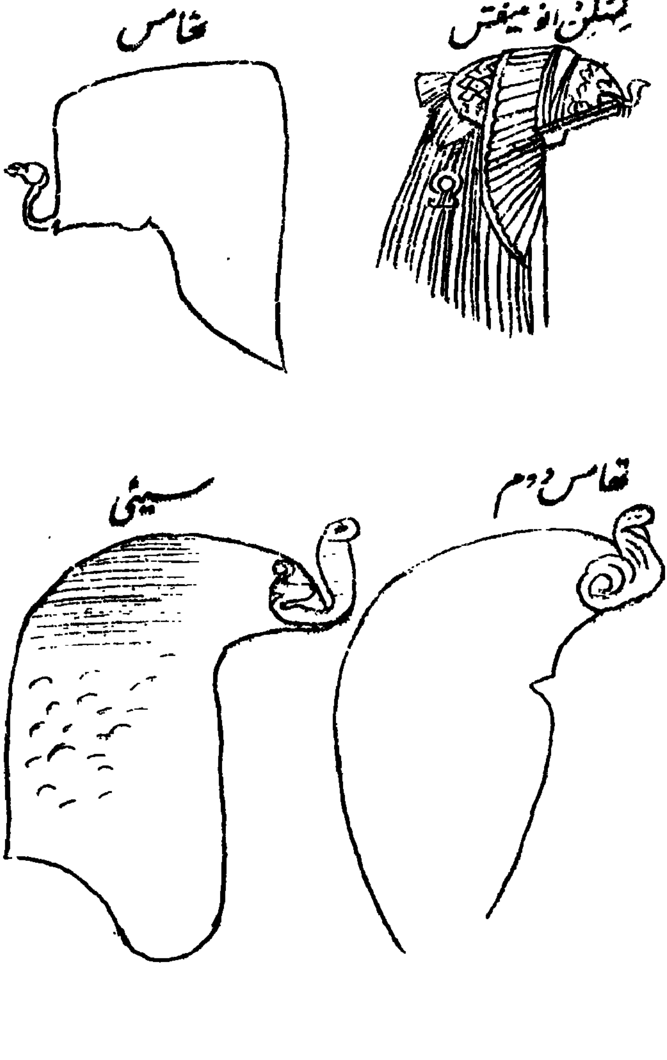
نکولس دوم حال شہنشاہ روس

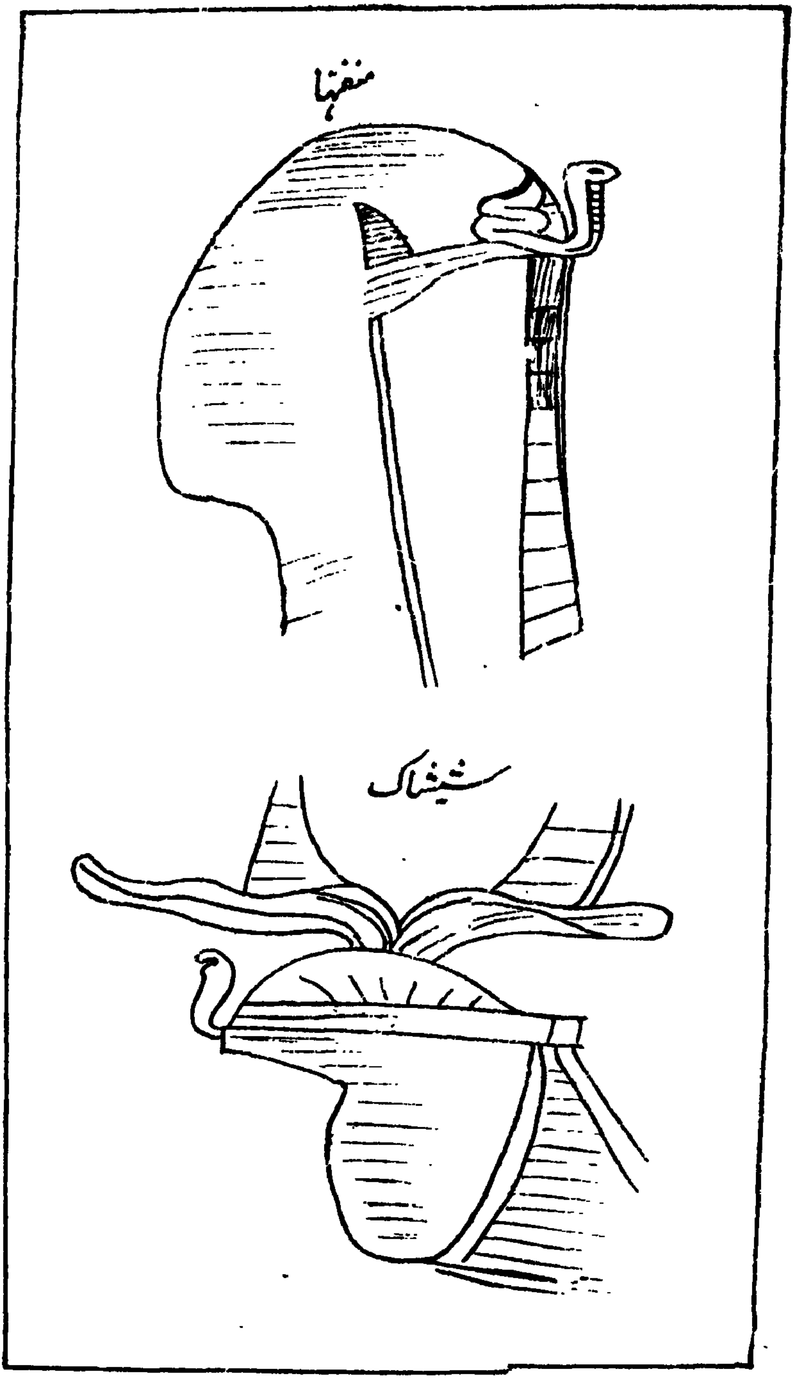


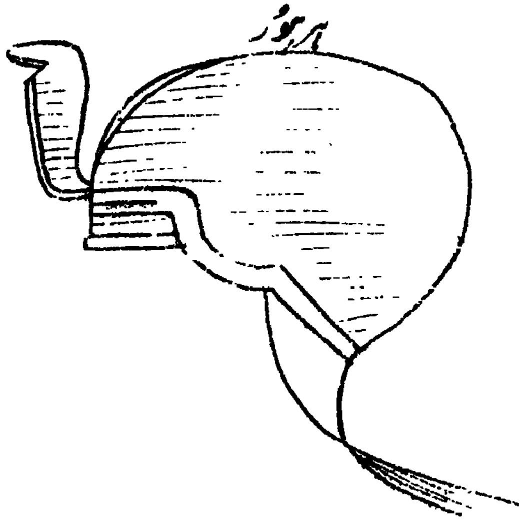
حال شہنشاہ بیگم روس

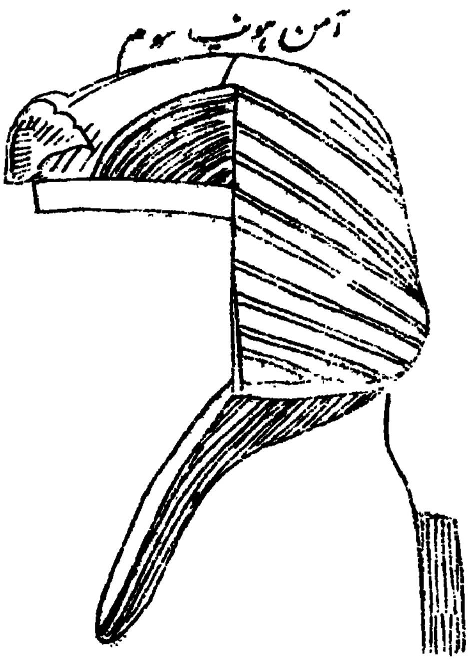


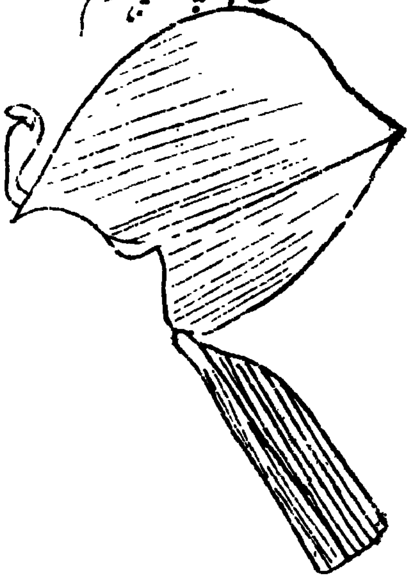
تاج سلاطین زمانۂ قدیم ملک مصر

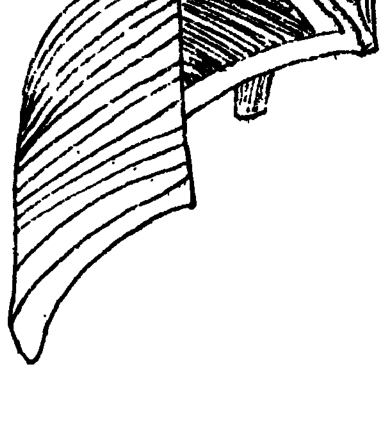



منقها
ستیشاک

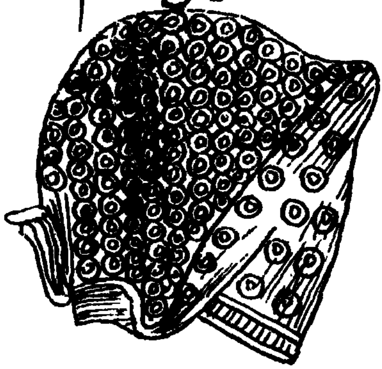

آرهور


آمن هوتپ سوم

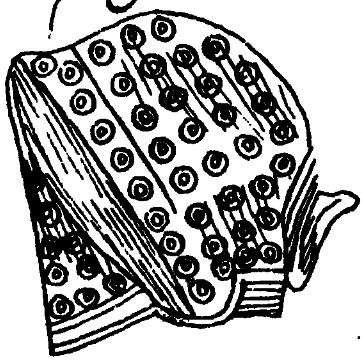

آمن سونپ چہارم


کھاٹمس سوم

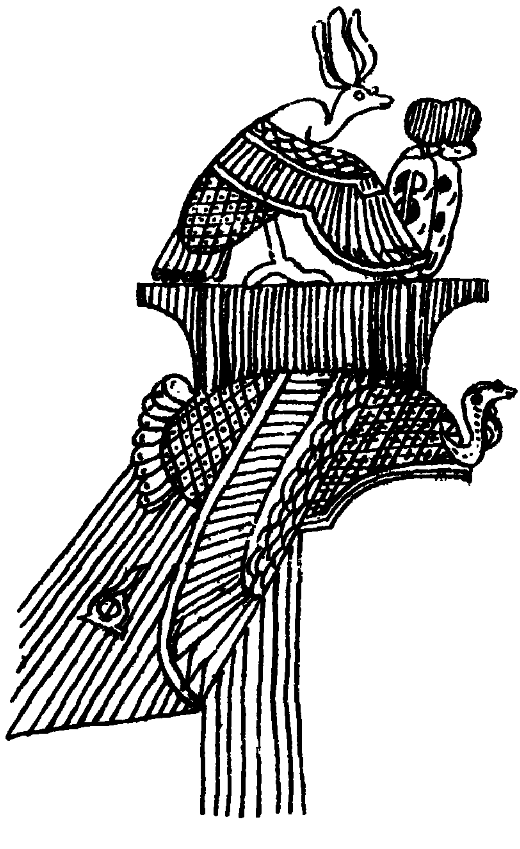
رئیس اعظم



رئیس دوم

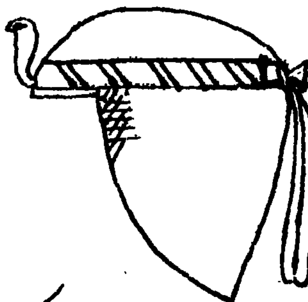


نیفرٹاری اہمس

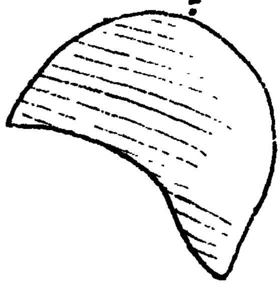


(خاندان اتھوپیا)

نیسکو



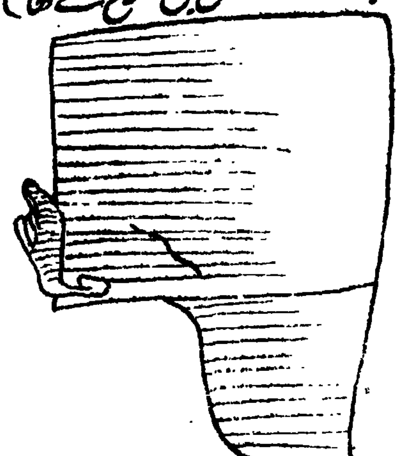
پاسمانک



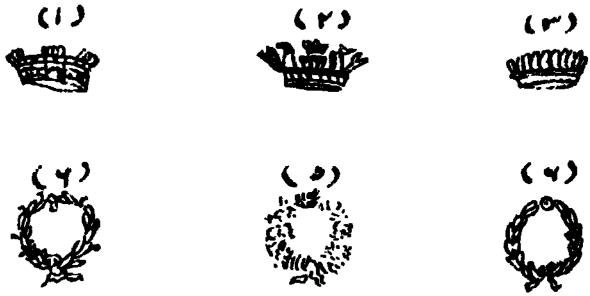
ہترک



شبک (۷۲۵ سال قبل مسیح کے تھا)



رومن تاج



رومن تاج

یہ تاج ایک اعزاز تہا جو اعزازاً دیا جاتا تھا - اسکی چھہ قسمین مشہور و معروف ہین

(۱) سیوک - یہ اوس بہادر کو دیا جاتا تھا جسنے کہ ایک رومی باشندہ کی جان جنگ مین بچائی ہو -

(۲) میورل - اوس شخص کو دیا جاتا تھا جو سب سے پہلے حصار شہر پر جنگ مین محصور کرتا تھا -

(۳) نیوَل - بحری خدمات کے معاوضہ مین دیا جاتا تھا -

(۴) اُوب سِڈ - ڈیمی - آنل - اوس کو دیا جاتا تھا جو محصور فوج کو رہائی دیتا تھا -

(۵) ٹرمفل - اوس جنرل کو دیا جاتا تھا جو کوئی لڑائی فتح کرتا تھا -

(۶) ویلر - اوس کو دیا جاتا تھا جو کہ سب سے پہلے دشمن کے لشکر گاہ مین گھستا تھا -

مختلف تاج

بخت نصر



۱ حضرت ارمیا پیغمبر ایک شہر مین آئے دیکھا کہ ایک مریض لڑکا ایک کاروانسرائے مین ایک مزبلہ مین پڑا ہوا ہے اور اوسکی مان روٹی کے ٹکڑے توڑکر سوری کا دودہ اون ٹکڑون پر دوہتی ہے اور اون ٹکڑون کو اوس دودہ مین ملکر اوس کو کھلاتی ہے حضرت ارمیا اوس کے پاس گئے اور اوس لڑکے سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے اوس نے کہا کہ میرا نام بخت نصر ہے حضرت نے اوس کو پہچانا اور اپنے دلمین کہا کہ یہ وہی لڑکا ہے جسکی تلاش مین آیا ہون ـ جسوقت بنی اسرائیل نے خدا تعالے کی نافرمانی کی اور کثرت سے گناہ کرنے لگے تو خدا نے حضرت ارمیا کو فرمایا کہ بنی اسرائیل نے میرے دین کو متغیر کردیا ـ اور بدلدیا اور میری نعمتونکی ناشکری کی ہے اب مین اونپر ایسے شخص کو غالب کرونگا کہ وہ میرے سب بندونسے بدتر ہووے ـ پیدائش مین بھی اور کہانے مین بھی ـ اور وہ بنی اسرائیل کو قتل کرے اور اونکے مکانات منہدم کردے ـ ارمیا نے عرض کیا کہ خداوندا تو مجھے بتلادے کہ وہ کون شخص ہے تاکہ مین اوس سے امان چاہون ـ فرمایا کہ فلانے شہر مین فلان مقام کو روانہ ہو چنانچہ حضرت ارمیا اوس شہر و مقام مین پہونچے جیسا کہ اوپر مرقوم ہے اور اوسکا

علاج کیا وہ تندرست ہوگیا۔ پھر اوس سے پوچھا کہ تو جانتا ہے مین کون ہون۔
اوسنے کہا کہ نہین جانتا صرف اسقدر جانتا ہون کہ تو بہت نیک ہی۔ ارمیانے
فرمایا کہ مین پیغمبر ہون بنی اسرائیل کا مجھے خدا نے خبر دی ہی کہ تو بنی اسرائیل پر غالب
ہوگا اور انکو قتل کریگا۔ اوسوقت یہ سنکر ایک آہ کی۔ پھر ارمیا نے فرمایا
کہ تو مجھکو ایک کاغذ امان کا لکھدے۔ اوسنے لکھدیا۔
اس لڑکے کا دستور تھا کہ رات کو پہاڑ سے لکڑیونکا گٹھہ لاتا تھا اور شہر مین اوسکو
فروخت کرتا تھا۔ اسیطرح سے ایک مدت تک کرتا رہا اور ہر روز اوسکی ترقی ہوتی
تھی حتی کہ ایک سرگروہ ہوگیا اور بنی اسرائیل کو جو بیت المقدس مین رہتے تھے
سنہ ۵۸۸ قبل مسیح قتل کیا۔ پھر اسکو اسکے فرزند نے جو فارس کا رہنے والا تھا
قتل کیا۔
جناب امیر سے جو روایت کرتے ہین تو اوس مین بجاے ارمیا کے حضرت عزیر
کا نام ہے۔
اہل عرب بخت نصر کو بخت نصر کہتے ہین۔ اس نام کے دو بادشاہ
اشوری قوم مین جسکو انگریزی مین اسیرین کہتے ہین گذرے ہین ایک سنہ ۱۱۵۵
قبل مسیح سے سنہ ۱۱۲۴ قبل مسیح تک۔ دوسرا بخت نصر اعظم کہتے ہین اور
سنہ ۵۶۲ قبل مسیح کے فوت ہوا۔

ڈسنٹ لو ویرٹور شاہ حبش



الفرڈ الکبیر



ریکارڈو بن قلب الاسد



یوکیانگ شاہ کوریا



موتسیو ہیتو ملقب بہ میکاڈو
حال شہنشاہ جاپان

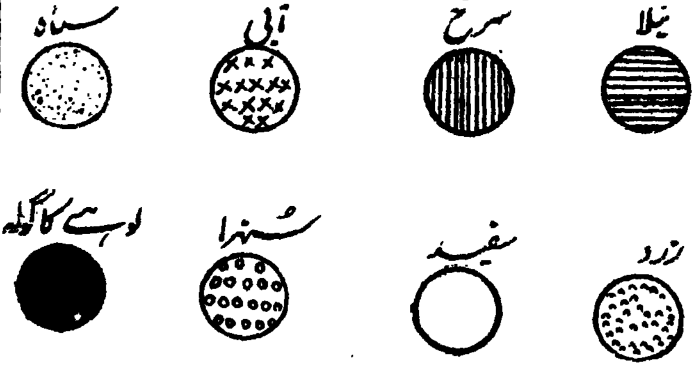


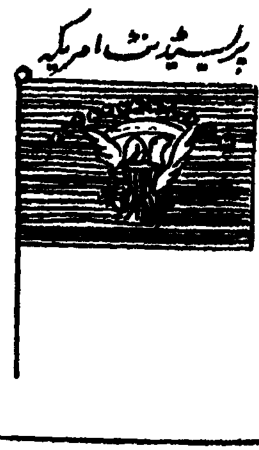
حال شہنشاہ بیگم جاپان

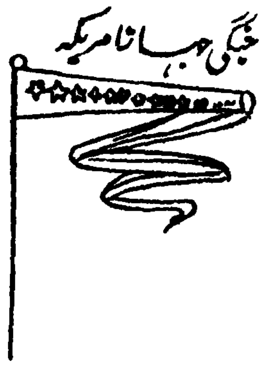


نشانات ممالک غیر

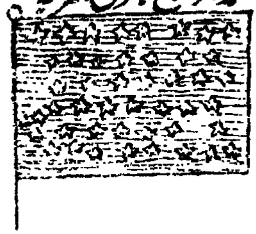
(علامت رنگ نشانات)



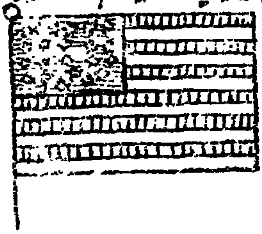




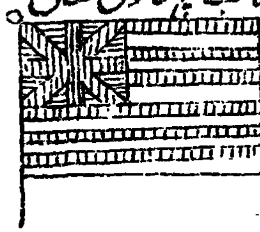
متحدہ افواج بحری امریکہ



یونین جیک دریا سے شہلے متحدہ امریکہ



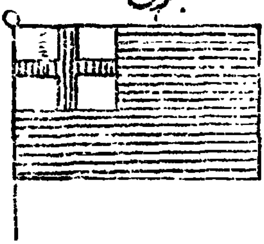
امریکہ کا سب سے پہلا قومی نشان ۱؎



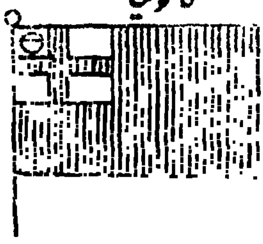
امریکہ وقت بغاوت



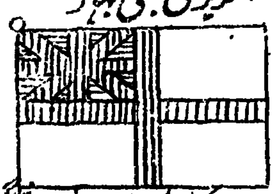
بنگال



کالونیا



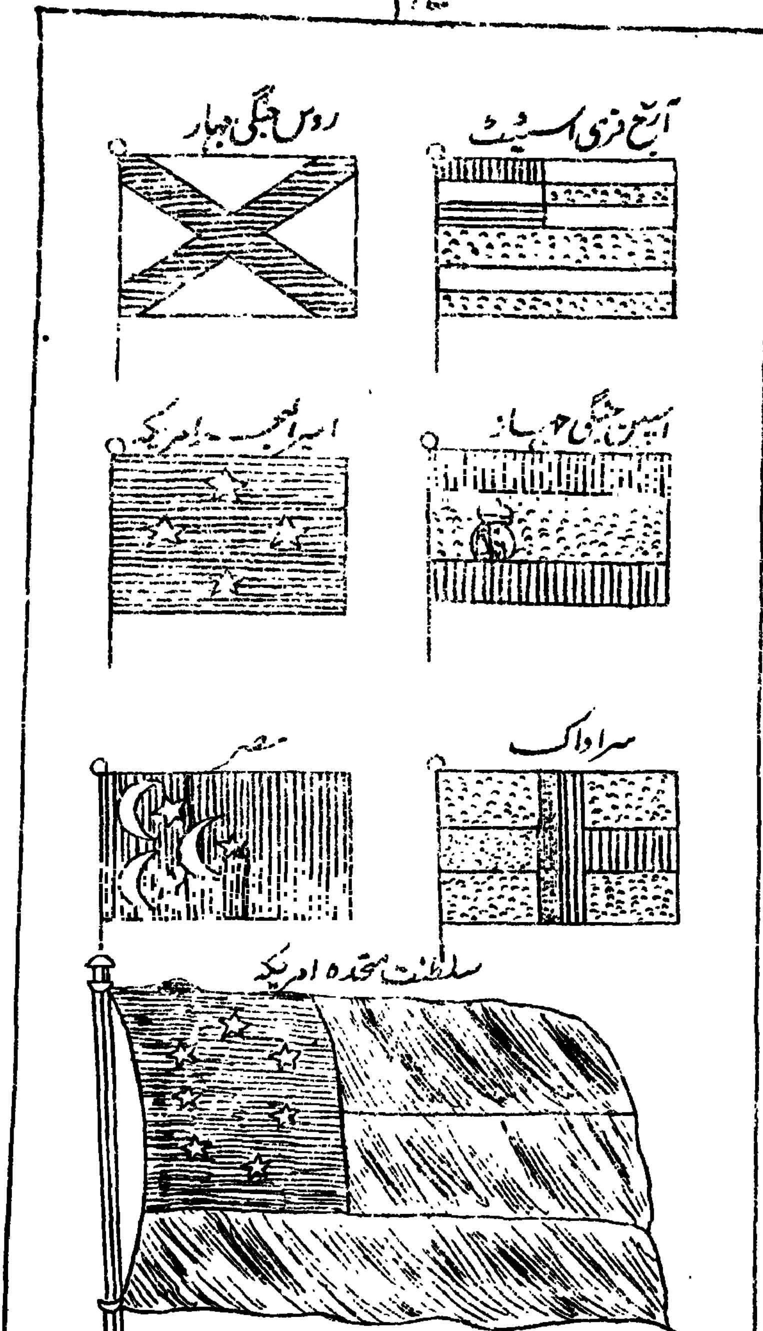
انگریزی جنگی جہاز



مراکو



۱؎ نشان امریکہ اول مرتبہ جنرل واشنگٹن نے یکم جنوری سنہ ۱۷۷۶ء کو بمقام کیمبرج اوڑایا اس سے قبل انگریزی نشان اوڑتا تھا اور ۱۴ جون سنہ ۱۷۷۷ء کو کانگریس نے


روس جنگی جہاز
آرنج فری اسٹیٹ
اسپین جنگی جہاز
مصر
سراواک
سلطنت متحدہ امریکہ

جزائر ہیٹی



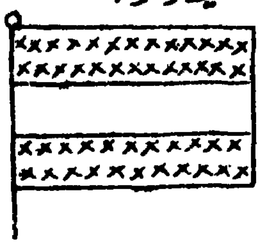
جزائر ہیویان



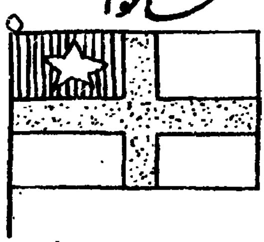
جزائر ہینڈورس



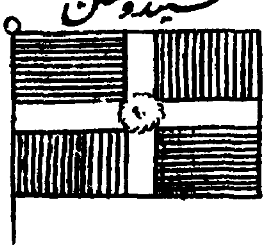
نیکاراگوآ



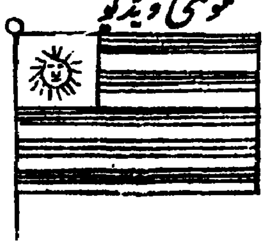
ساموا



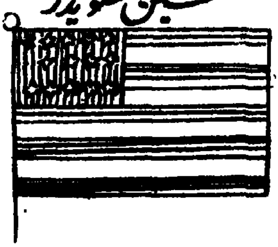
سینڈومنگن

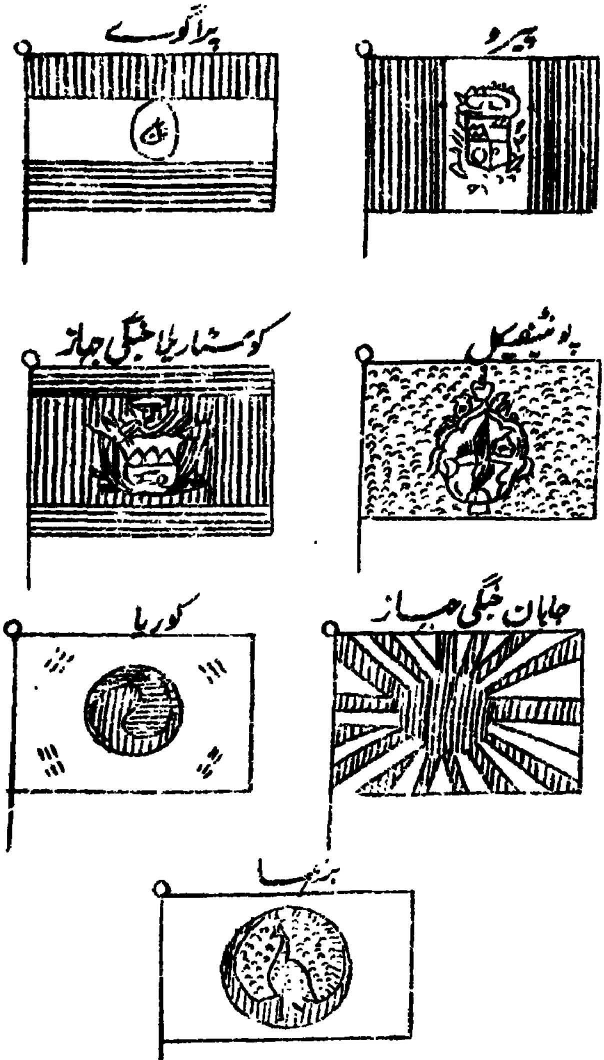


مونٹی ویڈیو



سین سلویڈر





ایرانی شاہی اسٹیمر بحری کا درفش یعنی نشان (جھنڈا)
اسکے اطراف قرمزی اور گوشون پر چار مثلث ہین ۔

ممالک غیر کے مارکے اور طغرے

سلطنت جمہوریہ کوسٹاریکا



نیکاراگوا



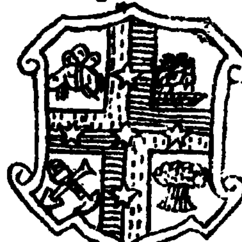
برازل



چائل



آسٹریلیا



آسٹریلیا



یونائیٹڈ اسٹیٹ آف امریکہ



کولمبیا



کیپ کالونی



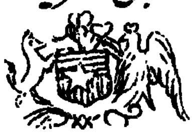
اٹالی



بویریا



چلی (امریکہ)



سیکسنی



ورٹمبرگ



سویڈن



ناروے



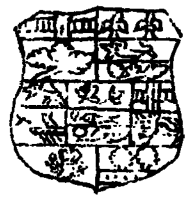
رومانیا



لکسمبرگ



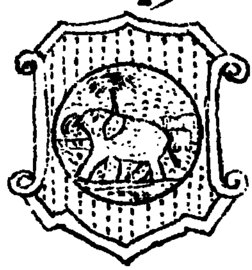
کنیڈا



کنیڈا



افریقہ



ٹوگا۔ (افریقہ)



بوسینیا



ابی سینیا



امیر حبیب اللہ خان والی کابل



چارلس شاہ فرانس



ملکہ میری شاہ اسکاٹلینڈ



ایڈورڈ سوم شاہ انگلستان



ولیعہد انگلستان



انگلستان عہد چارلس اول



جان پم ممبر پارلیمنٹ انگلستان



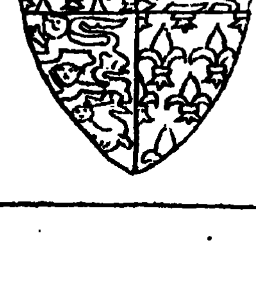
ہنری ڈیوک آف لنکاسٹر (انگلستان)



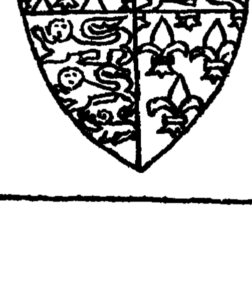
ارل آف یوسٹر (انگلستان)



جان ارل آف رچمنڈ (انگلستان)



ایڈمنڈ آف لنگلی (انگلستان)



عبدالحمید خان ثانی خاں سلطان ٹرکی

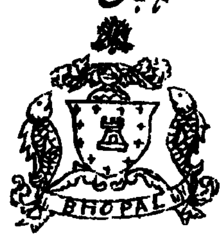


ہندوستانی ریاستوں کے مارکے

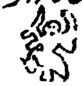
سرمور



بھوپال



جھالاوار



ٹراونکور



چنبہ



بڑودہ



الور

ٹمبرا

دھار



دتیا



جموں وکشمیر



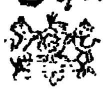
نوانگر



جیند



ودھوان



کوچین



جاورہ



نیپال



رؤسا اور مشاہیر ہندوستان کے مارکی۔ مانوگرام اور طغرے
(حیدر آباد دکن)

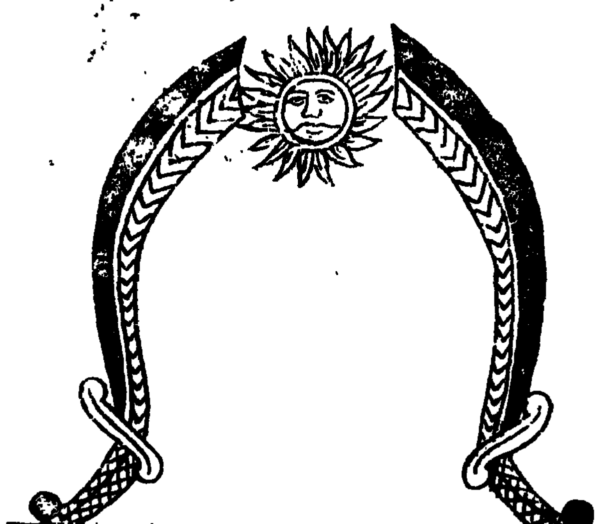
نواب سر خورشید جاہ



نواب سر خورشید جاہ



نواب بشیر الدولہ سر آسمان جاہ



نواب بشیر الدولہ سر آسمانجاہ



نواب بہرام الدولہ



نواب خانخانان



نواب ظفر جنگ



نواب ظفر جنگ



نواب اقبال یار جنگ



نواب سلطان الملک



نواب قادر الملک



نواب اقبال یار جنگ



نواب لطیف الملک



نواب لطیف الملک ـلہ



نواب شہر ور جنگ



نواب شہر ور جنگ



ـلہ چونکہ نواب لطیف الملک مہتمم شکار خانہ تھی اسلئے تصویر مندرجہ بالا کرام چیتا کی تھی ۔

راجہ مرلی منوہر آصفجاہ



مہاراجہ کشن پرشاد مدارالمہام



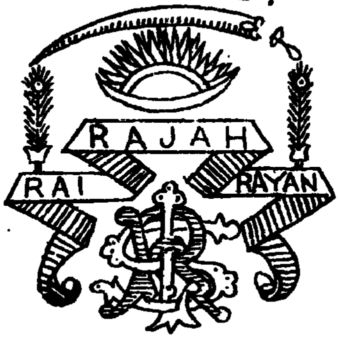
راے تیجراے



راجہ گوبند پرشاد



راجہ لچھمن راؤ راے رایان



(متفرق)

نواب یسین محمد خان رئیس بھوپال

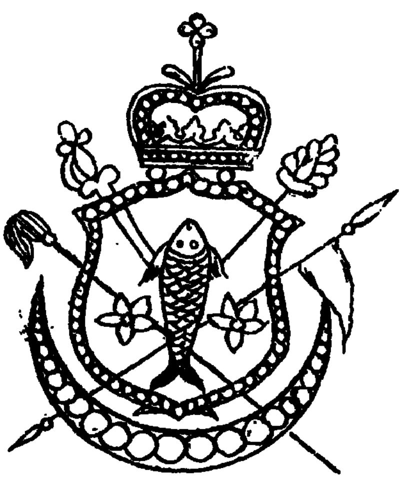


نواب بہادر رئیس باندہ مقیم اندور



نواب یسین محمد خان رئیس بھوپال

(یہ مارک ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۳ء سے ہے)



آنریبل حاجی نواب فتح علیخان بہادر قزلباش سی آئی ای
رئیس اعظم لاہور و تعلقدار نواب گنج علی آباد واقع ملک اودھ



سید غلام حیدر خان پنشنر سب جج مسل جائس ضلع رائے بریلی
ملک اودھ

مارکے اور طغرے متعلقہ ہندوستان

محمدن کالج علیگڈھ



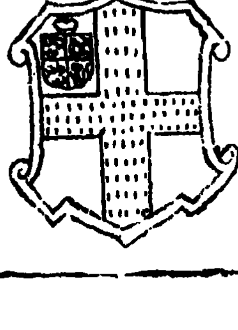
میر عثمان علیخان والیٔ ریاست حیدرآباد دکن



نواب میر محبوب علیخان بہادر نظام حیدرآباد دکن



ہندوستان عہد ایسٹ انڈیا کمپنی



متفرق نشانات و مانوگرام

(انگلستان کے شاہی نشان)

(۱)



(۲)



(۳)



(۱) نشان ہزرائل ہائینس ڈیوک آف کلارنس ۔ ہزرائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ ۔ ہزرائل ہائینس پرنس البرٹ ۔ ہزرائل ہائینس البرٹ ایڈورڈ پرنس آف ویلز ۔ ہزرائل ہائینس ڈچز آف یارک ۔ ہزرائل ہائینس ڈیوک آف کیمبرج ۔ ہزرائل ہائینس ڈیوک آف فائف ہزرائل ہائینس ڈچز آف فائف ۔

(۲) مانوگرام ۔ ہزرائل ہائینس البرٹ ایڈورڈ پرنس آف ویلز ۔ ہزرائل ہائینس پرنس البرٹ وکٹر آف ویلس ۔ ہزرائل ہائینس پرنس جارج آف ویلس ۔ ہزرائل ہائینس پرنسس لوئس ہزرائل ہائینس پرنس لیوپولڈ ۔ ہزرائل ہائینس پرنس الفرڈ ۔ ہزرائل ہائینس پرنسس رائل ہزرائل ہائینس پرنسس بیٹریس ۔ ہزرائل ہائینس پرنسس آلائس ۔ ہزرائل ہائینس پرنس آرتھر ۔ ہزرائل پرنسس ہلینا ۔

(۳) شاہی مانوگرام ہر مجسٹی کوین وکٹوریا ۔ ہزرائل ہائینس پرنسس الگزنڈرا آف ویلس ہزرائل ہائینس پرنس لوئس آف ہیس ۔ ہزرائل ہائینس پرنسس میری آف کیمبرج ہزرائل ہائینس ڈیوک آف کیمبرج ۔ ہزرائل ہائینس ولیعہد پرشیا ۔ ہزرائل ہائینس ڈچز آف کیمبرج ۔ ہزرائل ہائینس ڈیوک آف کمبرلینڈ ۔ ہزرائل ہائینس شہزادہ ماڈ آف ویلس ۔ ہزرائل ہائینس شہزادی وکٹوریا آف ویلس ۔

ہزرائل ہائینس شہزادی لوئس آف ویلس ۔

(۳) شاہی مانوگرام - ہر مجسٹی کوئن وکٹوریا - ہر رائل ہائینس پرنسس الگزینڈرا
آف ویلس - ہز رائل ہائینس پرنس لوئس آف ہیس - ہر رائل ہائینس پرنسس بیٹری
آف کیمبرج - ہز رائل ہائینس ... - ہر رائل ہائینس ڈچز آف کیمبرج
ہز رائل ہائینس ڈیوک کیمبرج - ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کمبرلینڈ - ہر رائل ہائی
نس شہزادی لوئیس آف ویلس - ہر رائل ہائینس شہزادی ماؤڈ آف ویلس - ہر رائل
ہائینس شہزادی وکٹوریا آف ویلس -

(ڈیوکوں اور امراے انگلستان کے نشانات)

(۱)



(۲)



(۳)



(۱ - ۲ - ۳) مارکوئس آف ویسٹ منسٹر (بعد کو خطاب ڈیوک کا ملا)
لارڈ ... - لارڈ ... - ارل ... - ڈیوک ... بکنگھم
لارڈ ... - ارل آف ڈربی - مارکوئس آف سالسبری -

(لندن کے کالج اور اسکولوں کے نشانات)

(۱)



(۲)



(۳)



(۱-۲-۳) ایٹن کالج - سائن کالج - بج لیس وک - گرادر اسکول - بیڈ فورڈ کونٹی اسکول - لنڈ سٹریانی گرامر اسکول - ہیروگیٹ کالج - برمنگھم گرامر اسکول - سینٹ انڈریا کالج - براڈ فیلڈ

(آکسفورڈ کالجوں کے نشانات)

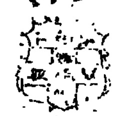
(۱)



(۲)



(۳)



(۱-۲-۳) ویڈھم - اوریل - میگڈالن - کیوان - نیو کالج - آل سولس - ابازییر - سینٹ ایڈمنڈ - ورسیسر - کورپس - پمبروک سینٹ جان - سینٹ البن - جیسس - سینٹ میری - ٹرنٹی کالج یونیورسٹی - بیلیول - کرائسٹ چرچ - لنکلن - براسی نوس - مرٹن - کارپس کرسٹی -

(کیمبرج کالجوں کے نشانات)

(۱)



(۲)



(۳)



(۱-۲-۳) کوئنس کالج - اائول کالج - سینٹ کیتھرن کالج - سڈنی سوکس کالج
کرسٹ کالج - گانول کالج - کائیس کالج - کارپس کالج - سینٹ پیٹر کالج -
ٹرنٹی ہال - مگڈالن کالج - کلی آر کالج - کنگس کالج - جیزز کالج -
پیم بروک کالج - سینٹ جان کالج - ڈاوننگ کالج - ٹرنٹی کالج -

(انگلستان کی سوسائٹیوں کے نشانات

(۱)

(۲)





(۱-۲-) فارسٹرون کے قدیمی نشانات - آڈ فیلوز - انڈی پینڈنٹ
آرڈر آف ریچابائٹ - آرڈر آف ڈرویڈس - فری میسن - رائل آنیسنٹ
آرڈر آف بفیلوز - گرانڈ آرڈر آف دی سنس آف فینکس اینڈلائل آرڈر
انیسینٹ شیپرڈ -

(بو ر جھنڈوں کا نشان)

(۱) (۲)





(۱ - ۲) ریاستی فوج - جنوبی افریقہ کی جمہوری سلطنت - آرینج فری اسٹیٹ انفنٹری والنٹیرس - جنوبی افریقہ کی جمہوری سلطنت پریٹوریا والنٹیر کیولری کارپس ائمینڈ رائفلس کروگرس آرمرڈ بریگیڈ و ڈیپی پولیس سلطنت جمہوری جنوبی افریقہ

(جنوبی افریقہ کے نشانات)

(۱) (۲) (۳)







(۱ - ۲ - ۳) پرنس البرٹ گارڈ - پورٹ ایلزبتھ نٹال مونٹیڈ پولیس - کیپ ٹاؤن ہائی لینڈرز سٹی امپیریل والنٹیرس - بیکنس ہارس کیپ مونٹیڈ پولیس کوئینس ٹاؤن والنٹیر رائفلس کیپ کالونی ڈیوک آف ایڈنبرگس اون والنٹیر رائفلس کیپ ٹاؤن - برٹش ساؤتھ افریقن پولیس - نٹال رائل رائفل - پیٹر مارٹزبرگ بورڈر مونٹیڈ رائفلس ساؤتھ افریقہ - ساؤتھ افریقن لائٹ ہارس - ویسٹرن رائفلس ویسٹرن کیپ کالونی - نٹال رائل رائفلس و مونٹیڈ انفنٹری -

(کئی ذاتی رجمنٹ کے نشان جو جنوبی افریقہ میں ہیں)

(١) (٢) (٣)





(١-٢-٣) گورنر جنرل فٹ گارڈ - فرسٹ پرنس آف ویلس -
نیوسبلیرس سنٹرل - سکنڈ کوئینس اون رائفلس آف کناڈا - تھرڈ وکٹوریا
رائفلس آف کناڈا - ۵ - رائل اسکاٹس آف کناڈا - ۸ رائل رائفلس
۱۳ رائل کناڈین ملیشیا ہملٹن - ۵ - ۱ - ارگائل لائٹ انفنٹری
(اسٹریلیا کی رجمنٹوں کے نشانات)

(١) (٢) (٣)





(١-٢-٣) کوئینس لینڈ یونائیٹڈ انفنٹری - ملیٹری فورس - نیوساؤتھ ویلس
برسبان گیریزن باٹری - کوئینس لینڈ - نیوزیلینڈ والنٹیرس اول کوئینس
لینڈرس مارش رجمنٹ وکٹورین گریزن انفنٹری - دوم رجمنٹ کوئینس لینڈ
سوم رجمنٹ ناؤتھ ویل کوئینس لینڈ - وکٹورین ہارس وفیلڈ آرٹلیری وکٹوریا
دوم بٹالین انفنٹری بریگیڈ وکٹوریا مونٹیڈ رائفلس وکٹوریا فورٹ فیری گیریزن
آرٹلیری وکٹوریا وکوئینس لینڈ پرمانٹ آرٹلیری

(رجمنٹوں کے نشانات)

(۱)



(۲)



(۳)



نمبر (۱-۲-۳) کی طرح انگلستان کی طرح فوج مین مختلف نشانات ہین
چنانچہ نمبر ۱- نارتھ ہمپٹن شائر رجمنٹ کا ہے۔ اسیطرح سے اور نشانات ہین۔

(ہندوستانی رجمنٹوں کے نشانات)

(۱)



(۲)



(۳)



نمبر (۱-۲-۳) کی طرح ہندوستانی رجمنٹوں کے مختلف نشانات ہین چنانچہ نمبر
پٹھان لانسرز متعینہ سرحد کا نشان ہے

(شاہی جہازات کے نشانات)

(۱) (۲) (۳)

نمبر (۱-۲-۳) کی طرح شاہی جنگی و سیاحی جہازات کے مختلف نشانات
ہیں نمبر ۱ یونین جہاز کا نشان ہے۔

(انگلستان کے طلبہ کے نشانات)

(۱) (۲) (۳)

نمبر (۱-۲-۳) کی طرح مختلف کلبوں کے نشانات مقرر ہیں نمبر ۱ یونائیٹڈ
یونیورسٹی کلب - نمبر ۲ سینٹ اسٹیفن کلب اور نمبر ۳ یونین کلب کا نشان ہے -

(مختلف شہروں اور قصبوں کے نشانات)

(۱) (۲) (۳)

نمبر (۱ - ۲ - ۳) کی طرح انگلستان کے مختلف شہروں میں نشانات مقرر ہیں - سرکاری کاغذوں اور لفافوں پر جب یہ نشانات بنے ہوتے ہیں تو ان کو دیکھ کر سمجھ لیا جاتا ہے کہ یہ خط فلاں جگہ کا ہے -

(ممالک بیرونی کے نشانات)

(۱) (۲) (۳)



نمبر (۱ - ۲ - ۳) کی طرح اسٹریا وہنگری - بلجیم - فرانس - جرمنی - ہالینڈ - اٹلی - ناروے - روس - اسپین میں نشانات مقرر ہیں چنانچہ نمبر ۱ برلن - ۲ - برسلس اور ۳ پیرس کا ہے -

(قومی نشانات)

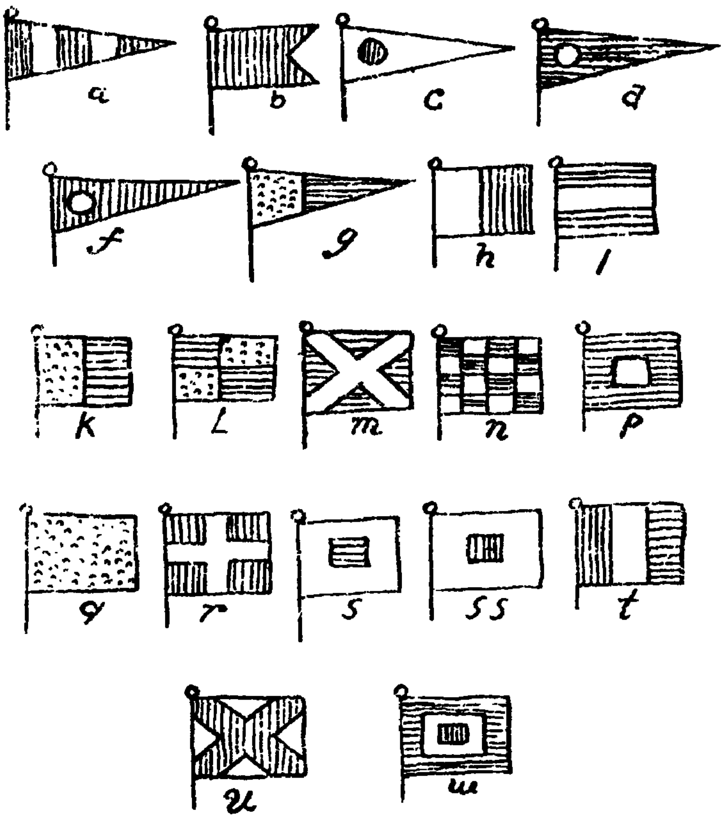
(۱) (۲) (۳)



(۱-۲-۳) نشانات سولڈیا - برٹش کولمبیا - لنکا - ہنڈوارس -
سسلی صغیر و کبیر - جنوبی اسٹریلیا - سنگاپائی - مانٹی نیگرو - سناکو -
اولڈنبرگ - موڈینا - پلرما - آرینج فری اسٹیٹ - کوریا - رومیلیا - انڈر
برٹش گوائینا - ہنگری - سالواڈر -

علامات گفتگو بین الاقوام

جو کہ جہاز ایکدوسرے سے گفتگو کرنے میں استعمال کرتے ہیں سمندر میں یا ان
یا بندرگاہوں کے کنارہ پر



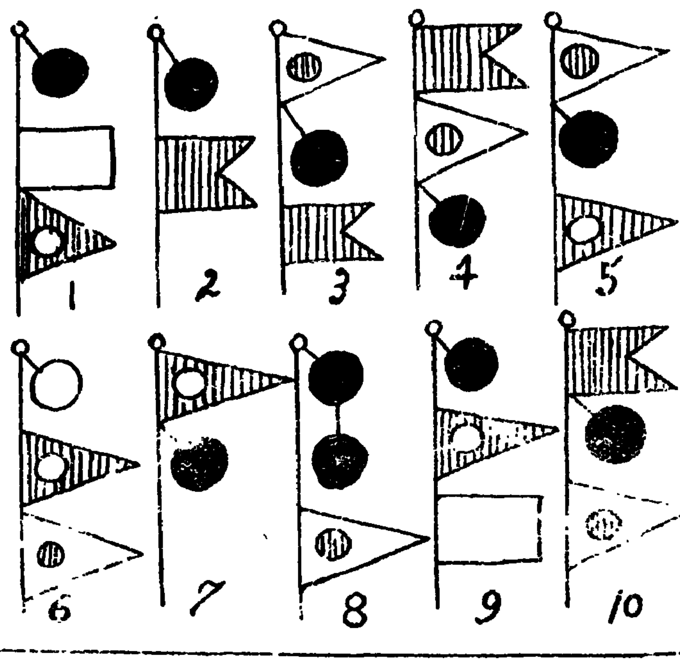
شرح علامات

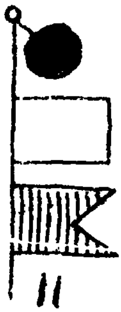
A جب اسکو ہلاتے ہیں تو کوئی سگنل ہوتا ہے یعنی کوئی پیغام بھیجا ہوتا ہے،
جب اسکو مقابل والا ہلاتا ہے تو تعمیل ہو جانے کی علامت ہے۔

B - C - C کی حرکت دینے سے ہاں کے معنی ہوتے ہیں یعنی ہیں -

D-D - کے معنی نہیں -

Q-Q کے ہلانے سے قرنطینہ کرنا مراد ہوتا ہے - جب یہ علامات مذکورہ بوجہ دوری پڑھی نہیں جا سکتیں تو نشانات ذیل میں گولہ لٹکا کر فاصلہ سے گفتگو کرتے ہیں -



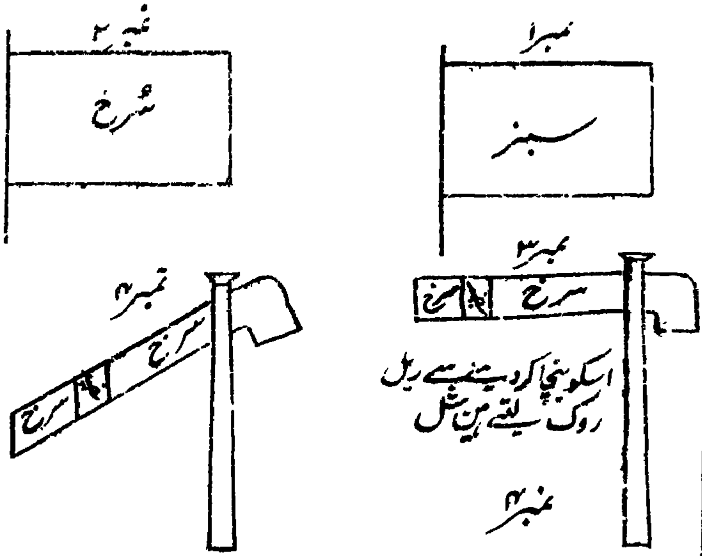


11

1	حرف	C	یعنی ہاں
2	"	B	نام جہاز یا کشتی کا دریافت کیا جاتا ہے
3	"	J	
4	"	K	ہم کو بذریعہ تار کے اطلاع دو ۔
5	"	L	بلٹ یعنی جہاز کی بڑی رسی طلب کرتے ہیں ۔
6	"	D	نہیں (نو)
7	"		علامت خاص یہ کہ مراد یہ ہے کہ غذا درکار ہے ۔
8	.	G	تمہارے جھنڈے سے ہم نہیں پہچان سکتے اور دوری کی علامات سے بات کرو
9			خاص علامت ہے ۔ ہمکو مدد دو ۔
10	..	K	روانگی کے لئے دریافت کیا جاتا ہے ۔
11	"	F	دوبارہ سگنل دو یا جہاز سے جھنڈا ہلاؤ ۔

ریلوے علامات

علامات رنگ نشانات اوپر درج ہین مگر یہان بوجہ زیادہ وضاحت ہونے کے عبارت اکہدیاگیاہے۔

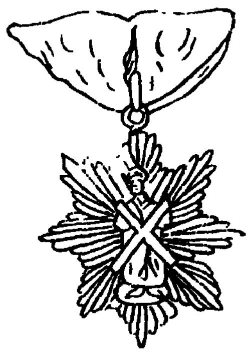


شرح علامات ریلوے

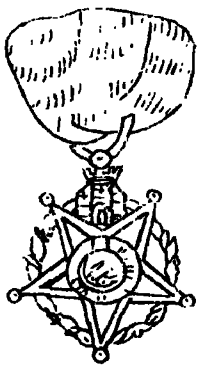
نمبر۱۔ اس رنگ کی جہنڈی دکہلانے سے یہ مراد ہے کہ ریل برابر چلی جاوے
نمبر۲۔ اس رنگ کی جہنڈی سے یہ مقصود ہے کہ ریل روک لیجاوے
یہ دونون علامتین صرف دن کے لئے کارآمد ہین رات کو بجاے جہنڈیون کے اسی رنگ کے شیشون کی لالٹین سے کام لیا جاتاہے
نمبر۳۔ اس سے اسٹیشن پر ریل روکنے کا کام لیا جاتاہے اسکو سگنل کہتے ہین۔ اور عوام سکنڈر بولتے ہین۔ اگر ریل چلنے مین کوئی سانحہ پیش آوے تو کہڑکی سے باہر ہاتھ مین رومال وغیرہ کوئی کپڑا ہلاؤ تو گارڈ آجاویگا۔

اعزازی تمغے

تھسل گریٹ برٹن
آو اسکاٹلینڈ



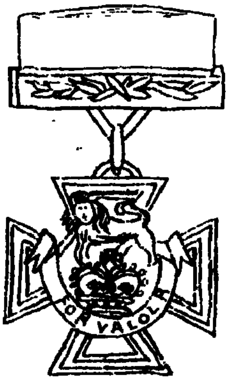
ٹاور اینڈ سوارڈ پرتگال
(مینار اور تلوار)



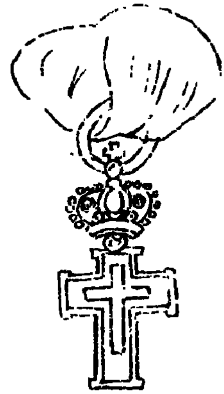
ن سی ایش - اٹلی



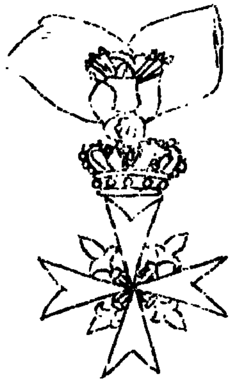
وکٹوریا کراس گریٹ برٹن



کرائسٹ پونٹیفیکل اسٹیٹ



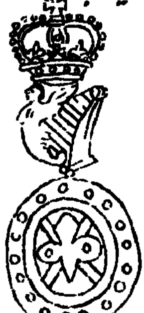
سینٹ جان یروشلم



ل آف آنر (اعزازی تمغہ یونائیٹڈ اسٹیٹ امریکہ) تمغۂ جنگ



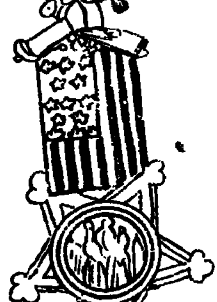
سینٹ پیٹرک گریٹ برٹن و آئرلینڈ



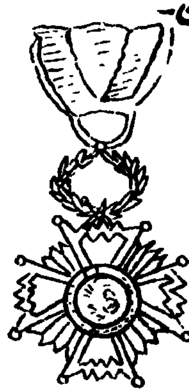
جارج گارٹر (یہ تمغہ بادشاہوں کو ملتا ہے) گریٹ برٹن۔



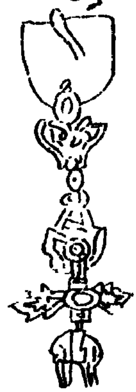
گرانڈ آرمی آف ریپبلک امریکہ۔



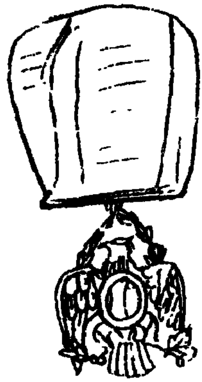
امریکن آرڈر آف
ازابیلا - دی کیتھالک
اسپین -



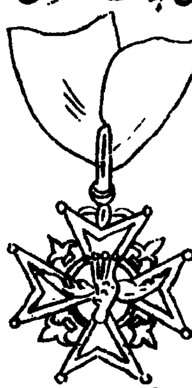
گولڈن فلیس
اسپین



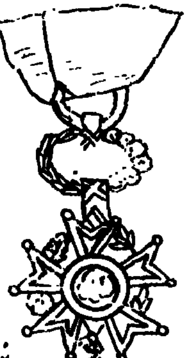
سوسایٹی آف دی سسناٹی



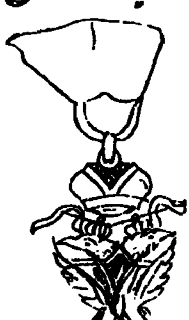
ہولی گھوسٹ - فرانس



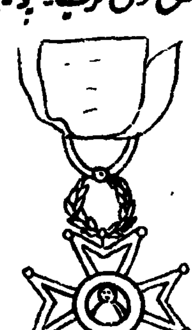
لیجن آف آنر - فرانس



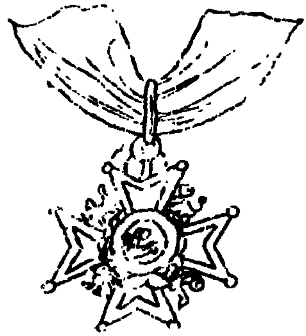
سینٹ اینڈرو - روس



سینٹ گوری دی گریٹ - پونٹیفیکل



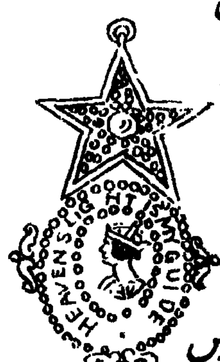
ملٹری کلاس (فوجی درجہ)
گریٹ برٹن



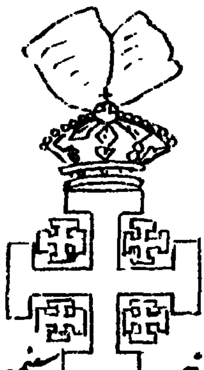
لائلٹی (وفاداری) یونائیٹیڈ اسٹیٹس



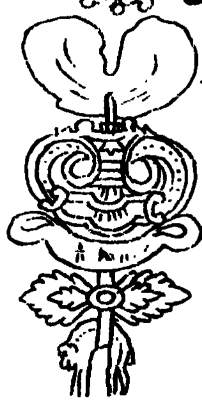
اسٹار آف انڈیا (ستارہ ہند)
گریٹ برٹن
ہندوستان



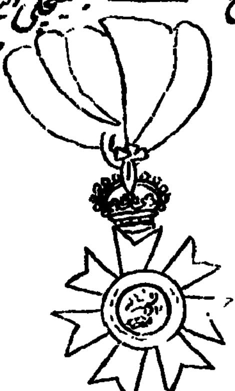
آرڈر ہولی سیپلچر - پینٹیفیکل

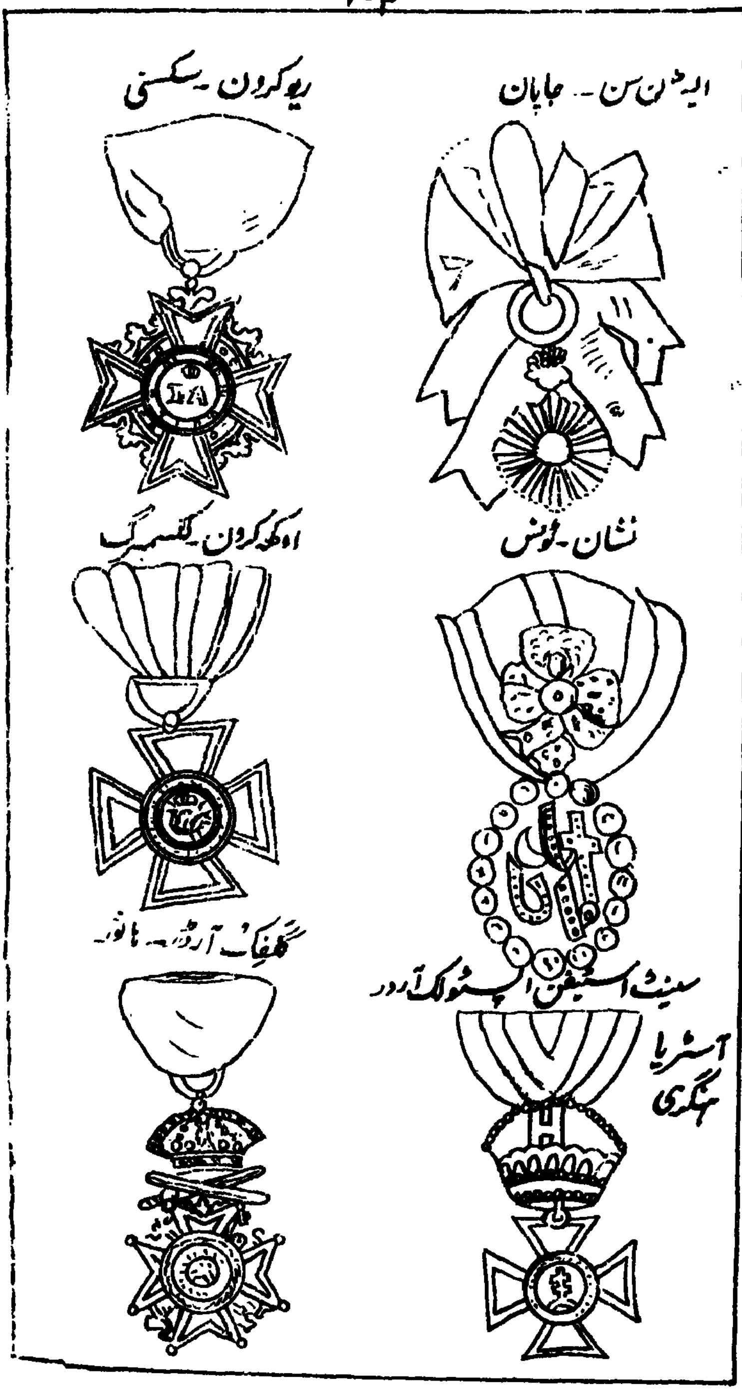


گولڈن فلیس
آسٹریا
ہنگری

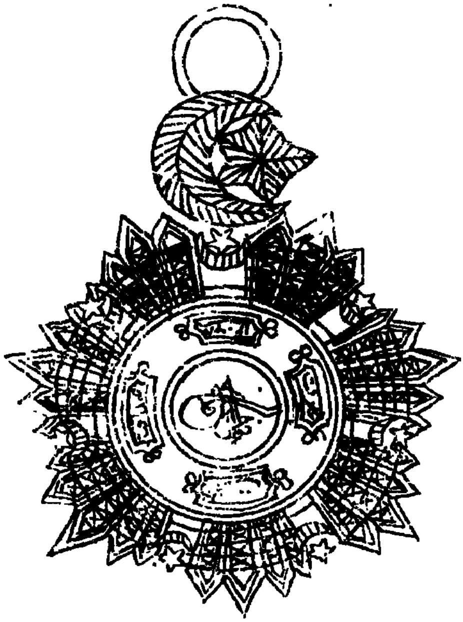


بیت کارنج
سینٹ میچلی اینڈ سینٹ جارج

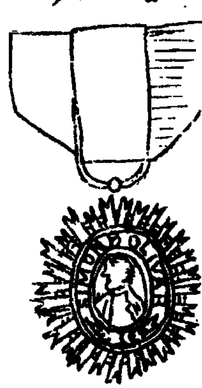



الیڈن سن - جاپان
ریو کرون - سکسنی
نشان - تونس
اوکھ کرون - لکسمبرگ
سینٹ اسٹیفن اپسٹولک آرڈر
آسٹریا ہنگری
گلفاک آرڈر - ہانوور

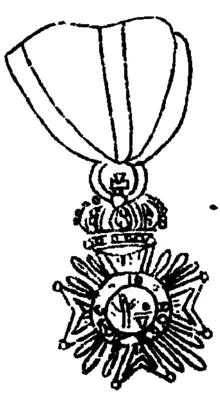
نشان مجیدی - ٹرکی



آرڈر آف بولیور - وینیزولا



سینٹ ہیوبرٹ - بویریا



آرڈر آف لائلٹی بیڈن



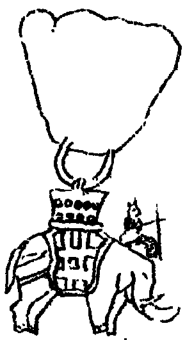
پشت کا رخ تمغہ ریڈیمیر دتیقع کا نمو
یونان



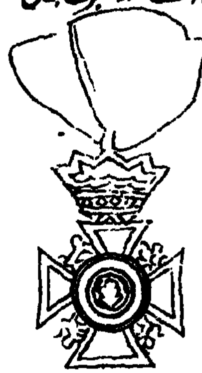
ملٹری آرڈر آف ولیم نیدرلینڈ



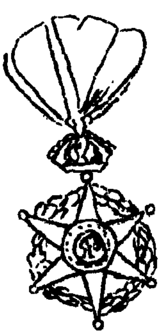
ایلیفنٹ ڈنمارک



کراؤن آف ورٹمبرگ جرمنی



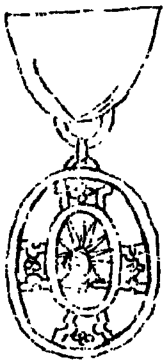
روز ۔ برزیل



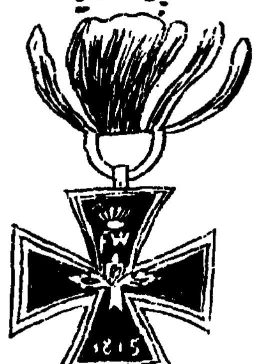
سینٹ اولف
سویڈن ناروی



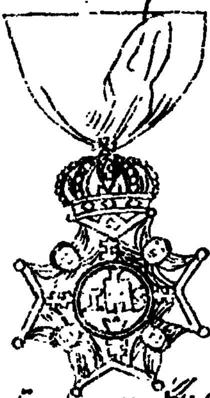
سن اینڈلاین (شیر و خورشید)
ایران



آیرن کراس (لوہے کی صلیب)
پروشیا



سیرافم ۔ سویڈن ناروے



لیوپولڈ (شیر توا)
بلجیم



بلیک ایگل (کالے عقاب)
پروشیا



ہندوستان میں انگریزی تمغے

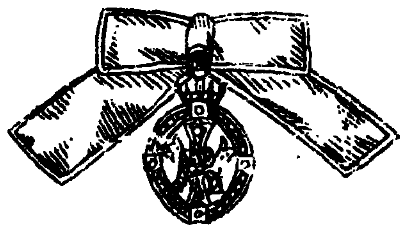
(۱) دی موسٹ اکزالٹڈ آف دی اسٹار آف انڈیا



(۲) دی موسٹ امینٹ آرڈر آف دی انڈین امپائر



(۳) امپیریل آرڈر آف دی کراؤن آف انڈیا



(انگریزی تمغونکے حالات)

(۱) یہ تمغہ لیتب او سلیمانی تختی سے جسپر ملکہ وکٹوریا قیصر ہند کی ابھری ہوئی تصویر بنی ہی مرتب ہی۔ اور سونے کے حلقہ مین نصب ہی۔ سونے کے چوکھٹے پر ہیرے کے حرفون سے تصویر کے گرد دائرہ بناتی ہوئی عبارت ذیل مندرج ہی۔

"خدا کی بہشتی ہماری رہنما ہو" بلندی کی جانب ایک ستارہ ہی جسپر چھوٹے چھوٹے نقرئی نقطے بنے ہین۔ اور اوسکے اوپر تاج شاہی ہی۔ جسکے دونون طرف گلابی رنگ کے دو پھول ہین۔ یہ تاج ایک آسمانی رنگ کے فیتہ مین نصب کیا ہوا ہی۔ جو ہندوستانی کنول کے پھولون اور کھجور کی شاخون سے ریشمی صنعتکاری کے ساتھ گتھا ہوا ہی۔ فیتہ کی بل سونے کی بنی ہی۔ اور سونے کی باریک زنجیر کے ساتھ ایک حلقہ کی صورت مین سینہ پر آویزان کیا جاتا ہی اس حلقہ مین کے ہمین آرڈر کا نشان ہی۔ اسکے گرد بھی وہی عبارت ہیرے کے حرفون سے لکھی ہے جا اوپر بیان کیگئی ہے۔

یہ تمغہ ملکہ موصوفہ نے ۲۳۔ فروری ۱۸۶۱ء کو قایم کیا۔ اور ۲۰۔ مارچ ۱۸۶۶ء مین اسمین توسیع کیگئی۔ اور ۱۸۷۵ء مین اور بھی اضافہ کیا گیا۔

اس آرڈر مین بادشاہ۔ والیان ریاست۔ گرینڈ ماسٹر اور ۲۴۶۔ ایسے ممبر جن مین علاوہ معمولی معززین کے آنریری ممبر بھی شامل ہونگے۔ جنکو ملکہ یا اونکے جانشین وقتاً فوقتاً مقرر کرینگے۔ اور ۲۴۶ ممبر تین درجے پر منقسم ہین۔ پہلے حصہ کے ممبرون کو نایٹس گرینڈ کمانڈر کہتے ہین جس مین ۵۰ ممبر ہوتے ہین ۲۱ یورپین اور ۲۹ ہندوستانی۔ دوسرے حصہ کے ممبرونکو کمانڈرس۔ کہتے ہین جس مین ۷۲ ممبر ہوتے ہین۔ اور تیسرے حصے کے ممبرونکو کمپینین کہتے ہین۔ اور اسمین ملکہ موصوفہ کا وایسرائ گرینڈ ماسٹر ہے

اس قاعدہ کے موافق ملکہ یا اونکا جانشین نائٹ گرینڈ کمانڈر آف دی آرڈر کا
خطاب ایسے نوابون اور مہاراجون کو دے سکتا ہے جنہون نے ملکہ کی مہربانی کا حق
حاصل کیا ہو۔ نیز ایسی برٹش رعایا کو جسنے بذریعہ خیرخواہی یا ملازمت شاہی عنایت
حاصل کی ہو۔ دوسرے اور تیسرے درجہ کا خطاب ایسے لوگون کو مل سکتا ہے
جنہون نے اپنی نیک روش یا عمدہ ملازمت کے ذریعہ سے شاہی مہربانی حاصل
کی ہو۔

(۲) اس نقرئی تمغہ کی شکل مثل ایک ستارہ کے ہے جو پانچ کرنین رکھتا ہے
اور یہ پانچون کرنین کنول ہین۔ اوران کرنون کے درمیان پانچ اور چھوٹی
کرنین ہین جو طلائی رنگ کی ہین۔ اسکا درمیانی دائرہ بھی سونے کا ہے
جسمین ملکہ وکٹوریا کی تصویر بنی ہے۔ اس ستارہ کے اوپر تاج شاہی ہے
جو طلائی رنگ کا ہے۔

یہ تمغہ ایک فیتہ مین آویزان ہے جسپر ہاتھی۔ کنول کے پھول۔ طاؤس بست
اور ہندوستانی گلاب کے نقش ونگار ہین اور وہ باریک زنجیر کے ساتھ شاہی
تاج مین گتھا ہے۔

یہ تمغہ ملکہ وکٹوریہ نے ۱۸۷۸ء دربار دہلی سے جاری کیا ہے اور خطاب
قیصر ہند (امپرس آف انڈیا) کی یادگار ہے۔ اورآمین بادشاہ۔ گرینڈ ماسٹر
اور کمپینین شامل ہین۔ اس کو ۱۸۸۶ و ۱۸۹۷ء مین زیادہ وسعت دیگئی ہے۔
اسکے بھی تین درجہ ہین۔

اول نائٹس گرینڈ کمانڈرس۔ ہین جنکی تعداد ۵۰ ہے۔

دوم نائٹس کمانڈرس۔ جنکی تعداد ۵۰ ہے۔

سوم کمپینینس ہین۔ آمین ایسے انریری اور اکسٹرا ممبر بھی شامل ہین گے
جنکو ہز امپیریل مجسٹی اور اونکا نائب مقرر کریگا۔ ولیسرائے ہندوستان جبتک
اپنے عہدہ پر رہیگا گرینڈ ماسٹر کہلائیگا۔

یہ تمغہ اون اشخاص کو جنہون نے اپنی خدمات سے (عام اس سے کہ
ملازمت ہو یا غیر ملازمت) شاہی مہربانی کا استحقاق حاصل کیا ہوگا ملیگا۔

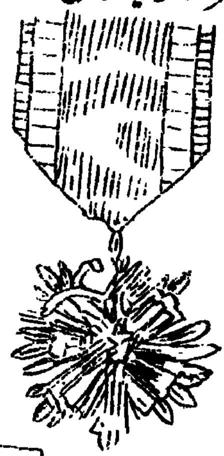
نیز ایسے مشرقی بادشاہونکے سفیرون کو جو ملکہ یا اونکے جانشین کے نزدیک اسکے لایق ہون۔

جن لوگون کو یہ تمغہ حاصل ہوا ہوگا اون کا درجہ دی نائٹس گرینڈ کمانڈرس نائٹ کمانڈرس کمپینین سے سینٹ مایکل و سینٹ جارج والونکے درجہ کے بعد سمجھا جائیگا۔

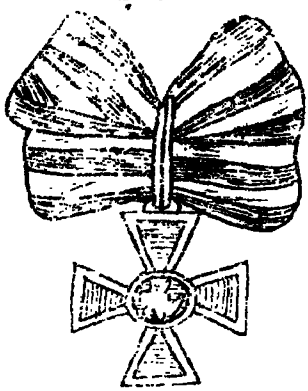
(۳) یہ تمغہ ملکہ وکٹوریا نے خطاب قیصری کی یادگار مین قایم کیا تھا۔ خاندان شاہی اور ہندوستانی والیان ریاست کی شاہزادیون۔ وایسرای اور گورنران۔ اور سکریٹری آف اسٹیٹ کی اون لیڈیون کو عطا ہوتا ہے جنکو قیصر ہند مناسب سمجھین۔ ملکہ وکٹوریا کی تمام بہو۔ بیٹیون کے علاوہ دیسیون مین بھی اکثر خاتون کو یہ تمغہ عطا ہوا ہے۔

متفرق تمغے

جاپانیز۔ وکٹوریا کراس



سعینٹ جارج کراس



آرڈر آف سِسٹنی نیلیس



یہ تمغہ یادگار آزادی۔ حب وطن امریکہ کا ہے۔ اسکی یادگار کے لئے ایک فوج نے ایک سوسائیٹی قائم کی تھی۔ اس سوسائیٹی کا پہلا پریسیڈنٹ واشنگٹن تھا۔

نمائش گاہوں کے تمغے

پیرس سنہ ۱۸۶۷ء



ایضاً



پیرس ۱۸۷۸ء



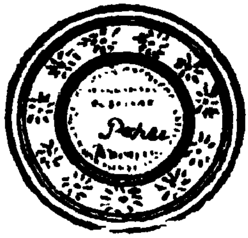
ایضاً



ایضاً ۱۸۶۷ء



پیرس



لنڈن سنہ ۱۸۸۶ء



ویانا - سنہ ۱۸۷۳ء



برلن ـ سنہ ۱۸۷۸ء



ڈبلن ـ سنہ ۱۸۶۵ء



اودہ ـ سنہ ۱۲۹۵ھ



کلکتہ ـ سنہ ۱۸۸۳-۸۴ء



دہلی سنہ ۱۹۰۲ء





ضمیمہ

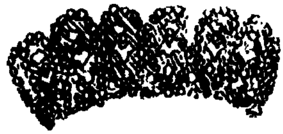
تاج - مارکہ - اور مانوگرام

(بوجہ بعد میں حاصل ہونے کے درج ضمیمہ کئے گئے)

ملکہ معظمہ الگزنڈرا



ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز



انچسٹر آرمس



ایسٹ انڈیا کمپنی



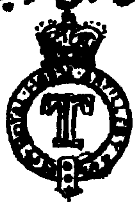
بجمس لنفنٹری ۱



افغانستان پنجاب انفنٹری



رائل ہارس آرٹیلری



ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کوبرگ



مسٹر سید غلام حسین سیدر منیٹنر سب جج در جس جایس ضلع رای بریلی



تمام شد

ریویو کتاب تاج و نشان جلد اول

قبل تحریر ریویو اخبارات مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ریویو کی مختصر کیفیت نیز من آگاہی اردو خوان حضرات خصوصاً بنا بر واقفیت ان صاحبوں کے جن کو اخبار بینی کا شوق ہے درج کردوں۔

واضح ہو کہ اہل ہند دو چار سطریں زیادہ سے زیادہ ایک کالم بر جلی قلم سے ریویو کا عنوان لکھ دیتے ہیں۔ مگر یورپ۔ امریکہ۔ اور اہل عرب کے فاضل ایک بڑی جید اور موٹی جلد کو ریویو کہتے ہیں۔

اہل عرب ریویو کو نظر ثانی یا انتقاد کہتے ہیں۔ وہ دس بیس کالون یا مضمون کو بارک سے زیادہ وقعت نہیں دیتے اور ایک آدھ کالم اور صفحہ کو نوٹ اور دو چار سطر کو فٹ نوٹ سے تعبیر کرتے ہیں۔

(۱) اخبار مشیر روزگار آگرہ

مطبوعہ ۱۶ - جون ۱۹۱۰ء

تاج و نشان

منشی سید محمد رفیع صاحب رضوی متوطن قصبہ موہان ضلع اناؤ نے اس نام کا ایک مختصر رسالہ تحریر کیا ہے جسکو اخبار بشیر اعظم بک ایجنسی مراد آباد نے اپنی جانب سے طبع کر کے شائع کیا ہے۔ قیمت فی جلد ۸ رکھی ہے۔ رسالہ ہذا تاج و نشان سلاطین ماضیہ کے دریافت حال کا واقعی معقول ذخیرہ ہے۔ مؤلف رسالہ نے محض ہندوستان یا ایران و افغانستان کے ممالک کے حکمرانوں کے تاج و نشان کے نمونہ نہیں دیے ہیں۔ بلکہ ایشیا و افریقہ اور یورپ تک کے فرمانرواؤں کے تاج و نشان مندرج کتاب کئے ہیں۔

فہرست مضامین رسالہ ہذا درج ذیل ہے۔

دیباچہ۔ تاج۔ مہر کہ۔ تاج شاہان ایران۔ کیانیان۔ ساسانیان سامانیان۔ غزنویان۔ خوارزمیان۔ چنگیز خانیان تیموریہ۔ فغفوریہ انشاریان۔ قاچاریان۔ تاج شاہان روم قبل از اسلام سلاطین عثمانیہ شاہان انگلستان۔ شاہان روس۔ و دیگر متفرق سلاطین یورپ و شاہان اودھ شاہان ہندوستان مثل تیموریہ و بیگمات شاہان تیموریہ و شاہان دیگر ممالک ہندوستان و نشانات فوجی دیگر ممالک۔

جدت پسند طبیعت مؤلف کتاب ہذا کی ہم بھی ضرور ستائش کرینگے۔ گو کہ کتاب مذکور چنداں دلچسپ نہیں ہے۔ لیکن ایک گونہ جدت طبع تو ہے۔ چونکہ اس مقولہ کی مصداق ہے کُلُّ جَدِیدٍ لَذِیذٌ

(۲) دلچسپ لاہور

بابت ماہ مئی ۱۹۰۹ء

تاج و نشان

یہ سو صفحہ کی کتاب ہے جو اخبار نیر اعظم مراد آباد کی وساطت سے شائع ہوئی ہے۔ اگرچہ اخبار موصوف نے اشاعت علوم میں پہلے بھی بہت کچھ ناموری حاصل کی ہے مگر یہ کتاب اپنی خاص نوعیت کے لحاظ سے ایسی ہے کہ جسکے واسطے اخبار نیر اعظم شکر گزاری کے قابل ہے۔

اس کتاب میں تمام دنیا کے بادشاہی تاجوں۔ اور شاہی نشانوں کی تصویریں درج کی گئی ہیں۔ آج سے مدتوں پہلے کے گذرے ہوئے زمانوں اور اسوقت کے فرمانرواؤں کے تاج اسوقت ہماری نظروں کے سامنے تاریخی عظمت کے درجہ قایم کر رہے ہیں۔ ہر ملک اور ہر سلطنت کے شاہی علم اور مارک واقفیت کو وسعت دے رہے ہیں۔

یورپ میں اس قسم کی تالیفات نے بہت کچھ رواج پالیا ہے۔ اور بہت قدر و عزت حاصل کی ہے۔ مگر ہندوستان میں یہ سلسلہ اسی کتاب سے شروع ہوا ہے

ہم اخبار نیر اعظم مراد آباد کی عالی ہمت پبلشر جناب ایس ابن علی صاحب کی قدردانی کی
کی تعریف کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک ایسی عمدہ کتاب ملک کے سامنے پیش
کی ہے جو علم تاریخ کی جان ہے اور جس پر علم تاریخ کی ہر ایک شاخ کو فخر ہو سکتا ہے
کتاب ہر حیثیت سے بہترین ہے۔ مگر جو اصحاب چاہیں وہ اخبار نیر اعظم مراد آباد سے طلب
فرمائیں۔

(۳) روہیلکھنڈ گزٹ بریلی

۱۴،۲۔ مئی ۱۹۰۲ء

تاج و نشان

جس میں تاج۔ معرکہ۔ تاج شاہان ایران۔ پیشدادیان۔ کیانیان۔ ساسانیان
سامانیان۔ غزنویان۔ خوارزمیان۔ چنگیزیان۔ تیموریہ۔ صفویہ۔ افشاریان
قاچاریان۔ تاج شاہان روم قبل از اسلام۔ سلاطین اسلام۔ شاہان و امرائے
انگلستان۔ شاہان روس۔ و متفرق سلاطین یورپ۔ شاہان اودھ و متفرق
شاہان ہندوستان۔ سلاطین تیموریہ۔ شاہزادگان تیموریہ۔ تاج شاہان مختلف
متعلقہ ہندوستان۔ متفرق و مختلف تاج۔ سلطنتوں کے شاہی و فوجی و متفرق
نشان۔ فوجی وردیوں کے نشان۔ سلطنتوں کے پھریرے۔ اور اونکی رنگینی
والیان ریاست و مشاہیر ہندوستان کے مارک و نشان محمد رفیع صاحب صفوی
متخلص بہ عالی نے عام تاریخ دوست احباب کے نظارہ کے لئے بطور البم ترتیب
دیا ہے۔ اور ہمارے فاضل ہمعصر ایس ابن علی صاحب اڈیٹر اخبار نیر اعظم مراد آباد
نے نہایت عمدگی سے چھاپکر سرمۂ چشم شائقان بنایا ہے۔ قیمت ۵ روپے

(۴) رسالہ مخزن لاہور

بابت ماہ جون ۱۹۰۲ء

تاج ونشان معروف بہ تاج الملوک

یہ کتاب جس میں قریباً تمام بڑے بڑے سلاطین گذشتہ وموجودہ کے تاج ونشانات کی تصاویر درج ہیں سید محمد رفیع صاحب عالی موہانی نے تالیف کرکے مطبع نیر اعظم میں چھپوائی ہے۔ یہ کتاب اپنی قسم کی اول ہی کتاب ہے اور اس قسم کی کتابیں واقعی اردو زبان کے لئے سرمایۂ ناز ہیں۔ کیونکہ ابھی اردو لٹریچر کے ذخیرہ میں ایسی مفید اور قابل قدر کتب کی بہت کمی ہے۔ اس کتاب کے قابل مولف نے تاج ونشان کی اصل حقیقت خوب وضاحت کے ساتھ لکھی ہے تمام شاہان ایران وکیانیان وغزنویان۔ تیموریہ قاچاریان وشاہان روم وروس وانگلستان وہندوستان وغیرہ کے علاوہ اور دوسری سلطنتوں کے رؤسا کے تاج ونشانات کی تصاویر بھی درج کی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مولف نے بڑی جانفشانی اور محنت سے ماخذ بہم پہونچائے ہیں۔ اس کتاب کو پڑھکر البتہ اسقدر ناز جوئی ولچسپی باقی رہجاتی ہے کہ تاج ونشان قدیمہ کے ماخذ کہاں کہاں دستیاب ہوئے اگر اس کا بھی ذکر آجاتا تو کتاب بہمہ وجوہ اپنی قسم کی اعلے اور نمایاں کہلانے کی مستحق تھی۔ تاہم کتاب قابل دید ہے۔ اور مولف کی محنت۔ تلاش اور ترتیب قابل داد۔ یہ کتاب مطبع نیر اعظم سے ۸ر کو مل سکتی ہے۔

(۵) رسالہ زمیندار وکاشتکار۔ بجنور

بابت مئی سنہ ۱۹۱۰ء

تاج ونشان

یہ کتاب منشی محمد رفیع صاحب رضوی عالی کی تالیف سے ہے جس میں گذشتہ وحال کے تمام سلاطین دنیا کے تاج اور نشانوں کی تصاویر دیگئی ہیں اور ایک نہایت دلچسپ اور آثار صنادید ہونے کے سبب دیکھنے کے لائق ہے۔ معمولی تقطیع کے

...صفحہ پر چھپی ہے باوجود تمام و کمال نقوش و تصاویر کے ۸ قیمت پر اخبار نیر اعظم مراد آباد سے ملے گی۔

(۶) مہذب۔ گوجرانوالہ

۲۴۔ مئی ۱۹۰۴ء

دفتر اخبار نیر اعظم مراد آباد سے ہمیں ایک کتاب بنام تاریخ و نشان نقوش ریویو وصول ہوئی۔ اس کتاب میں مختلف سلطنتوں کے تاج و نشان کے حالات دیئے ہیں اور ہر ایک کی جداگانہ تصویر بھی۔ جہانتک ہمارا خیال ہے اردو زبان میں یہ پہلی قسم کی پہلی کتاب ہے۔ بالالفاظ دیگر یہ کہ اردو زبان میں بھی اب علمی ذخیرہ جمع ہونے کی ابتدا شروع ہو گئی ہے۔ ایسی کتابوں کی اہل یورپ بڑی قدر کرتے ہیں اور وہاں کے اہل مطابع کو ہندوستان کیطرح اس قسم کی کتب کے فروخت کرنے کے لئے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑتا۔ وہ خواتین اس کثرت سے آتی ہیں کہ متواتر اور پے درپے کئی اڈیشن چھاپنا پڑتے ہیں۔ امید نہیں کہ اس ملک میں ایسے قدرداں ہوں کہ ہاتھوں ہاتھ خریدیں۔ تاہم ہمارا فرض ہے کہ ایسی مفید کتاب سے مستفیض ہونے کی اہل ملک کو ترغیب دیں اور وہ اس سے فائدہ اوٹھائیں۔

(۷) پنجۂ فولاد۔ لاہور

۲۸۔ مئی ۱۹۰۴ء

کارخانہ اخبار نیر اعظم مراد آباد ملک و قوم کیطرف سے خاص طور پر شکریہ کے قابل ہے کیونکہ یہ مطبع کچھ عرصہ سے نہایت مفید اور پائدار کتابیں شائع کرنے میں خاص دلچسپی لے رہا ہے۔

زینت تاریخ کیسی مفید اور دلچسپ کتاب تھی۔ ایسی ہی مفید کتاب تاج ونشان المعروف بہ تاج الملوک بھی ہے جسمیں قابل اور واقفکار مصنف منشی محمد رفیع صاحب رضوی سوہانی نے نہ صرف ہندوستان۔ ایران

افغانستان - یورپ - افریقہ - جاپان - چین - غرض تمام دنیا کے بادشاہوں - شاہزادوں - بیگموں - اور ہندوستانی والیان ملک کے تاج کے نشان ہی نہیں لکھے ہیں بلکہ تاج کے لفظ پر بھی ایک مبسوط بحث کی ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے - تاریخی کتابوں کا مذاق رکھنے والے حضرات خصوصیت سے اس کتاب کا مطالعہ کریں - نیر اعظم مراد آباد سے مل سکتی ہے -

(۸) لاہور پنچ - لاہور

یکم جون سنہ ۱۹۱۲ء

تاجداران جہاں کے دیکھے تاج و نشان

دنیا میں سیکڑوں بادشاہ اور شہنشاہ گذرے ہیں جنکے حالات کی تو تاریخیں بھری ہوئی ہیں مگر آجتک کسی صاحب نے یہ نہیں کیا تھا کہ بادشاہوں کے تاج و نشان کے مجموعے بہم پہونچا کر ملک میں پیش کرتا - اب مسٹر لاہور پنچ ایک اسی قسم کی کتاب دیکھکر خوش ہوتے ہیں اس میں شاہنشاہوں - بادشاہوں - شہزادوں - اور بیگمات شاہی کے تاج اور تمام دنیا کے فرمانرواؤں کے نشان درج کیے گئے ہیں - کتاب کو دیکھکر جی خوش بھی ہوتا ہے اور عبرت بھی ہوتی ہے - خوش تو ہوتا ہے تاجوں کی عجیب و غریب ساخت اور طرز دیکھ کر اسطرح بادشاہوں کے حالات میں "ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است" والا مضمون ہے - ویسے ہی تاج و نشان کی صورتیں اور شبیہیں بھی مختلف ہیں - اور عبرت اسلئے ہوتی ہے کہ اسمیں دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ ظاہر ہوتا ہے - کتاب واقعی قابل دید اور عجیب ہے اور مؤلف کی محنت و تلاش لایق تعریف - چونکہ کتاب میں صرف تاج و نشان دئے گئے ہیں لہذا کتاب کا نام مولف نے تاج و نشان رکھا ہے - چھپائی کاغذ بہت اچھا ہے - جو صاحب خریدنا چاہیں منشی امین علیصاحب مالک اخبار نیر اعظم مراد آباد سے درخواست کریں -

(۹) تالیف و اشاعت - لاہور

یکم جون - سنہ ۱۹۰۴ء

تاج و نشان

یہ کتاب جسمیں تمام سلاطین عالم گذشتہ و موجودہ کے تاج و نشان کی تصویریں درج کیگئی ہیں سید محمد رفیع صاحب رضوی عالی نے مرتب کر کے مطبع اخبار نیر اعظم مراد آباد میں چھپوائی ہے چند روز کا عرصہ گذرا کہ ہم سید صاحب کی ایک کتاب گنج شائگان معروف بہ ٹکسال کا بھی ریویو لکھ چکے ہیں - اس قسم کی کتابیں اردو زبان کے سرمایہ کو بڑھا سکتی ہیں - تاج و نشان کے قابل مولف نے نفس تاج و نشان کے کچھ تاریخی حالات بھی قلمبند کئے ہیں - جنکے پڑھنے سے تاج و نشان کی اصل حقیقت معلوم ہو جاتی ہے - یہ کتاب ... صفحہ پر ختم ہوئی ہے جسمیں اول سے آخر تک اسی قسم کی تصویریں ہیں - سوائے تصویروں کے کتاب میں اور کچھ نہیں ہے تصویریں خوب صاف اور روشن ہیں - یہ نشان اور تاج مولف کو کہانسے دستیاب ہوئے اسکا کچھ پتہ نہیں چلتا - مولف کو کم سے کم ماخذ کا ضرور حوالہ دینا چاہئے تھا بہرحال کتاب قابل دید ہے - دفتر اخبار نیر اعظم مراد آباد سے ملسکتی ہے اور ہمارے نزدیک یہ کتاب بہت ارزان ہے -

(۱۰) آفتاب دکن - مدراس

۲ - جون سنہ ۱۹۱۴ء

جناب ایس ان علی صاحب ایڈیٹر اخبار نیر اعظم مراد آباد نے ایک جلد تاج و نشان نویس ریویو ہمارے دفتر میں ارسال کی ہے - ابتدا سے انتہا تک اسکے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اسمیں قدیم شاہان ایران سے لیکر آجتک کی سلطنتوں اور ریاستوں کے وارثوں کے تاج و نشان معرکوں کی تصاویر شستہ وار درج ہیں - جناب محمد رفیع صاحب رضوی اہلکار معتمد سرکاری ریاست بھوپال نے اسکو تالیف کر کے پبلک پر بہت بھاری احسان کیا ہے - غرض یہ عجیب و غریب کتاب ہر شخص کے پاس ہونی چاہئے -

(۱۱) صادق الاخبار بہاولپور

۲ - جون سنہ ۱۹۱۴ء

کارخانہ اخبار نیر اعظم مراد آباد سے ایک نیا رسالہ حال ہی میں شائع ہوا ہے جسکا نام تاج پرانا ہے۔ اسکے مؤلف منشی محمد رفیع صاحب رضوی متوطن قصبہ معان ضلع ملک اودھ سابق اڈیٹر ہی گزٹ ہیں۔ یہ صاحب بہت تصانیف کے مصنف ہیں۔ مولف صاحب کی تلاش اور محنت قابل قدر ہے۔ نیر اعظم ایجنسی مراد آباد نے اس کتاب کو اپنی خرچ سے طبع کرکے اہل ملک کے سامنے پیش کی ہے جو قابل شکریہ ہے۔ یہ رسالہ دیکھنے اور تاج و نشان ملوک ماضیہ و حال کی نسبت واقفیت پیدا کرنے کے بارہ میں لاثانی ہے۔ جب مختلف صورتوں کے تاج اور سلاطین عظام کی طرز و قرینہ دار اور کلاہ بیش بہا کے نمونوں پر نظر عبرت سے دیکھا جاتا ہے تو اسوقت زمانہ کی نیرنگی کی تصویر آنکھوں میں پھر جاتی ہے۔

سبحان اللہ کیسے کیسے تاجدار ہو گئے ہیں تاجونکے نمونے مختلف اوضاع و اشکال کے ہیں مولف صاحب نے نہ صرف ہندوستان بلکہ ایران۔ افغانستان وغیرہ کے ملوک کے تاجونکے نمونے دئے ہیں۔ افریقہ۔ جاپان۔ چین۔ غرض کل دنیا کے بادشاہونکے تاج و نشان لکھے ہیں جو قابل دید ہیں۔

(۱۲) آرمی نیوز

۸- جون سنہ ۱۹۰۶ء

تاج و نشان

مولوی محمد رفیع رضوی عالی اہلکار مطبع سرکاری بھوپال نے کمال کیا ہے کہ تمام روی زمین کے ماضی و حال کے تاجداروں۔ شہنشاہوں اور شہزادوں اور شہزادیوں اور بیگمات کے تاج اور تمام فرمانرواؤنکے جھنڈونکی تصویریں اس کتاب میں جمع کر دی ہیں۔ یہ کتاب مطبع نیر اعظم سے شائع ہوئی ہے۔ تاریخی مذاق رکھنے والونکے لئے نادر تحفہ ہے۔

(۱۳) سول اینڈ ملیٹری نیوز

۶- جون سنہ ۱۹۰۶ء

تاج و نشان

روئے زمین کے شاہان گذشتہ وموجودہ کے تاجکے نقشے اس کتاب مین نہایت خوبی
وخوبصورتی سے دکھلائے ہین اور چیدہ نشانات جو سلاطین گذشتہ وحال کے پھریرون
اور جھنڈی نشانون پر بطور علامت شناخت بنائے جاتے مین درج کئے ہین۔ اسمین ہندوستان
کے نوابون اور راجاؤن۔ روسا عظام وشاہان اودہ کے اپنے اپنے زمانۂ حکومت
کے تاج ونشانات کے نقشے بھی موجود ہین مختصر یہ ہی کہ اس کتاب کے مصنف کی محنت
بہرحال قابل داد ہی جسنے روئے زمین کے تمام سلاطین کے تاجون ونشانون کا پتہ لگایا
اور اردو مین ہو بہو نقشہ دکھلایا ہو۔ یہ قابل قدر تالیف ہو۔ سید ابن علی صاحب مالک مطبع
نیر اعظم نے چھپوا کر شایع کی ہو۔ اس رسالہ کی ضخامت ۱۰۰ صفحات مین۔ اور قیمت
۸ر رکھی ہے۔

(۱۴) اخبار مفید عام

۷۔ جون ۱۹۰۶ء

تاج ونشان

منشی محمد رفیع صاحب اہلکار مطبع سرکاری ریاست بھوپال نے اس نام کی ایک
کتاب چھپوائی ہی جسمین بادشاہون۔ شہزادون۔ شہزادیون اور بیگیات شاہی کے
تاج ونشانات کی تصویرین درج ہین۔ منشی صاحب نے اردو زبان مین بالکل ایک نئی
چیز کا اضافہ کیا ہے۔ منشی رحمت اللہ صاحب رعد اپنی نامی جنتری مین اکثر اسی قسم
کی چیزین چھاپتے رہتے ہین۔ بہرحال مصنف صاحب تاج ونشان نے اچھا ذخیرہ جمع
کر دیا ہے۔ ۱۰۰ صفحون کی کتاب کی قیمت ۸ر ہے۔ منشی ابن علی ایڈیٹر نیر اعظم
مرادآباد سے مل سکتی ہی۔

(۱۵) پٹیالہ اخبار

۱۰۔ جون ۱۹۰۶ء

گو یہ کوئی ضخیم کتاب نہین لیکن اسپر بھی اگر اسکو دریا بکوزہ کہا جاوے تو کچھ بھی مبالغہ

نہوگا - اسمین قابل مصنف نے ہندوستان - ایران - افغانستان یورپ - افریقہ جاپان چین - اور علیٰ ہذا کل دنیا کے بادشاہوں - شاہزادوں بیگموں کے تاج نشان لکھے ہیں اور لفظ تاج پر ایک مبسوط بحث بھی کی ہے جسکی خوبی مشاہدہ سے تعلق رکھتی ہے فن تاریخ کے شائقین کو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے -

(۱۶) وکیل امرتسر

۲۰ - جولائی سنہ ۱۹۰۴ء

تاج و نشان کے مولف نے ایک نئے کوچہ میں قدم رکھا ہے تمام دنیا کے سلاطین کے تاج و نشان کے حالات بیان کئے ہیں - مثلاً ایران میں کیومرث سے لیکر شاہان قاچاریہ اسیطرح شاہان روم اور سلاطین یورپ کے تاجونکی تصاویر دی ہیں ہندوستان میں جسقدر فرمانروا اسکے سلسلے گذرے ہیں سب کے تاج درج ہیں - اسکے بعد قومی نشانوں کا تذکرہ ہے - اگر مؤلف - انہیں سے تصاویر مہیا کرتے تو یہ کتاب لاجواب ہوتی - بہر حال کتاب قابل دید ہے - اور ۱۰ × ۲۲ کے سو صفحوں پر نیر اعظم پریس مرادآباد سے مل سکتی ہے -

(۱۷) الحکم - قادیان

۲۴ جولائی سنہ ۱۹۰۴ء

تاج و نشان

یہ کتاب انجمن ترقی اردو کے واسطے لکھی گئی ہے - اسکے جدت پسند مولف کی تالیفات سے متعدد کتابیں ہیں جنمیں سے ایک گنج شائگان بھی ہے یہ کتاب ۸ قیمت پر نیر اعظم بک ایجنسی مرادآباد سے مل سکتی ہے - گو قیمت زیادہ کہی جا سکتی ہے - مگر نفس مضمون کے لحاظ سے یہ کتاب قابل قدر ہے -

سراج الاخبار - جہلم

یکم اگست سنہ ۱۹۰۴ء

یہ ایک سو صفحہ کی نادر کتاب جناب محمد رفیع صاحب رضوی حال متوطن قصبہ پورنات ضلع اوناؤ ملک اودھ سابق اڈیٹر ریاست گزٹ اوناؤ اخبار گوہر گنج آگرہ و مہتمم مطبع تحفۂ ہند میرٹھ و نائب مولف و مولف اختر اقبال و اختر اودھ ۔ مفرح القلوب ۔ گنج شائیگان نقش حیرت ۔ تاریخ نارس ۔ تاریخ ۳ حصہ نگاہی وغیرہ حال اہلکار مطبع سرکاری بھوپال نے انجمن ترقی اردو کے واسطے تالیف فرمائی ہے ۔ او۔ ایس نین علی صاحب ایڈیٹر اخبار نیر اعظم مراد آباد نے اپنے صرف سے طبع کرائی ہے جسکے شروع میں تاج و ہمعصر تاریخ لکھی گئی ہے بادشاہوں اور رؤساء کے نشان سلطنت جنکو پھریرے اونکی رنگینی و والیان ریاست و مشاہیر ہندوستان کے مارکوں اور نشانات کی ہو بہو تصاویر دیگئی ہیں جنکی اصل اور نقل میں کوئی فرق نہیں ہے مولف کی تلاش ۔ محنت ۔ ترتیب قابل تعریف و توصیف ہے ۔ اردو کے واسطے ایسی کتاب بیشک سرمایۂ ناز ہے جسکی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے اس کتاب کا پاس رکھنا اور دیکھنا ہر ایک تعلیم یافتہ کے لئے بہت ضروری اور لازمی ہے ۔ چھپائی ۔ لکھائی ۔ کاغذ نہایت عمدہ قیمت ۲ ہے ۔ جو محنت اور لاگت کے نزدیک کچھ بہت نہیں ہے ۔ شائقین ادب بیشتر اعظم کو اس کو ضرور منگائیں ۔

(۱۵) ترجمہ آبزرور ۔ لاہور

۴ ۔ جون سنہ ۲۴ء

تاج و نشان یا تاج الملوک

اس کتاب کو مولوی سید محمد رفیع صاحب اہلکار مطبع ریاست بھوپال نے حسب الارشاد انجمن ترقی اردو مرتب کیا ہے ۔ لائق مولف نے نہایت محنت سے قدیم و جدید مختلف تاجوں ۔ زیوروں اور شاہی نشانات کی عمدہ اور خوبصورت تصویریں دی ہیں ۔ ایک مختصر تاریخ تاج کی بھی اول میں ضم ہے ۔ تصویروں کے دیکھنے سے واضح ہوتا ہے کہ مصنف نے نہایت محنت و مشقت کی ہے ۔ کیونکہ ایسی چیزیں عام طور پر دستیاب نہیں ۔ کتاب ہر طرح قابل قدر ہے قیمت اسکی ۲ روپے ہے ۔

(۲۰) اخبار نیر اعظم مرادآباد

۵ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء

تاج ونشان کی صحیح اشکال اگر پہلے سے اگر تاریخونمین دیجاتین تو واقفیت کی ایک بڑی ضرورت اوسنے پوری ہوسکتی تھی اور آج یہ بات ایسی دشوار نہ معلوم ہوتی جیسی جناب منشی سید محمد رفیع صاحب عالی موہانی اہلکار مطبع ریاست بھوپال کو انکی تلاش مین محسوس ہوئی ہے میرا علم اگر غلطی نہین کرتا تو انگریزی مین بھی کوئی کتاب اس تاریخی علم کی موجود نہین ہے۔ بادی النظر مین موجودہ شاہان ارضی سے تاجونکی صحیح خاکون اور ٹھرکون کی صورتین آسانی سے دستیاب ہونا بمشکل دکھائی دیتاہے تو سلاطین ماضیہ کے تاج جن کو صدیان گذرچکی ہین کتنی جستجو اور زحمت سے حاصل ہوسکتی ہین مگر اب قابل قدر مصنف نے اس اہم دشواری کو آسانی سے مبدل کردیاہے - گو ہمارے دوست کو اس کتاب کی تالیف مین بہت تکلیف اوٹھانا پڑی مگر سابقہ ہی ہسکے پہلا مصنف ہین جسنے اپنی جودت طبع سے تاریخی دنیا مین نئی روح پھونکدی ہے۔ اور گذشتہ موجودہ شاہونکی قاہر سلطنتونکی جبروتی شان اپنی ہمت سے ہمیشہ کے لئے قایم کردکھائی ایسے لایق بزرگ جو محض ملک یا قوم ہی کے ریفارمر نہین بلکہ ہر دولت کے قبلے نام کے موجد ہون کسقدر قابل قدر ہین مگر ہندوستان کی زمین نے مفلسی کے ساتھ قدردانی کو بھی رخصت کردیا۔ افسوس ہے کہ اہل دول اسطرف توجہ نہین فرماتے کہ اس ادبار کی حالتین ہمارے ملک کے مبعض کیسے عمدہ جوہر ہین جو نظر انصاف سے دیکھے جانے پر تمام عالم کے اچھے سے اچھے جواہرات سے بہتر اور قیمتی ثابت ہوسکتے ہین اس کس مپرسی اور فلاکت کے دل دوز صدمہ مین گرفتار اگر لیاقت وکمال کا اظہار اپنے ملک کی خدمات کی غرض سے کرین تو اونکی ہمتون کو شاہی ارادہ ونسے بالاتر سمجھنا چاہئے۔ تاج ونشان کے تاریخی واقعات کو مصنف نے بڑی تحقیق وتنقیح سے تین ورق مین لکھا ہے۔ پھر پیشدادیان شاہان ایران کے پہلے تاجور کیومرث کے تاج سے خاکونکو شروع کیا ہے اور صفحہ ۱۵ پر ملکہ ابھوپیا کے تاج پر ختم کیا ہے -

دنیا کے شاہان ماضی وحال کے تاجون کا سلسلہ صفحہ ۲ سے ۱۵ تک ہے اور ۱۶ سے

سلاطین عالم کے شاہی نشان دیتے ہیں جنکا سلسلہ ۳۰ صفحہ تک چلاگیا ہے اس کے پنج مہر کے نشانات اودھ کے ہیں اور سات شاہی تاج دکھلائے گئے ہیں بعد صفحہ ۴۷ سے والیان ریاست ہندوستان اور مشاہیر کے نشانات کی اشکال شروع ہوکر صفحہ ۱۰۹ پر تمام ہوئی ہیں اور صفحہ ۱۰۰ پر نو تاج اور ۳۰ پر چار شاہی پرچمے درج کئے ہیں بعدہ ۵ ضمیمہ کے نام سے دو ورق پر تاج و نشان اور دئے گئے ہیں۔
مصنف نے نشانات کے رنگ دکھلانے کو اونکی علامتیں بھی کتاب میں قائم کردی ہیں

یہ دوسری کتاب ہے جو لائق مصنف کی روشن دماغی پر دال ہے اسکی قیمت ۸ روپے ہے نیر اعظم مرادآباد میں طبع ہوئی ہے بہرکیف اس نایاب کتاب کی ملک جسقدر قدردانی کرے وہ تھوڑی ہے میں دعا کرتا ہوں کہ مصنف کی سعی میں خدا ترقی دے۔ آمین

حررہ ضیاء الدین ابو الانوار **سید نور الحسن نقوی**
سارنگپوری بھوپالی۔ مصنف رشح الجمی علی شرح شمائل النبی وغیرہم

(۲۱) اخبار عام - لاہور

۲۴ - ستمبر ۱۹۰۲ء

تاج و نشان

جس کتاب کی ایک عرصہ سے ہندوستان کو ضرورت تھی اوسکو **محمد رفیع** رضوی عالی صاحب نے بڑی جانفشانی سے تصنیف کیا ہے۔ اس کتاب سے گھر بیٹھے دنیا جہان کے راجوں مہاراجوں۔ بادشاہوں کے تاج اور اونکے نشان دیکھے جاسکتے ہیں۔ واقعی یہ محمد رفیع رضوی صاحب کا کام تھا جنھوں نے اس کتاب کو مرتب کیا ہے قیمت ۸ روپے بہ پتہ مندرجہ ذیل پتہ سے مل سکتی ہے۔

منیجر صاحب اخبار نیر اعظم مرادآباد

(۲۲) اخبار تحفہ سرحد - بنوں

۱۷ - نومبر ۱۹۰۲ء

تاج و نشان

(مصنفہ سید محمد رفیع صاحب رضوی عالی بوہانی)

یہ اپنے طرز کی بالکل نئی کتاب ہے اور واقعی اس قسم کی کتابیں اردو زبان کے سرمایہ ناز ہیں کیونکہ اردو لٹریچر کے ذخیرے میں ایسی مفید اور قابل قدر کتب کی ابھی بہت کم ہے۔ اسمیں لائق مصنف نے "تاج ونشان" کی اصل حقیقت کہو لکے بیان کیا ہے اور مختلف سلطنتوں کے بادشاہوں کے تاج و نشان کی تصویر درج کی ہیں۔ اگرچہ بادی النظر میں یہ کتاب بے لطف اور غیر ضروری معلوم ہوتی ہو لیکن قدیم کے حالات میں نہایت ضروری اور مفید ہے اور یورپ والے اسقدر ایسی کی قدر کرتے ہیں کہ اہل مطابع کو بے در بے کئی ایڈیشن چھاپنے پڑتے ہیں۔ امید کہ ہمارے ہاں ایسی قدردان ہوں جو کتاب کو ہاتھوں ہاتھ خریدیں۔ تاہم ہمار کہ ہم اہل ملک قصہ کہانیوں اور ناولوں کے بجائے ایسی کتب کے مطالعہ دل بہلانے کی ترغیب دیں جو ہمیشہ ایک پنتھ دو کاج کا مصداق ٹھہرتی ہیں۔ دفتر تیر اعظم مراد آباد سے طلب فرمائیں۔

(۲۳) آگرہ اخبار

۷ جنوری ۱۹۰۵ء

تاج ونشان معروف بہ تاج الملوک

یہ کتاب بھی مذکورالصدر کتاب سے کچھ کم دلچسپ نہیں۔ اسمیں سلاطین ایران۔ ر عثمانیہ۔ روس۔ ہندوستان۔ متفرق شاہان یورپ و امرائے انگلستان اور سلطنتوں کے شاہی فوجی نشانوں رؤسا و مشاہیر کے معرکوں اور پھریرے بیرب لے اور اشکال دکھائی گئی ہیں۔ اور ہر ایک کا تفصیلی حال بیان کیا گیا ہے۔ انجمن ترقی اردو کے لئے مرتب کیگئی ہیں اور شعبہ علمیہ کی فہرست میں داخل ہو چکی ہیں مؤلف موصوف سے بھوپال محلہ شاہجہان آباد کے پتہ پر درخواست کرنی چاہئے

۲۴۔ مشیر دکن۔ حیدرآباد

۰۔ مارچ ۱۹۰۵ء

تاج ونشان

---

۱ گنج شایگان معروف بہ ٹکسال ۔ مؤلف

۲ گنج شایگان معروف بہ ٹکسال و تاج ونشان۔ مؤلف

مولانا سید محمد رفیع صاحب رضوی تخلص بہ ملال سیاحت بھوپال کے [illegible]
معتمدی کے زمانہ نے یہ کتاب نہایت تحقیق اور محنت سے لکھی ہے جس میں دنیا کے موجودہ
اور گذشتہ بادشاہوں کے تاج اور نشان اور ان کے سکے اور جھنڈے نہایت صفائی
سے صحیح کھینچے گئے ہیں۔

کتاب کے شروع میں تاج کے رواج کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ اور اسی طرح
مختلف ریاستوں اور سلطنتوں کے نشان یعنی جھنڈوں کے متعلق الگ الگ بھی درج
کئے گئے ہیں جس سے کتاب کی دلچسپی بڑھ گئی ہے۔ چنانچہ حیدرآباد کے جھنڈے کے
متعلق یہ قصہ درج ہے کہ "نظام الملک صوبہ دار حیدرآباد دکن کو کسی جنگ کے بعد
کسی فقیر نے ایک روٹی دی۔ نظام نے اس روٹی کو باعث برکت سمجھ کر اپنے
نشان میں بنایا اور معرکہ میں روٹی کی شکل بنائی جو اب تک ریاست حیدرآباد دکن
کے جھنڈے پر [illegible] وغیرہ [illegible] گئی ہیں"۔ غرض یہ کتاب اپنی
وسعت کے لحاظ سے زبان اردو میں [illegible] کتاب ہے اور دنیا کی مختلف سلطنتوں کے
تاجوں اور جھنڈوں کا قابل قدر مرقع ہے۔ اس کتاب کی قیمت [illegible]
سے مل سکتی ہے۔

(۲۵) دبدبۂ آصفی حیدرآباد دکن

۲۰ ربیع ۱۳۲۲ھ

تاج و نشان

مولوی محمد رفیع صاحب رضوی سہوانی نے شاہنشاہان عالم قدیم و جدید کے تاج
و نشان کی تصویریں مرتب کی ہیں۔ اور مطبع اعظم پریس مرادآباد نے انہیں شائع کر کے آثار
قدیمہ کے ذخیرہ میں "تاج و نشان" کے نام سے ایک عجیب کتاب کا اضافہ کیا ہے
جس میں ہر دولت کے قومی جھنڈے اور بادشاہوں کے تاج کی تصویریں صحیح رنگین
شامل ہیں۔ علاوہ بادشاہوں کے قومی نشانات بھی دئیے گئے ہیں۔

غرضکہ یہ کتاب دیکھنے اور سمجھنے کے قابل ہے۔ نیز اعظم مرادآباد سے

(۲۶) علم و عمل ۔ حیدرآباد دکن

۲۴ اپریل ۱۹۱۰ء

تاج و نشان

اس کتاب کو مولوی محمد رفیع صاحب رضوی متوطن جمالی تخلص جمالی نے جو آجکل آصفیہ میں ملازم ہیں تالیف کیا ہے۔ اس کتاب میں تمام روئے زمین کے تاج اور ملکوں کی سلطنتوں کے نشان ایک جگہ جمع کر دیئے ہیں۔ اور تاج کے متعلق مختصر تاریخی حالات بھی جمع کئے ہیں۔ کتاب قابل دید ہے

تمام شد

اعلان

کتاب ہذا کو کوئی صاحب بغیر اجازت مؤلف طبع نہ فرماویں

فقط

محمد رفیع رضوی۔ جمالی

مؤلف کتاب ہذا

خاتمۃ الطبع الحمد للہ کہ رسالہ تاج و نشان حصہ دوم مصنفہ سید محمد رفیع مصنف نے نہایت محنت اور تلاش کر کے جمع کیا ہے بصفائی اہتمام کے ساتھ باہتمام ... اعظم ... ماہ ... سنہ ۱۹۲۰ء ... شائع ہوا۔

سکه احمد شاه درانی

حکم شد از قادر بیچون به احمد پادشاه — سکه زن بر سیم و زر از اوج ماهی تا به ماه

سکه تیمور شاه پسر احمد شاه بنی

چرخ می آرد طلا و نقره از خورشید و ماه — تا زند بر چهره نقش سکه تیمور شاه

سکه زمان شاه پسر تیمور شاه

[illegible] — [illegible] بنام شاه زمان

سکه اعظم شاه

سکه زد در جهان بدین جاه — پادشاه ممالک اعظم شاه

(1) قطب الدین ایبک [illegible] شمس الدین التتمش [illegible] ----

(2) آرام شاہ [illegible] ---- پسر قطب الدین ایبک

(3) [illegible] ----

(4) رکن الدین فیروز [illegible] ---- بن التتمش

(5) رضیہ [illegible] ---- بنت التتمش

(6) معز الدین بہرام [illegible] ---- بن التتمش

(7) علاء الدین مسعود [illegible] ---- بن رکن الدین فیروز

(8) ناصر الدین محمود [illegible] ---- بن التتمش

9 غیاث الدین بلبن [illegible] ---- داماد التتمش

(10) معز الدین کیقباد [illegible] ---- نبیرہ بلبن

(11) جلال الدین خلجی [illegible] ----

(12) رکن الدین ابراہیم [illegible] ---- بن جلال الدین خلجی

(13) علاء الدین [illegible] ---- برادر زادہ جلال الدین

(14) شہاب الدین عمر [illegible] ---- بن علاء الدین خلجی

(15) [illegible] ---- [illegible]

(16) خسرو خان [illegible] ---- غلام

(17) غیاث الدین تغلق [illegible] ----

(18) محمد بن تغلق [illegible] ---- پسر غیاث الدین تغلق

(19) فیروز شاہ [illegible] ---- برادر زادہ محمد تغلق

(20) غیاث الدین تغلق شاہ ثانی [illegible] ---- پسر شاہزادہ فتح خان

(21) ابوبکر شاہ [illegible] ---- نبیرہ فیروز شاہ

(۲۲) [illegible] شاہ [illegible] .... [illegible] دو شاہ

(۲۳) [illegible] محمد [illegible] .... [illegible]

(۲۴) [illegible] شاہ [illegible] - بن ناصر الدین محمد شاہ

(۲۵) [illegible] شاہ نے [illegible] .... [illegible] تغلق شاہ

(۲۶) [illegible] ....

(۲۷) [illegible] ....

(۲۸) [illegible] شاہ [illegible] .... [illegible] خضر خان

(۲۹) [illegible] شاہ [illegible] .... [illegible] خضر خان [illegible]

(۳۰) [illegible] .... بن محمد شاہ

(۳۱) [illegible] ....

(۳۲) [illegible] شاہ [illegible] .... بن بہلول لودھی

(۳۳) [illegible] شاہ [illegible] .... بن سکندر لودھی

(۳۴) [illegible] .... [illegible]

(۳۵) [illegible] شاہ نے [illegible] ....

(۳۶) اسلام شاہ نے [illegible] .... بن شیر شاہ

(۳۷) [illegible] شاہ نے [illegible] .... [illegible] اسلام شاہ

(۳۸) [illegible] .... [illegible]

---

(۳۹) [illegible] اصلاح [illegible]

(۴۰) [illegible]